



محبت۔ راس۔ نہ۔ آئی۔ ہم۔ کو

#Malaika_Rafi

"رسی کی طرح گلے میں لٹکانے سے بہتر ہے کہ دوپٹہ سر پہ لیا جائے" افراسیاب کڑے تیوروں سے اپنے سامنے کھڑی زمر کو دیکھ کے بول رہا تھا جبکہ محترمہ زمر اس کے غصے کو خاطر میں لانے بنا اس کی آنکھوں میں دیکھ کے مسکرا ہی تھی۔۔۔ "یہ جو دو آنکھیں دی ہے اللہ نے آپ کو۔۔۔"

اس سے مجھے گھورنے کی بجائے نظریں نیچی رکھ کے چلے تو زیادہ بہتر ہے "وہ دوبدوبولی تھی جبکہ کچھ فاصلے پہ کھڑی پلو شے کے ہاتھ پاؤں ہی پھول گئے اپنے بھائی کو یوں غصے میں مٹھیاں بھیختے دیکھ کے

----- زمر دسینے پہ ہاتھ باندھے اسے غور سے اپنی مسکراتی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی -----

جتنا پلو شے اپنے بھائی سے ڈرتی تھی اتنا ہی زمر درجو پلو شے کی بچپن کی دوست تھی اور بچپن سے ہی ان کے گھر آنا جانا تھا اس کا۔۔۔۔۔ افراسیاب کو غصہ دلا کے اتنا ہی وہ لطف اندوز ہوئی

----- پلو شے نے اپنے کانپتے ہاتھوں سے آگے بڑھ کر زمر کا ہاتھ دبوا "زمر چل کمرے میں چلتے ہیں"

"رک تیرے بھائی صاحب کو اور بھی کچھ کہنا ہوگا" وہ افراسیاب کی آنکھوں میں دیکھتی کہ رہی تھی جبکہ پلو شے اس کا ہاتھ کھینچنے لگی "چل زمر۔۔۔۔۔" زمر اس کی طرف مڑی "اچھا ناں" پھر افراسیاب کو دیکھنے لگی "سی یو ڈاکٹر افراسیاب" اور مسکراتی ہوئی پلو شے کے ساتھ منہ موڑ کے گھر کے اندر چلی گئی۔۔۔۔۔ جہاں ان کا سامنا نجیبہ سے ہوا "اسلام علیکم آئی" وہ ان کے گلے لگ کے بولی تو نجیبہ

[illegible]

"ہمسلم" وہ اپنے آنکھ کے کنارے سے آنسو کو اپنی انگلی کی پور سے صاف کرتی بولی تھی پلو شے دیکھ چکی تھی۔۔۔۔۔ اس نے آگے بڑھ کے اس کے گال چومے "وہ ہے ہی غصے والا۔۔۔۔۔ تو کیوں دل دے بیٹھی ہے انھیں" وہ مسکرا پڑی

"وہ بھی تو کرتا ہے مجھ سے محبت۔۔۔ تجھے اس کی آنکھوں میں نظر نہیں آتا کیا۔۔۔۔۔۔۔"

"مجھے پتہ ہے لیکن روشا نے بچپن سے ان کے نام سے منسوب ہے "پلو شے نے دکھی لہجے میں کہا

"ایک تو تم لوگوں کے یہ بچپن کے رشتے۔۔۔۔۔ ڈیم اٹ "وہ جھنجھلائی تھی "کرنا تھا تو مجھے ہی اس کے نام کر دیتے میں تو بچپن سے تم لوگوں کے ساتھ ہوں "پلو شے کو ہنسی آئی تھی۔۔۔۔۔ زمر داسے گھور کے دیکھنے لگی "کیا ہے ؟ تو بھی تو روشا نے کے بھائی کے نام سے منسوب ہے نا۔۔۔۔۔ مسٹر اسفندیار خان "وہ اٹھ کے بیٹھ چکی تھی۔۔۔۔۔ پلو شے کا منہ بن گیا "وہ تو اسلام آباد ہوتا ہے۔۔۔۔۔ پتہ نہیں کیسا ہوگا وہ"

"تیرے بھائی افراسیاب جیسا ہی ہوگا "زمر دے کہنے پہ دونوں ہنسنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

"بٹ دیکھ لینا افراسیاب ایک دن خود مجھ سے کہے گا کہ وہ مجھے چاہتا ہے "زمر دکھوئی کھوئی سی بولی تھی

"اور روشا نے بے چاری؟ "پلو شے شرارتی نظروں سے اسے دیکھتی بولی تھی زمر د کی گھوریاں عروج پہ تھی "اس کے لئے کوئی سکندر خان ڈھونڈ لیں گے "پلو شے کی ہنسی بے ساختہ تھی۔۔۔۔۔۔۔ "یار بھائی کے سامنے ٹھیک سے دوپٹہ لیا کر تو۔۔۔ اوپر سے ہاسپٹل میں بھی سب کے ساتھ لگی ہوتی ہے تو کھی کھی کر رہی ہوتی "پلو شے سنجیدہ تھی تو زمر درک کے اسے دیکھنے لگی "تجھے بھی جیسی نظر آتی ہے نا افراسیاب کی آنکھوں میں؟ "پلو شے مسکرائی تھی "ہاں۔۔۔ زمر د پھر سے بیڈ پہ گر گئی "جا پکوڑے لے

کے آ۔۔۔۔۔ افراسیاب کی آنکھوں میں دیکھ دیکھ کے میری ساری انرجی ختم ہو گئی ہیں "اس کے انداز پر پلو شے ہنستی ہوئی اٹھی تھی۔۔۔۔۔"

√√√√√√√√√√√√√√√√√√

[illegible]

وہ جیسے ہی ہاسپٹل پہنچی ۔۔۔۔ اسکا سامنا ہی دشمن جاں سے ہوا۔۔۔۔۔ افراسیاب نے نظر بھر کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ لیمن کلر کی گھٹنوں تک آتی شرٹ۔۔۔۔۔ وائٹ ٹراؤزر اور کندھے پہ لیمن ہی دوپٹہ اوڑھے۔۔۔۔۔ میک اپ سے عاری چہرے کے ساتھ وہ بلا کی حسین اور معصوم لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ "اوہ صبح صبح اتنے بڑے لوگوں سے سامنا ہو رہا ہے آج تو" زمر کی آواز پہ افراسیاب جو اسے دیکھ رہا تھا نظریں پھیر کے سائیڈ پہ دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ وائٹ شرٹ۔۔۔۔۔ بلیک جینز۔۔۔۔۔ وائٹ اوور آل پہنے۔۔۔۔۔ سفید دودھیار نگت ہلکی ہلکی سی شیو میں وہ زمر کے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب کر رہا تھا۔۔۔۔۔ "لیٹ ہیں آج آپ۔۔۔۔۔ جانتی بھی ہے کہ آپ کی ڈیوٹی ہے آج" افراسیاب اسے دیکھے بنا سامنے دیکھتے بولا تھا زمر اس کی نظروں کے پیچھے دیکھنے لگی پھر افراسیاب کو دیکھا جو اسے ہی سپاٹ نظروں سے دیکھ رہا تھا "مجھ سے کہا آپ نے؟" "تو اور میں کس سے بات کر رہا؟" وہ اسے جلتا نظروں سے دیکھتا بولا "نہیں ایچو نیلی آپ مجھے نہیں دیکھ رہے تھے مجھے لگا کسی اور سے کہہ رہے" زمر دمسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھتی بولی تھی افراسیاب نے آبرو اچکا کے اسے دیکھا "میں آپ کو کیوں دیکھوں گا ڈاکٹر زمر۔۔۔۔۔"

"اوہ یاد آیا" وہ سر پہ ہاتھ مار کے بولی "میں نے ہی تو کہا تھا کہ نظریں نیچے رکھا کرے۔۔۔۔۔ آپ تو سیریس ہی لے گئے" اس کے شرارتی انداز پہ افراسیاب نے اپنے لب بھیجنے لیے۔۔۔۔۔ زمر دمسکرا

کے اسے ہی دیکھ رہی تھی ۔۔۔۔۔ افراسیاب کو ہمیشہ اس کی مسکراتی آنکھوں میں اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوتا ۔۔۔

وہ نظریں چرا کے سپاٹ انداز میں بولا "ڈیوٹی ہے آپ کی۔۔۔۔۔ چلتیے"

"آپ کے ساتھ" وہ مسکرا کے بولی تھی افراسیاب نے ایک نظر اسے دیکھا جبکہ وہ مسکراتی ہوئی آگے بڑھی تھی افراسیاب اسے دیکھتا سوچنے لگا وہ کیوں بار بار خود کو اس کے سامنے ہارتا محسوس کرتا ہے۔۔۔



"ہیلوفاطمہ" زمرہ مسکراتی ہوئی اس کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔۔۔ بیڈ پہ بیٹھی باہر دیکھتی اس کمزور سے وجود نے اسے دیکھا اور اس کی آنکھیں چمکنے لگی۔۔۔۔۔ اسے کینسر تھا اور وہ اپنے آخری دن یہاں گزار رہی تھی۔۔۔ جب سے وہ یہاں آئی تھی زمرہ سے اس کی کافی دوستی ہو گئی تھی "ہیلو زمرہ جی" وہ مسکرا کے اس کے پاس بیٹھ گئی "کیسی ہو؟"

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ آپ کیسی ہے" وہ پوچھ رہی تھی زمرہ مسکرائی "بڑا ڈورا یا آج ڈاکٹر
فراسیاب نے "فاطمہ ہنس پڑی "ایک بات کہوں؟"

"ہاں سو" وہ فاطمہ کو دیکھنے لگی تو فاطمہ مسکرانے لگی "ڈاکٹر افراسیاب کے ذکر پہ آپ کے چہرے پہ بہت خوبصورت رنگ بکھر جاتے ہیں" "زمر کو ہنسی آگئی" ہششششش ڈاکٹر افراسیاب کو پتہ چلا تو

سارے رنگوں کو بلیک اینڈ وائٹ کر دے گئیں "وہ رازدارانہ انداز میں کہہ رہی تھی فاطمہ مسکرائی "ان کی آنکھوں میں بھی مجھے آپ ہی نظر آتی ہے"

"اچھا وہ کیسے؟" وہ حیرت سے پوچھنے لگی

"جب آپ دونوں ساتھ میں ہوتے ہیں نا اس کمرے میں ۔۔۔۔ تو میں انہیں دیکھ رہی ہوتی ہوں جب آپ کو پتہ نہیں ہوتا تو وہ آپ کو ہی دیکھ رہے ہوتے ہیں ۔۔۔۔" وہ مزے سے بتا رہی تھی

"غصے سے؟" وہ مسکراہٹ دباتی پوچھ رہی تھی ۔۔۔۔ فاطمہ منہ بنانے لگی "نہیں ۔۔۔۔ بہت پیار سے ۔۔۔۔ مسکراہٹ سی ہوتی ہے ان کے لبوں پہ آپ کو دیکھتے ہوئے "زمرد کا دل دھڑکا تھا زور سے لیکن وہ بنا کچھ بتائے ادھر ادھر دیکھنے لگی "اچھا مجھے تو نہیں پتہ"

"تبھی تو بتا رہی ہوں آپ کو" فاطمہ ابھی بھی مسکرا رہی تھی ۔۔۔۔۔ زمرد اس کی مسکراہٹ سے خائف ہو کے کھڑی ہو گئی "چلو میں چلتی ہوں ۔۔۔۔ آج ڈیوٹی ہے میری پھر سے آجائیں گے ہٹلر"

"فاطمہ مسکرا پڑی "تھینک یو جو آپ یہاں میرے پاس آ جاتی ہے" زمرد نے اس کے چہرے کو پیار سے چھوا "اپنا خیال رکھو ۔۔۔۔" پھر کمرے سے نکل گئی ۔۔۔۔ اس کی زندگی کے بہت کم دن رہ گئے تھے ۔۔۔۔۔ یہ بات زمرد کو ہمیشہ دکھی کر دیتی ۔۔۔۔ 18 سال کی نازک سی یہ لڑکی زمرد کو بہت اچھی لگتی تھی ۔۔۔۔۔ وہ ہمیشہ زمرد سے اپنی باتیں ۔۔۔۔ اپنے خواب شئیر کرتی اور زمرد بھی سنتی رہتی ۔۔۔۔۔

"ڈاکٹر پلو شے کیا کر رہی ہے آپ؟" پلو شے جو چالے پی رہی تھی اچانک ڈاکٹر جانیگر کی آواز پہ چونک کے اسے دیکھنے لگی ۔۔۔۔۔ "چالے پی رہی ہوں" وہ وہیں بیٹھ گیا تو پلو شے ادھر ادھر دیکھنے

لگی "ڈاکٹر افراسیاب آپریشن تھیٹر میں ہے" پلو شے اسے دیکھنے لگی جوزیر لب مسکرا رہا تھا
----- پھر دوپٹہ سر پہ ٹھیک کرتی کنفیوز ہو گئی "یہ بات نہیں تھی"

"تو کیا بات تھی؟" ڈاکٹر جہانگیر اسے دلچسپی سے دیکھ رہا تھا پلو شے اس سے کترارہی تھی کیونکہ زمر
نے اسے سختی سے منع کر رکھا تھا جہانگیر سے بات کرنے کو۔۔۔۔۔ "میں زمر کو ڈھونڈ رہی تھی وہ
پتہ نہیں کہاں رہ گئی" جہانگیر اچھا خاصا بد مزہ ہوا۔۔۔۔۔ "سمجھ نہیں آتی آپ جیسی سو بر انسان کی اتنی
عجیب سے دوست کیوں ہے" پلو شے نے ناگواری سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ "تو وہ سنبھل گیا جبکہ اسی
وقت زمر وہاں آ گئی۔۔۔۔۔" ارے جہانگیر تم تو ایفورڈ ہی نہیں کر پارہے "وہ وہیں بیٹھتی بولی تو
جہانگیر اسے دیکھنے لگا "مطلب؟"

"میری پرسنالٹی" وہ کندھے اچکا کے بولی تو پلو شے نے اپنی ہنسی روکی جبکہ جہانگیر لب بھینچے اسے
دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ "چائے پیو گے تم بھی؟" وہ جہانگیر سے پوچھ رہی تھی
"نہیں۔۔۔۔۔ میں چلتا ہوں" وہ اٹھتے بولا

"بالے" زمر کے اچانک کہنے پہ جہانگیر سلگتا ہوا وہاں سے نکل گیا تو پلو شے ہنس پڑی جبکہ زمر اسے
گھوریاں دے رہی تھی "خود ہی آ گیا" پلو شے بوکھلا گئی۔۔۔۔۔

"تو تجھے بھگانا نہیں آتا؟" گھوریاں ابھی بھی عروج پہ تھی جبکہ پلو شے انگلیاں مروڑنے لگی۔۔۔۔۔
"چل چھوڑ۔۔۔۔۔ بھوک لگی ہے کچھ منگواتے ہیں" زمر دبات بدلتے بولی تو پلو شے بھی مسکرائی "کیا کھاؤ
گی؟"

[illegible]

~~~~~

"نجیبہ" زرین کی آواز پہ ٹی وی دیکھتی نجیبہ انھیں دیکھنے لگی "جی مورجان (ماں جی)؟"

"افراسیاب اور روشانے کی منگنی کا کچھ سوچا تم لوگوں نے کہ نہیں؟" زرین کے کہنے پہ نجیبہ عارف کو دیکھنے لگی جو آج اتوار ہونے کی وجہ سے گھر پہ تھے اور اخبار دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔۔ "عارف تم ہی بتاؤ کچھ" زرین عارف سے مخاطب ہوئی تو وہ سر ہلانے لگے "مورجان ہو جائے گی منگنی بھی دونوں کی۔۔۔۔۔۔ افراسیاب کچھ بڑی ہے اس کی مصروفیات کم ہو جائے" زرین بیگم کا منہ بن گیا "افراسیاب کی تو مصروفیات ہی ختم نہیں ہوتی نہ تمہاری۔۔۔۔۔۔ لگتا ہے پورے پاکستان کے مریض تم دونوں باپ بیٹے کے پاس ہی آتے ہیں" عارف ہنس پڑے جبکہ نجیبہ مسکرانے لگی "مورجان۔۔۔۔۔۔ میں افراسیاب سے بات کروں گی آپ پریشان مت ہو" نجیبہ انھیں تسلی دینے لگی جبکہ دل عجیب انداز میں

دھڑک رہا تھا اب وہ کیسے منانے کی افراسیاب کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس نے ہمیشہ اپنے بیٹے کی آنکھوں میں زمرہ کے لئے محبت دیکھی ہے وہ کیسے اپنے بیٹے کو منانے کی کیسے اسے کہے گی اپنی محبت کا گلا گھونٹنے کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ یہ فرسودہ روایات نہ جانے کب تک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کتنی ہی محبتوں کا گلا گھونٹنے کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اگر بچپن سے روشنانے افراسیاب کے نام نہ ہوتی تو وہ ایک بھی لمحہ ضائع کیسے بنا زمرہ کو اپنے افراسیاب کے لئے مانگ لیتی لیکن یہ روایات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ سوچ کے رہ گئی بس!!!!

~~~~~

پلو شے کو زمر د کے گھر کے سامنے اتار کر وہ جانے والا تھا جب اسے گیٹ سے زمر د مسکراتی ہوئی منگتی نظر آئی۔ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بالوں کا اونچا جوڑا بنائے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ ٹی شرٹ اور ڈراؤز میں تھی۔۔۔۔۔ پلو شے نے ایک نظر اپنے بھائی پہ ڈالی جو لب بھیجنے زمر د کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کی نیلی آنکھوں میں غصہ تھا جبکہ زمر د پلو شے کے گلے لگی اپنی خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔۔۔ افراسیاب گاڑی سے منگل کے کڑے تیوروں سے اسے دیکھنے لگا "یہ پیار کا مظاہرہ اندر گھر جا کے بھی کیا جاسکتا ہے" زمر د نے ایک نظر اس پہ ڈالی "آپ بھی آئیے نا" اس کی آنکھیں مسکرانے لگی تھیں۔۔۔۔۔ جبکہ افراسیاب لب بھیجنے اسے دیکھ رہا تھا "نو تعینکس۔۔۔۔۔" زمر د کچھ نہیں بولی بس مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ افراسیاب پلو شے سے کہنے لگا "شام میں آؤں گا"

"میں خود چھوڑ دوں گی پلو شے کو گھر پہ "زمر دچانک سے بولی تھی افراسیاب نے ایک تیز نظر اس پہ ڈالی "میں خود لینے آ جاؤں گا "زمر د کے لب مسکرا پڑے اور افراسیاب لب بھیجنے کے گاڑی میں بیٹھ گیا ۔۔۔۔ وہ دونوں اندر آ گئیں ۔۔۔ "کیوں تنگ کرتی ہو اسے "پلو شے اسے ڈانٹ رہی تھی "مزہ آتا ہے "زمر د ہنس رہی تھی ۔۔۔۔ "ڈر نہیں لگتا؟" وہ پوچھ رہی تھی

"افراسیاب سے؟" زمر دحیران ہوئی تو وہ اثبات میں سر ہلا گئی۔۔۔۔ جبکہ زمر دمسکرا پڑی "پیار آ جاتا ہے" جبکہ پلو شے اس کا ہاتھ کھینچتی اندر لے گئی "چلو لیلیٰ صاحبہ۔۔۔۔ اندر جلدی" وہ ہنستی ہوئی پلو شے کے ساتھ اندر چلی گئی۔۔۔۔ جبکہ گاڑی چلاتا افراسیاب کو اس کے سر اُپے کو یاد کر کے غصہ آ رہا تھا کیا تھا اگر وہ ڈھنگ کے کپڑے پہنے۔۔۔۔ ڈھنگ کے چلا کرے لیکن نہیں!!!! وہ ہمیشہ افراسیاب کو غصہ دلا جاتی۔۔۔۔

نخبہ کی بات پہ وہ جوفالز دیکھ رہا تھا ایک پل کو اس کا دل ڈوبا تھا پھر سنبھل کے وہ اسی طرح فالز کو دیکھتا سر اثبات میں ہلانے لگا "ٹھیک ہے ماما۔۔۔۔ کچھ امپورٹنٹ ورک ہیں وہ کمپیوٹر ہو جائے"

نخبہ غور سے اپنے بیٹے کو دیکھنے لگی ۔۔۔۔ وہ کچھ دیر نظر انداز کرتا رہا پھر چونک کے انھیں دیکھا۔

"میں نہیں جانتی کیا کہ میرا بیٹا کیوں ٹال رہا ہے؟" نخبہ کے کہنے پہ افراسیاب انھیں دیکھے گیا "روشانے بچپن سے میرے نام پہ ہیں آپ پریشان نہ ہو۔۔۔۔۔ روشانے سے شادی پہ میں انکار نہیں کر رہا

۔۔۔۔۔ "وہ دھیے لیکن بھاری لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔" اور زمرہ؟ "نجیبہ پوچھنے لگی۔۔۔۔۔"

افراسیاب کچھ دیر اپنی ماں کو دیکھتا رہا پھر سر جھکا کے فائلز کو دیکھنے لگا "زمرہ کیا؟" وہ خود کو مصروف دکھا رہا تھا

"میں نہیں جانتی کیا اپنے بیٹے کے دل کا حال؟ ماں ہوں میں تمہاری۔۔۔۔۔ تمہاری آنکھیں پڑھ لیتی ہوں" نجیبہ کہہ رہی تھی افراسیاب فائل چھوڑ کے اپنی ماں کو دیکھنے لگا "جوابات ابھی زبان پہ نہیں آئی اسے ویسے ہی رہنے دیں۔۔۔۔۔ زمرہ کو کوئی اچھا انسان مل جائے گا"

"تم دیکھ لو گے اسے کسی اور کے ساتھ؟" نجیبہ اپنے بیٹے کا چہرہ غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔"

افراسیاب کے چہرے پہ ایک سایہ سا گزرا تھا وہ تو زمرہ کو کسی کے ساتھ بات کرتے بھی دیکھ لیتا تو اسے غصہ چڑھ جاتا۔۔۔۔۔ پھر دھیرے سے مسکرایا "چھوڑئیے ماما آپ بھی کیا باتیں لے کے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ میں بتا دوں گا آپ کو جب فری ہو جاؤں گا" وہ پھر سے فائل دیکھنے لگا نجیبہ کچھ دیر اپنے بیٹے کو دیکھتی رہی پھر اٹھ کے کمرے سے نکل گئی۔۔۔۔۔ ان روایات کے خلاف کیسے جاتی وہ؟ برسوں سے یہیں تو ہوتا آ رہا تھا اس خاندان میں تو اب۔۔۔۔۔ وہ کیسے؟ اگر کچھ بول بھی لیتی تو پلو شے بھی تو اسی خاندان کے بیٹے سے منسوب تھی۔۔۔۔۔

اس کا رشتہ خطرے میں پڑ جانا تھا۔۔۔۔۔ نجیبہ کے جاتے ہی افراسیاب نے پین سائیڈ پہ رکھ دیا اور سر پکڑ کے بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ ایک طرف خاندان کی روایات اور دوسری طرف اس کی ادھوری سی محبت۔۔۔۔۔ اور یہاں محبتیں خاندانی روایات کے بیچ گھٹ گھٹ کے دم توڑ ہی دیتی ہے

۔۔۔

وہ جیسے ہی کمرے سے نکل کے کوریڈور میں آیا تو اسے دور سے زمر ڈاکٹر سعد کے ساتھ باتیں کرتی نظر آئی۔۔۔۔۔ وہ کافی ہنس رہی تھی جبکہ سعد بھی کافی دلچسپی سے زمر کو دیکھ رہا تھا افراسیاب دور سے ہی محسوس کر رہا تھا اس کی نظریں کیسے زمر کے چہرے کا طواف کر رہی ہے۔۔۔۔۔ اس نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کس طرح سے زمر کو وہاں سے غائب کروائے۔۔۔۔۔ زمر دمنہ موڑ کے مسکراتی ہوئی کوریڈور میں آئی تو اسے سامنے افراسیاب نظر آیا جو کڑے تیوروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ نظر انداز کرتی گزر کے جانا چاہ رہی تھی جب افراسیاب اچانک اس کے سامنے آگیا زمر درک کے اسے دیکھنے لگی وہ سپاٹ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔ "کوئی کام تھا؟" زمر کا دل اس کا سپاٹ چہرہ دیکھ کے ہی دھڑکنے لگا تھا پھر بھی ہمت کر کے پوچھنے لگی

"ہاسپٹل میں کچھ سیکھنے آتی ہے آپ یا گپ شپ کرنے ڈاکٹر زمر؟" وہ تیز لہجے میں پوچھ رہا تھا زمر کو اس کی بات پہ غصہ آیا

"آپ سے مطلب ڈاکٹر افراسیاب؟" زمر نے بھی اسی لہجے میں اسے بنا ڈرے جواب دیا افراسیاب نے مٹھیاں بھینچ لیں یہ لڑکی ہمیشہ جواب کیوں دیتی ہے اسے۔۔۔۔۔ "میں یہاں جو بھی کروں آپ کو کیا مسئلے ہیں مجھ سے؟ دوپٹہ ٹھیک سے لو۔۔۔۔۔ زیادہ ہنسومت۔۔۔۔۔ اس سے بات مت کرو۔۔۔۔۔ ادھر ادھر مت دیکھو۔۔۔۔۔ کپڑے ڈھنگ کے پہنو۔۔۔۔۔ آپ کو کیا مسئلہ مجھ سے یا میں جو کروں؟" وہ اس سے پوچھ رہی تھی جبکہ افراسیاب لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا

۔۔۔۔۔ اس کی نیلی سپاٹ آنکھیں زرد پہ تھی۔۔۔۔۔ زرد دوسر جھٹک کے آگے بڑھ گئی۔
 جبکہ افراسیاب وہیں کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا۔۔۔۔۔ وہ اسے نہیں بتا سکتا تھا کہ وہ کیوں ایسا کر رہا
 ہے۔۔۔۔۔ وہ خود بھی بے بس تھا!!!!

~~~~~

"کتنے دن ہو گئے زمر دبچے نہیں آئی یہاں" سب کھانے پہ موجود تھے جب زریں بیگم نے کہا  
 ---- افراسیاب کا ہاتھ ایک پل کو رکا تھا پھر نارمل ہو کے کھانا کھانے لگا جبکہ نجیبہ بھی پلو شے کو  
 دیکھنے لگی "بے بے تھوڑا مصروف ہے وہ آج کل ---- ناٹھ آنٹی اسلام آباد جا رہی ہے اپنے  
 کام کے لیے تو زمر دہی ان کے ساتھ مصروف ہے "پلو شے نے انہیں بتایا  
 "زمر دہی جا رہی ہے؟" نجیبہ پوچھنے لگی  
 "نہیں ماما" پلو شے نے مختصر جواب دیا  
 "تو زمر دبچے سے کہو یہاں آ کے رہے ہمارے پاس" زریں بیگم نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔  
 اس گھر کا ہر فرد زمر د سے بے لوث محبت کرتا تھا۔۔۔۔۔ "بے بے کہہ دوں گی کہ بے بے بہت یاد  
 کرتی ہے تمہیں یہیں آ جاؤ" پلو شے نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

"بہت پیاری بچی ہے زمر۔۔۔ اللہ اس کے نصیب اچھے کرے بہت نیک دل کی بچی ہے مجھے تو بہت اچھی لگتی ہے" زرین بیگم کے لہجے میں محبت تھا۔۔۔۔۔ پلو شے مسکرا رہی تھی اس کی نظر

افراسیاب پہ پڑی جو پلیٹ میں موجود چاولوں سے چچ کے ساتھ بس کھیل رہا تھا۔۔۔۔۔ پھر سر جھٹک کے اپنی ماں اور دادی کو دیکھنے لگی جو ابھی تک زمر کی تعریفیں کر رہی تھیں۔۔۔ "آپ دونوں اس کے سامنے کم تعریفیں کیا کجیے اس کی۔۔۔ ایک تو ویسے بھی اتراتی پھرتی ہے کہ تمہارے گھر والے مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں اب یہ باتیں سننے کی تو بس میرا اللہ ہی حافظ ہے" پلو شے نے منہ بنا کے کہا تھا۔۔۔۔۔ "وہ ہے ہی بہت اچھی۔۔۔۔۔ ماشاء اللہ" زرین نے بہت پیار سے کہا۔۔۔ "میرا ایک اور پوتا بھی ہوتا تو میں زمر کی شادی اسی سے کر دیتی" وہ اپنے آپ میں مگن کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔ جبکہ افراسیاب کے ہاتھ سے چچ چھوٹے رہ گیا اور پلو شے کو ہنسی آگئی۔۔۔۔۔

بے بے کس نے کہا تھا آپ کو افراسیاب کی منگنی بچپن میں کرنے کو۔۔۔۔۔ ابھی بھائی سے کر دیتی زمر کی شادی "پلو شے کے شرارتی لہجے پہ افراسیاب لب بھینچے گھور کے اسے دیکھنے لگا نجیبہ بھی مسکرا پڑی جبکہ زرین نے سرد آہ بھری "یہ سب نصیب کی باتیں ہیں بچے۔۔۔۔۔" پلو شے نے کن اکھیوں سے افراسیاب کو دیکھا جو کھانا چھوڑ کے اب اٹھ چکا تھا "افراسیاب بچے کہاں جا رہے ہو؟" نجیبہ اسے دیکھ کے پوچھنے لگی "باہر جا رہا ہوں ماما۔۔۔۔۔ کچھ کام ہیں" وہ کہہ کے آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔ جبکہ نجیبہ اسکی پلیٹ کو گھورنے لگی اس نے ٹھیک سے کچھ کھایا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

~~~~~


بہ ظاہر افراسیاب خود کو ظاہر کرتا جیسے اسے کوئی پرواہ نہیں ان باتوں کی یا اسے فرق نہیں پڑتا روشانی سے شادی پہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے لئے زمر ایک عام سی لڑکی ہے لیکن اس کا دماغ زمر میں ہی اٹکا ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جب سے ہوش سنبھالا تھا اسے یہ شوخ اور منہ پہ جواب دینے والی لڑکی ہمیشہ سے اچھی ہی لگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بہ ظاہر اس سے لڑتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے ٹوکتا لیکن اندر کہیں دل میں دھیرے دھیرے اس کی محبت پنپ رہی تھی اور جواب اپنی جڑیں مضبوط کر چکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ لیکن وہ اسے جلتاتا نہیں تھا نہ اسے کوئی آس کوئی امید دلانا چاہتا تھا نہ کبھی اظہار کرنا چاہتا تھا کیونکہ اس کے پاؤں اپنے خاندان کی روایات کے بیڑیوں میں جکڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بچپن میں جب کسی بات کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کسی احساس کی خبر تک نہیں ہوتی تب بڑوں نے مل کے روشانی کو اس کے نام سے منسوب کر دیا یہ سوچے بنا کہ۔ آگے جا کے کیا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور وہ بھی بنا سوچے بنا سمجھے زمر پر اپنا دل ہاریٹھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اب وہ اس قدر مشکل میں تھا نہ اسے خود سے دور کر سکتا تھا نہ اسے اپنا سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہ اسے کسی اور کے ساتھ برداشت کر سکتا تھا اور نہ ہی اسے خود سے منسوب کر سکتا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ چپ چاپ و نڈا سرکرین کو دیکھے گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

اندر جتنا اسے گھٹن کا احساس ہوتا تھا یہاں گاڑی میں اسے اور زیادہ گھٹن ہونے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے اپنے لب بھینچ لیے اور گاڑی ڈرائیو سے پہ ڈال دی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

~~~~~

"کب آئیں گی واپس ما؟" نامہ کے ساتھ پیکنگ میں مدد کرتے ہوئے وہ پوچھ رہی تھی "پتہ نہیں بیٹا  
مے بی زیادہ ٹائم لگ جائے" پھر رک زمر کو دیکھنے لگی "تم نجیبہ کے گھر کمفیٹبل تو ہوگی نا؟"

"یس مملجھے کوئی مسلہ نہیں وہاں۔۔۔ بٹ آئی ول مس یو۔۔۔۔۔ جلدی آجائیے گا" زمرد ادا اسی سے کہہ رہی تھی نامہ نے اسے اپنے ساتھ لگایا "آئی ول میری جان" تو زمرد بھی مسکرا پڑی "تم نے اپنی پیکنگ کر لی؟" بیگ کی زپ بند کرتے ہوئے نامہ نے پوچھا "جی ماما" وہ وہیں بیڈ پہ گرتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔۔

"کب جا رہی ہو ادھر؟" وہ اپنا پرس چیک کر رہی تھی اب  
 "آپ کے ساتھ ہی نکلوں گی" وہ لیٹی لیٹی ہی بولی۔۔۔۔۔

"ٹھیک ہے" وہ اپنا بیگ پرس سب سائیڈ پہ رکھنے لگی پھر واشروم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔ انھیں 12 بجے نکلنا تھا یہاں سے۔۔۔۔۔ ڈرائیور کو پہلے نامہ کو انیورسٹی پورٹ پہنچانے کے پھر زمرہ کو افراسیاب کے گھر اتارنا تھا۔۔۔۔۔ پلو شے اسے دیکھ کے بہت خوش تھی جبکہ زرین اسے اپنے ساتھ لگائے بیٹھی تھی "روز تمہارا پوچھتی تھی پلو شے سے۔۔۔۔۔ اتنے دن ہو گئے تھے تمہیں دیکھے ہوئے"

"ارے ارے بے بے تو کال کرتی مجھے۔۔۔ میں یوں پہنچ جاتی اپنی بے بے کے پاس" زمرد مسکرا کے کہہ رہی تھی۔۔۔۔

"آئندہ سے یہی کروں گی۔۔۔۔۔ جب جب مجھے اپنے بچے کی یاد آئے فون کروں گی" زرین اسے کہہ کے پھر اپنی ملازمہ کو آواز دینے لگی وہ جلدی سے پہنچ گئی "بتول آج رات میری بچے کی پسند کا کھانا

بناؤ۔۔۔ اتنے دن بعد آئی ہے "زمر داتنے پیار پہ مسکرا رہی تھی۔۔۔۔ جب پلو شے بھی آگئی" بے بے میرے حصے کا پیار بھی زمر کو دے رہی ہے آپ "وہ مصنوعی خفگی سے بولی تو زمر دہسنے لگی" آجاتیرے لئے بھی جگہ ہے بے بے کی گود میں "زرین ہسنے لگی جبکہ پلو شے اور زمر دان سے لگی ہوئی تھیں۔۔۔۔۔" تم دونوں زما بچے ہو۔۔۔۔۔ چھوٹے سے بچے "وہ پیار سے بولی تھی" "لو جی بے بے ہم ڈاکٹر بن گئی ہیں اب" زمر دا نہیں دیکھتی بولی تھی "ارے پھر بھی میرے لئے وہی چھوٹے چھوٹے زما بچے ہو۔۔۔"

تم افراسیاب۔۔۔۔ پلو شے "افراسیاب کے نام پہ زمر کا دل زور سے دھڑکا تھا" چھوٹے تھے تو آپس میں لڑکے میرے پاس آجاتے تھے شکایتیں کرنے "زرین کہہ رہی تھی" بے بے یہ زمر بھائی کو بہت تنگ کرتی تھی "پلو شے نے ہنستے ہوئے کہا تو زمر دنے اسے ٹوکا دیا" چپ کر پلاؤ" پلو شے اسے گھورنے لگی "اور تو زہر" زریں نے ماتھے پہ ہاتھ مارا جبکہ وہ دونوں دیر تک ہنستی رہی۔۔۔

~~~~~

رات کے کھانے کے بعد زمر داور پلو شے باہر لان میں آئی تھیں۔۔۔۔۔ زمر د جھولے لے رہی تھی جبکہ پلو شے اسے منع کر رہی تھی "بزرگ کہتے ہیں رات کو جھولے لو تو جن چمٹ جاتے ہیں"

"جن بھی تمہارے بھائی جیسے ہی ہو گئیں" زمر دہنستے ہوئے کہہ رہی تھی جبکہ پلو شے ماتھے پر ہاتھ مار کے رہ گئی۔۔۔ "ویسے تیرے بھائی جیسے ہو جن تو مجھے کوئی مسئلہ نہیں شوق سے چمٹ جائے" وہ ہنسنے لگی تھی جبکہ پلو شے نے اپنا سر نفی میں ہلایا

[illegible]

"سنیے" افراسیاب کی بھاری آواز پہ اس کے قدم رک گئے لیکن مڑی نہیں "نہیں سننا" وہ تیزی سے بولی تھی

"کیوں؟" اب کے آوازیں سختی اور حیرت دونوں تھی

"میری مرضی" وہ مڑے بنا ہی بولی تھی ۔۔۔۔ وہ اس کی پشت پہ بکھرے بالوں کو دیکھنے لگا

"اسٹڈی میں میری بکس کو آپ نے چھیڑا تھا"

زمر د خود کو کوسنے لگی کہ وہ کیوں آج اسٹڈی میں گئی اس کے ۔۔۔۔

"نہیں تو۔۔۔ میں تو گئی ہی نہیں وہاں" وہ صاف مکر رہی تھی

"ہاں آپ کا بریسٹ خود چل کے گیا ہوگا" وہ طنزیہ بولا تھا زمر د بوکھلا کے اپنی کلائی دیکھنے لگی جہاں

بریسٹ کا نام و نشان بھی نہیں تھا ۔۔۔۔۔۔ وہ مڑی

"ہاں تو اور گئی بھی تھی تو؟؟؟ کھا تو نہیں لیا ہوگا میں نے کچھ وہاں ۔۔۔۔ بکس پپر ز تو میں کھاتی نہیں

ہوں" وہ مڑتے ہی اسٹارٹ ہوئی تھی ۔۔۔ افراسیاب کی آنکھوں میں پہلے حیرت در آئی پھر سختی

۔۔۔۔ "بات کرنے کے کچھ طریقے ہوتے ہیں"

"جو آپ کو بالکل نہیں آتے" بے ساختہ زمر د کے منہ سے نکلے الفاظ افراسیاب کو طیش دلا گئے جبکہ

زمر د دوبارہ منہ موڑ گئی اور بھاگتی ہوئی اندر چلی گئی جبکہ افراسیاب وہیں کھڑا اپنی مٹھیاں بھیجتا رہا عجیب

بد تمیز لڑکی تھی ۔۔۔۔

صبح سلیقے سے دوپٹہ سر پہ لیے وہ ناشتہ کر رہی تھی سب کے ساتھ۔۔۔۔۔ آج ان کے ساتھ
 افراسیاب اور پلو شے کے نانا بھی تھی۔۔۔۔۔ تو پلو شے نے اسے دوپٹہ سر پہ لینے کو کہا تھا
 ۔۔۔۔۔ وہ سلیقے سے دوپٹہ سر پہ اوڑھے نانا جی سے دعا لے کے اپنی کرسی پہ آ کے بیٹھ گئی
 ۔۔۔۔۔ افراسیاب نے اس پہ نظر ڈالی اور دیکھتا رہ گیا سی گرین دوپٹے کے ہالے میں اس کا
 خوبصورت چہرہ کھل رہا تھا۔۔۔۔۔ زمر نے مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھا تو وہ
 نظریں پھیر کے لب بھینچے ناشتہ کرنے لگا۔۔۔۔۔ "نانا جان آپ کو کشمیری چائے پسند ہیں بہت؟"
 وہ مسکراتی مودب انداز میں پوچھ رہی تھی اس کے اتنے مودب انداز پہ افراسیاب نے آبرو اچکا کے
 اسے دیکھا جبکہ نانا جی مسکرا پڑے "جی بچے"
 "مزے کی ہوتی میری پاپا بھی مزے کا بناتے تھے۔۔۔ وہ کشمیر سے تھے نا" وہ مسکرا کے بولی تھی
 "ارے واہ۔۔۔ کیا کرتے ہیں آپ کے پاپا؟" وہ چائے پیتے پوچھنے لگے
 "وہ آرمی میں تھے۔۔۔ کرنل وجاہت۔۔۔ اب نہیں۔ میں ہمارے بیچ" اداسی سی پھیل گئی تھی
 اس کے چہرے پہ۔۔۔۔۔ اس نے سر جھکا لیا تھا اسے شدت سے اپنے فاؤر کی یاد آئی تھی
 "اوہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے" انھوں نے دعا دی تو زمر دھیمی سے مسکرائی۔۔۔۔۔
 افراسیاب نے نظر بھر کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ جبکہ نجیبہ بتا رہی تھی "بابا زمر اور پلو شے دونوں
 ڈاکٹر ہیں۔۔۔۔۔ عارف اور افراسیاب کے ہاسپٹل ہی ہوتی ہیں دونوں"
 "ارے واہ ماشاء اللہ۔۔۔۔۔ اللہ نصیب اچھے کریں" نانا جی نے دونوں کو دعا دیں تو زمر
 مسکرا نے لگی

"نانا جان دعا کرے بس کوئی کھڑوس نہ ہو میرے نصیب میں" وہ کن اکھیوں سے افراسیاب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔ اس کے ہونٹوں پہ شریہ مسکراہٹ تھی جبکہ افراسیاب نے کڑی نظروں سے اسے گھورا۔۔۔۔ نانا جان ہنس پڑے جبکہ زرین بیگم کہنے لگی "کس کا دل چاہے گا کہ میری نازک سی بچے پہ کوئی سختی کرے" زمر دمکچ نہیں بولی دھیرے سے مسکرا پڑی۔۔۔ "پلو شے تیار ہو کے آؤ پانچ منٹ میں بس۔۔۔ ہاسپٹل جانا ہے" پلو شے جو ساری گفتگو میں خاموش تھی افراسیاب کی آواز پہ چونکی اور پھر سر اثبات میں ہلانے لگی جبکہ زمر دمکچ بھی اٹھ گئی "میں بھی جا رہی ہوں" افراسیاب نے ایک نظر اسے دیکھا پھر سب کو خدا حافظ کہہ کے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

~~~~~

پلو شے پچھلی سیٹ پہ بیٹھ گئی تھی جبکہ زمر دفرنٹ سیٹ پہ بیٹھنے لگی تو ڈرائیونگ سیٹ پہ بیٹھا  
افراسیاب اسے گھورنے لگا۔۔۔۔۔ زمر دروازہ بند کر کے اسے دیکھنے لگی "چلیں" جبکہ افراسیاب کی  
چڑھی تیوریاں دیکھ کے وہ ادھر ادھر دیکھنا شروع ہو گئی "کچھ ہوا ہے کیا پلو شے؟" جبکہ پلو شے اپنے  
بھائی کے تنے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ "چلیں۔۔۔۔۔ لیٹ ہو رہے ہیں ہم" اور زمر د کچھ بھی  
خاطر میں لائے بنا شان بے نیازی سے بولی افراسیاب نے سر جھٹک کے گاڑی اسٹارٹ کی  
۔۔۔۔۔ جس اسپید سے گاڑی آگے بڑھی زمر نے اچانک اپنے دل پہ ہاتھ رکھا "آہستہ" افراسیاب  
کے لبوں پہ تلخ مسکراہٹ آگئی اس نے اور اسپید بڑھا دی ایسا لگ رہا تھا جیسے سارا غصہ گاڑی کی اسپید

پہ ہی نکال رہا ہو۔۔۔۔ اور۔ اسے غصہ آ رہا تھا زمر دپہ کسی نہ کسی طرح نکالنا تو تھا۔۔۔۔۔ زمر د کچھ دیر دہلے دل کے ساتھ سامنے دیکھتی رہی پھر گھبرا کے اس کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا اور دھیمی آوازیں بولی "پلیز آہستہ آف۔۔۔۔۔ افراسیاب" افراسیاب نے چونک کے اپنے ہاتھ پہ اس کا نازک سا ہاتھ دیکھا جو ٹھنڈا ہو رہا تھا پھر اس کے چہرے پہ نظر پڑی جو سفید پڑ چکا تھا۔۔۔۔۔ اس نے گاڑی کی اسپید کم کر کے سائیڈ پہ روک دی۔۔۔۔۔ اس کا ہاتھ ابھی تک افراسیاب کے ہاتھ پہ تھا اور سر جھکائے وہ لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی۔۔۔۔۔ پلو شے بھی گھبرا کے اسے دیکھ رہی تھی "زمر۔۔۔۔۔ زمر" افراسیاب نے بے ساختہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا "ٹھیک ہے آپ زمر د۔۔۔۔۔"

"زمر کو اتنی اسپید سے ڈر لگتا ہے بھائی۔۔۔۔۔" پلو شے نے افسردہ لہجے میں کہا جبکہ زمر د کی سسکی ابھری تھی۔۔۔۔۔

افراسیاب کو افسوس ہونے لگا اسے دکھ ہو رہا تھا۔۔۔۔۔ "زمر۔۔۔۔۔" وہ رونے لگ گئی۔۔۔۔۔ وہ اپنا ہاتھ افراسیاب کے ہاتھ سے چھڑا کے منہ چھپا کے رو رہی تھی۔۔۔۔۔ پلو شے آگے ہو کے اسے تسلی دینے لگی "زمر۔۔۔۔۔ سوری بھائی کو پتہ نہیں تھا۔۔۔۔۔ چپ کر جاؤ" افراسیاب لب کاٹتے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ پلو شے اسے پانی کا بوتل بڑھایا "یہ لو پانی پی لو" زمر د نے پانی پی۔۔۔۔۔ اس کی طبیعت اب سنبھل گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ اپنی نم آنکھوں سے افراسیاب کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھ کے افراسیاب کا دل جیسے رک گیا تھا۔۔۔۔۔ "آپ کو نہیں پسند میرا آپ کی گاڑی میں بیٹھنا تو بتا دیتے میں اپنی گاڑی منگوا لوں گی آج



۔۔۔۔۔ "وہ اپنا بیگ لے کے گاڑی سے اتری تھی۔۔۔۔۔ پلو شے اور افراسیاب بھی اترے تھے "زمر۔۔۔۔۔ بیٹھے پلیز۔۔۔۔۔" افراسیاب نے اسے روکا لیکن وہ وہیں کھڑی ٹیکسی کا انتظار کرنے لگی پلو شے اس کے پاس آئی "زمر گاڑی میں بیٹھو پلیز۔۔۔۔۔ پلیز میری جان"

"نہیں پلو شے۔۔۔۔۔ میں ٹیکسی سے چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔ تمہارے بھائی کو نہیں پسند میں اور میری حرکتیں تو اس اوکے۔۔۔۔۔ میں خود ہینڈل کر لوں گی" زمر دکھ رہی تھی جبکہ افراسیاب شرمندہ ہو رہا تھا "زمر پلیز یا میرے لئے۔۔۔۔۔ آغا جان نے دیکھ لیا تو مجھ سے ناراض ہو گئیں پلیز میری بہن" پلو شے منت کر رہی تھی زمر نے ایک نظر اسے دیکھا پھر افراسیاب کو جو اسے ہی دیکھ رہا تھا نظریں ملنے پہ اس نے نظریں چرائی۔۔۔۔۔ پھر آگے بڑھ کے پچھلی سیٹ کا دروازہ کھول کے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

پلو شے اسے دیکھ کے رہ گئی۔۔۔۔۔ پھر وہ فرنٹ سیٹ پہ آ کے بیٹھ گئی۔۔۔۔۔

۔ افراسیاب بھی سر جھٹک کے بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔۔ بیک ویو مرر سے اس نے زمر کو دیکھا جس کی آنکھوں سے ابھی بھی آنسو پھسل رہے تھے جسے وہ بے دردی سے اپنی انگلیوں سے صاف کر رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے دکھ ہو رہا تھا یوں زمر کے لئے اپنا غصہ دکھا کے۔۔۔۔۔ گاڑی ڈرائیو وے پہ ڈال کے وہ احتیاط سے گاڑی چلانے لگا تھا اب۔۔۔۔۔ اور ایک نظر زمر پہ بھی ڈال دیتا بیک ویو مرر سے۔۔۔۔۔ جبکہ زمر اسے نظر انداز کیے باہر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے کافی دکھ ہوا تھا افراسیاب کے اس رویے سے۔۔۔۔۔

~~~~~

مریضوں کو دیکھ کے وہ جیسے ہی کمرے سے نکلی تو اس کا سامنا افراسیاب سے ہوا۔۔۔۔۔۔ اس نے ایک نظر اس دشمن جاں کے خوبصورت چہرے پہ ڈالی جو اسے ہی سنجیدہ نظروں سے دیکھ رہا تھا پھر نظریں پھیر کے جانے لگی "ڈاکٹر زمرہ" اس کے چلتے قدم رک گئے۔۔۔۔۔ ایک گہرا سانس لے کے وہ مڑی اور افراسیاب کو سنجیدہ نظروں سے دیکھنے لگی "صبح کے لئے ایم۔۔۔۔۔" وہ کہنے ہی لگا تھا جب زمرہ نے بات کاٹی

"اُس اوکے "اس کی بات منہ میں ہی رہ گئی۔۔۔۔۔"

"مجھے امپورٹنٹ کام ہے۔۔۔ ایکسکیوز می" وہ یہ کہہ کے مڑی ہی تھی جب افراسیاب اس کے سامنے آگیا۔۔۔۔۔ "ڈاکٹر افراسیاب پلیز۔۔۔۔۔ بار بار سامنے آ کے آپ ہرٹ کر رہے ہیں مجھے۔۔۔۔۔ مجھے کوئی مسئلہ نہیں۔۔۔۔۔ آپ کو نہیں پسند تو آئندہ آئی ول ٹرائی کہ ایسا کچھ نہ ہو کہ میرا آپ سے سامنا ہو۔۔۔۔۔ میں سمجھی تھی کہ میری کچھ حرکتیں ہیں جو آپ کو نہیں پسند۔۔۔۔۔ لیکن" وہ رکی۔۔۔۔۔ "آپ مجھے ہی ناپسند کرتے ہیں یہ آج احساس ہو گیا ہے مجھے۔۔۔۔۔"

اُس اوکے "وہ یہ کہہ کے آگے بڑھ گئی جبکہ افراسیاب حیرت سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا کیا کہہ گئی وہ ۔۔۔۔۔ وہ اسے ناپسند کرتا ہے کیا اسے نہیں معلوم کہ وہ تو اس کی محبت میں گرفتار ہو چکا ہے

..... لیکن اسے کیسے معلوم ہوگا۔۔۔۔۔ کیسے احساس ہوگا افراسیاب۔۔۔۔۔ تم نے اسے

ہرٹ کرنے کے سوا دیا ہی کیا ہے!!!! اس کا ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا وہ بس لب کا ٹارہ گیا
 - - - - " شاید یہی بہتر ہے ہمارے نصیب جب ایک نہیں - - - - راستے ہی جب ایک نہیں

----- تو اسے کچھ کہہ کے ----- اسے اپنی محبت کا احساس دلا کے میں اسے اور ہرٹ ہی کروں گا " وہ سوچتا ہی رہ گیا بس !!!!! مجتبیٰ خاموش رہے جب راستوں اور منزلوں کا علم ہو تو زیادہ مناسب رہتا ہے

~~~~~

[illegible]

"میں ٹھیک ہوں" وہ سر جھکا کے بولی تو اسفندیار کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی۔  
 "لگتا ہے لوگو کو میرے اسلام آباد سے آنے کی بلکل بھی خوشی نہیں ہوئی" وہ مصنوعی افسردگی سے  
 بولا تو پلوٹے بوکھلا کے اسے دیکھنے لگی "نہیں تو۔۔۔۔۔ خوشی ہوئی ہے"

"نظر تو نہیں ابراہا ایسا کچھ" وہ تھوڑا سا اس کی طرف جھکا تو وہ جھینپ ہی گئی۔۔۔۔

"چلیں آپ کام کرے میں چلتا ہوں" پلو شے اسے دیکھنے لگی اس کا دل چاہا کہ وہ کہہ دے اسے کہ ابھی

رکویں۔۔۔۔ لیکن اس کی حیا اسے ایسا نہیں کرنے دے رہی تھی۔۔۔۔ سو وہ چپ رہی

"گڈ بائے گور جنیس لیڈی" وہ اس کے کان کے پاس سرگوشی کر کے گزر گیا اور پلو شے مسکراتی اسے

جاتا دیکھتی رہی۔۔۔۔۔ اس کا دل خوبصورت لے پہ دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔ اسفندیار اسے ہمیشہ

کی طرح محبت کرتا ہے۔۔۔۔۔ اس کے چہرے پہ ہزاروں رنگ بکھر گئے تھے۔

پلو شے کی ساری بات سن کے زمر دمسکرا نے لگی "ہاؤرومینٹک" پلو شے جھینپ ہی گئی وہ دونوں

لان میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ رات کے گیارہ بج رہے تھے لیکن نیندان کی آنکھوں سے دور تھی

۔۔۔۔۔ "تھوڑا اس کے قریب جاتی۔۔۔۔۔ تو بھی سرگوشی کرتی اسفندیار میری جان آئی مسڈیو"

پلو شے اس کی بات سن کے ہی جھینپ گئی تھی "چپ کرو"

"لے اب اس میں شرمنا کیا۔۔۔۔۔ آفر آل ہی از یور فیانسی" وہ ہاتھ جھاڑ کے بولی تھی

"وہ شوہر بھی ہو تو میں ایسے نہ کروں یہ تو ابھی منگیتر ہے" وہ سمٹ سی گئی خود میں۔۔۔۔۔ زمر اسے

دیکھنے لگی

"میں ہوتی ہاتھ پکڑ کے کہتی مجھ سے دور مت جانا اب۔۔۔۔۔ مجھے سانس کی بیماری کا احساس ہوتا ہے"

زمر د کے کہنے پہ پلو شے بے ساختہ ہنس پڑی۔۔۔۔۔ "ہنس لو۔۔۔۔۔ ہنس لو" وہ منہ بنا کے اٹھی جب

پلو شے کے موبائل کی رنگ بجب لگی اس نے دیکھا اسفندیار ہے "کر لے کر لے بات۔۔۔۔۔ میں ہی بس

سنگل مروں گی آہ زندگی۔۔۔۔۔ میں سونے جا رہی" وہ جانے کے لئے مڑی تو پلو شے مسکرا پڑی

----- اندر آ کے وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی اس کا رخ اپنے اور پلو شے کے مشترکہ کمرے کی طرف تھا۔ ----- اندھیرا ہونے کی وجہ سے اسے ٹھیک سے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ ----- سنبصل کے چلتی اچانک وہ کسی سے زور سے ٹکرائی تھی۔ ----- وہ گرنے ہی والی تھی جب مقابل نے اسے اپنے بازوؤں کے حصار میں لے کے اسے گرنے سے بچانا چاہا۔ ----- جانی پہچانی پر فیوم کی خوشبو اس کے ناک سے ٹکرائی تھی۔ ----- وہ تو جیسے حواس باختہ ہو گئی اسے اپنے اتنے قریب محسوس کر کے "زمر دٹھیک ہے آپ؟" اس کے کان کے پاس سرگوشی ہوئی تھی۔ ----- اتنی دھیمی سرگوشی پہ زمر کو اپنی سانسیں اتھل پتھل ہوتی محسوس ہوئی تھی۔ ----- وہ ایک دم سیدھی ہو کے اس کے بازوؤں کے حصار سے نکلنا چاہا اور وہ اس کے بازوؤں کے حصار سے نکل چکی تھی اور اس سحر سے بھی۔ ----- دو قدم پیچھے ہٹ کے اس نے دیکھنے کی کوشش کی اور جلدی سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ ----- کمرے میں آ کے اس نے گہری سانسیں لیں۔ ----- وہ نرم سی سرگوشی ابھی بھی اسے اپنے کانوں میں گونجتی محسوس ہو رہی تھی۔ ----- اپنی سوچوں سے گھبرا کے وہ جلدی سے بیڈ پہ لیٹ کے آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی لیکن وہ دھیمسا سا الجھا اسے سونے نہیں دے رہا تھا۔ ----- وہ بھیجی سی خوشبو اسے اپنے آس پاس ہی محسوس ہو رہی تھی۔ ----- وہ دیر تک خود سے لڑتی رہی اور پھر یونہی وہ سو بھی گئی۔ -----

~~~~~

اسے جلدی ہاسپٹل پہنچتا تھا آج۔۔۔۔۔۔۔ تبھی وہ بھاگتی ہوئی کمرے سے نکلی اور نیچے جانے کا سوچتی ہوئی وہ جلدی جلدی میں قدم اٹھا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ سر نیچے کیے وہ بالوں کو باندھتی جا رہی تھی جب بری طرح ٹکرا گئی۔۔۔۔۔۔۔ اس کے سارے بال اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کے افراسیاب کے چوڑے سینے پہ بکھر گئے۔۔۔۔۔۔۔ زمر دبے ساختہ اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔ "بڑی جلدی ہے آپ کو" وہ سرخ ہوتی ہوئی کہہ رہی تھی

"آپ کو ہے شاید۔۔۔۔۔۔۔" وہ اسے جتنا بولا اور راستہ دیتا سائیڈ پہ ہو گیا تو وہ منہ بنا کے آگے بڑھ گئی سیرھیاں اتر کے وہ جیسے ہی ڈائینگ ہال میں جانے کے لئے آگے بڑھی جب زرین بیگم کی آواز نے اس کے قدم جیسے جکڑ لیے "نجیہ رمضان المبارک شروع ہونے والے ہیں۔۔۔۔۔۔۔ افراسیاب اور روشانی کی منگنی کا فکشن کر ہی دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔" زمر کا دل جیسے دھڑکنا بھول گیا ہو اس نے اچانک سے مڑ کے اپنے پیچھے کھڑے افراسیاب کو دیکھا۔۔۔۔۔۔۔ وہ بھی سن چکا تھا وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔ افراسیاب کو لگا جیسے زمر کے چہرے کا سارا خون نچوڑ دیا گیا ہو۔۔۔۔۔۔۔ زمر جلدی سے منہ موڑ گئی اور خود کو سنبھالنے لگی۔۔۔۔۔۔۔ اسے کچھ لمحے ہی لگے نارمل ہونے میں۔۔۔۔۔۔۔ وہ آگے بڑھی تو افراسیاب بھی اس کے پیچھے ہی آیا۔۔۔۔۔۔۔ سامنے بیٹھی پلو شے نے دونوں کو ساتھ اندر آتے دیکھا تو دل ہی دل میں ان کی نظر اتار کے وہ ان کے ساتھ ہو جانے کی دعا کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔ زمر دمسکرا کے ان کے پاس آئی "اسلام علیکم"

"وعلیکم السلام" افراسیاب بھی بیٹھ چکا تھا۔۔۔۔ اتفاق سے وہ زمر دے سامنے والی کرسی پہ بیٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ "اچھا ہے تم دونوں بھی آگئے۔۔۔۔ زمر دبچے تم بھی پلو شے کے ساتھ تیاری کر لو۔۔۔"

افراسیاب اور روشانے کی منگنی کے لئے "زرین بیگم اپنی لے میں بول رہی تھی جبکہ زمر دکارنگ ہی اڑچکا تھا۔۔۔۔۔۔ نجیبہ نے غور سے اسے دیکھا اسے لگا جیسے ابھی زمر دگر کے بے ہوش ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔ زمر نے ایک نظر افراسیاب پہ ڈالی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر زرین کو دیکھنے لگی "جی بے بے کیوں نہیں۔۔۔" وہ مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔ نجیبہ کو اس پہ ترس آیا تھا جبکہ پلو شے کو دکھ ہو رہا تھا اپنی جان سے پیاری سہیلی کو دیکھ کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "میں ہاسپٹل جا رہی" وہ اٹھنے

لگی

"بیٹا ناشتہ تو کر لو" نجمہ نہ کہا

"نہیں آنٹی وہیں کرلوں گی ابھی بھوک نہیں ہے" وہ بمشکل مسکرا نے کی کوشش کرتی بولی تھی

"رک بچے افراسیاب کے ساتھ جاؤ دونوں بہنیں" زرین بیگم اس کی دلی کیفیت سے بے خبر کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے افراسیاب کی طرف دیکھا جس کی نیلی آنکھیں اسی پہ تھی۔۔۔۔۔ وہ بنا کچھ کہے وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔۔ باہر آ کے کچھ قدم چل کے وہ گہری سانسیں لینے لگی۔۔۔۔۔ اسے لگا وہ اب سب کچھ ہار رہی ہے۔۔۔۔۔ سب کچھ۔۔۔۔۔ اس کی ٹانگوں میں سکت نہیں تھی چلنے کی۔۔۔۔۔ وہ وہیں رک گئی پلو شے بھاگتی ہوئی آئی تھی اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھا۔

زمزمر۔۔۔۔۔"اس نے ایک نظر پلو شے کو دیکھا اور کب کے رکے آنسو جاری ہو گئے"م۔۔ میں
۔۔۔۔۔میں ہار گئی پلو شے۔۔۔۔۔میں ہار گئی اپنا سب کچھ"پلو شے نے اسے گلے سے لگا لیا جبکہ وہ
رک رک کے رو رہی تھی۔۔۔۔۔"میں افراسیاب کو بھی ہار گئی۔۔۔۔۔میرا نصیب مر
گیا۔۔۔۔۔افراسیاب تھا ہی نہیں م۔۔۔۔۔میرے ن۔۔۔۔۔نصیب میں۔۔۔۔۔"وہ الگ ہو
کے پلو شے کو دیکھنے لگی"میں۔۔۔۔۔میں کیسے اف۔۔۔۔۔افراسیاب کو دیکھ پاؤں گی اس کے ساتھ
۔۔۔۔۔کیسے؟"وہ رو رہی تھی۔۔۔۔۔وہیں بیٹھ کے وہ رو رہی تھی زار و قطار۔۔۔۔۔پلو شے بھی
اس کے پاس بیٹھ گئی"ایسے مت کرو زمزمر۔۔۔۔۔میری بہن اٹھو"باہر نکلتا افراسیاب ان کو دیکھ چکا
تھا وہ ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا پایا۔۔۔۔۔وہ انجانے میں اس لڑکی کو دکھ دے رہا تھا
۔۔۔۔۔بنا کچھ کہے۔۔۔۔۔بنا ایک لفظ کے بھی وہ چپ چاپ خاموش لفظوں سے اسے دکھ دے گیا
تھا۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

وہ رو رہی تھی۔۔۔۔۔ بے آواز۔۔۔۔۔ فاطمہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے اپنا سیت تھی
 زمر دے۔۔۔۔۔

انسیت تھی۔۔۔۔۔ محبت تھی اسے زمر دے۔۔۔۔۔ وہ اسے یوں دکھ میں دیکھ کے کے خود بھی
دکھی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

تھی وہ ----- اس کا کوئی نہیں تھا وہ یتیم خانے سے یہاں لائی گئی تھی ----- زمر
نے آگے بڑھ کر اس کو گلے لگایا۔ ----- وہ کچھ نہیں بولی بس اسے گلے لگائے بیٹھی
رہی تھی -----

~~~~~

سب آج روشانی کے گھر گئے تھے منگنی کی تاریخ رکھنے اور وہ سب سے منہ چھپائے۔۔۔۔۔ سب  
سے دور یہاں لان کے ایک کونے میں بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔۔۔ جب پلو شے کافی کے دوگ لیے اس  
کے پاس بیٹھ گئی "یہ لو کافی" زمر نے اسے دیکھے بنا کہا "نہیں چاہئیے" پلو شے نے دونوں کپ نیچے  
رکھ دیے "تھوڑا سا چرس کی لادو یا کوئی ہیوی نشہ۔۔۔۔۔ جیسے پی کے میں سب درد بھول جاؤں  
۔۔۔۔۔" زمر دکھ رہی تھی  
"زمر۔۔۔۔۔" پلو شے نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا زمر نے اس کی طرف دیکھا اس کی  
آنکھوں میں نمی تھی۔۔۔۔۔

پلو شے اسے دیکھ کے دکھی ہو رہی تھی "ایسے نہیں بولو زمر۔۔۔۔۔"  
"مجھے درد ہو رہا ہے پلو شے" وہ روہانسی ہو کے بولی تھی۔۔۔۔۔ پھر اپنے آنسو صاف کرتی پوچھنے لگی "  
کب ہے منگنی؟"

"نیکسٹ منٹہ کی 10 تاریخ کو" پلو شے نے دھیمے لہجے میں کہا تو زمر دمسکرا پڑی "15 دن بعد" پلو شے اس کے چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ زمر دنے اسے دیکھا "قصور کسی کا نہیں میرا ہے بس۔۔۔۔۔ سب جانتے ہوئے بھی میں اس سے محبت کرنے لگ گئی" پھر اپنا سر پکڑ لیا "ہو گئی یاریہ اسٹوڈنسی محبت مجھے۔۔۔۔۔ افففففففف"

"افراسیاب بھائی کو بھی تو محبت ہے تم سے بس یہ خاندانی روایات....." پلو شے کہہ رہی تھی "تمہارا بھائی ڈرپوک ہے پلو شے۔۔۔۔۔ اس میں ہمت نہیں۔۔۔۔۔ کسی بھی بات کی نہیں ہمت اس میں۔۔۔۔۔ نہ اسے محبت کے اظہار کی ہمت ہے۔۔۔۔۔ نہ اسے محبت کرنے کی ہمت ہے نہ اسے اسٹیپ لینے کی ہمت ہے۔۔۔۔۔ وہ ڈرپوک ہے" زمر دکھ کے رو پڑی تھی۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں ہر اسٹیپ لینے کے لئے تیار ہوں۔۔۔۔۔ وہ مرد ہو کے ڈرتا ہے۔۔۔۔۔ اس نے گھٹنوں میں سر دے دیا پھر اچانک اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔ گہری سانسیں لینے لگی پلو شے بھی کھڑی ہو کے اسے پریشانی سے دیکھنے لگی "زمر۔۔۔۔۔" زمر دنے ایک بار اس کی طرف دیکھا اور اندر جانے کے لئے قدم آگے بڑھا دیے۔۔۔۔۔

آج وہ گاجر کا حلوہ بنا کے ہاسپٹل آئی تھی۔۔۔ جو وہ فاطمہ کے لئے لائی تھی کیونکہ اسے بارش میں گاجر کا حلوہ بہت پسند تھا۔۔۔ وہ فاطمہ کے کمرے کی طرف جا رہی تھی۔۔۔ قریب پہنچنے پہ اسے کچھ عجیب سا احساس ہوا۔۔۔ اس کے کمرے کے پاس بھیڑ تھی۔۔۔ وہ جلدی سے کمرے کے دروازے تک پہنچی

تھی اور فاطمہ کے مردہ وجود کو بیڈ پہ دیکھ کے اس کے ہاتھ کانپ گئے تھے اس کے ہاتھ سے حلوہ کی دُش نیچے گر کے چمنا چور ہو گئی تھی وہ ساکت آنکھوں سے فاطمہ کو دیکھ رہی تھی جو اس ظالم دنیا کو چھوڑ کے جا چکی تھی "زمر مجھے گاجر کا حلوہ بہت پسند ہے"

"ارررے میں بنا کے لاؤں گی کل تمہارے لئے"

"مجھے زندگی چاہیے زمر۔۔ آپ دعا کرے نا میں مرنا نہیں چاہتی میں جینا چاہتی ہوں" اس کے ٹانگیں کانپی تھی۔۔ سب کو اس کی حالت دیکھ کے دکھ ہو رہا تھا۔۔ سب جانتے تھے اسے فاطمہ بہت عزیز تھی۔۔

"یہ جھمکے مجھے بہت پسند ہیں زمر۔۔ اپ نے بہت پیار سے مجھے گفت کیا ہے ۔ میں اسے خود سے کبھی الگ نہیں کروں گی "زمر داس کی بات پہ ہنسی تھی ۔۔ افراسیاب دکھ سے اسے دیکھ رہا تھا وہ ایکدم سے لڑکھڑاتے قدموں سے وہاں سے منگی تھی ۔۔ اس کا دم گھٹ رہا تھا وہ بھاگ رہی تھی ۔۔

افراسیاب اس کے پیچھے نکلا تھا "زمر۔۔ زمر۔۔ وہ چلتی رہی ۔۔ بھاگتی رہی اسے لگا اس کی ٹانگوں میں جان نہیں رہی وہ ایکدم سے گرمی تھی ۔۔ افراسیاب اس تک پہنچنے کے پاس بیٹھ گیا "زمر۔۔۔۔۔

زمر "وہ ساکت نظروں سے اسے دیکھنے لگی ۔۔ ایکدم سے وہ رونے لگی چیخنے لگی "فاطمہ ۔۔۔" وہ

بلک بلک کے رو رہی تھی پاس سے گزرتا ہر کوئی اسے دکھ سے دیکھ رہا تھا ۔ "وہ تو زندہ تھی کل ہی تو ہم نے بارش میں ایک ساتھ بہت سی باتیں کی وہ کیسے مر گئی ۔۔ افراسیاب وہ نہیں مر سکتی " وہ

افراسیاب کی شرٹ پکڑ کے رو رہی تھی ۔۔ افراسیاب نے اسے خود سے لگایا اس کے پاس الفاظ





"کیا مطلب "پلو شے کی حیرت زدہ آواز پہ وہ مسکرا پڑا "مطلب زہ تما سرا اینا کو م " اسفندیار کے کہتے ہی پلو شے کو اپنا دل باہر نکلتا محسوس ہوا تھا وہ جلدی سے فون بند کر گئی اور دیر تک اسے سوچتی رہی ۔۔۔۔۔ اسے کے لبوں پہ مسکان تھی زمر د جو کب سے اس کی شرمیلی باتیں سن رہی تھی منہ پر سے تکیہ ہٹا کے اسے دیکھنے لگی "بول دیتی آئی لویو ٹو "پلو شے اسے گھورنے لگی " باتیں سننتی ہو چھپ چھپ کے "

"اویار۔۔۔۔ بنا اللہ حافظ کے فون بند کر دینے کا یہی مطلب ہوتا کہ اس نے آئی لویو ہی کہا ہوگا"

پلو شے مسکرا پڑی۔۔۔ "چپ رہو تم"

"چل ہوں میں۔۔۔۔۔ اب سونے دے مجھے تو۔۔۔۔۔ کب سے تیری جی۔۔۔۔۔ جی سن رہی "وہ منہ پہ دوبارہ تکیہ رکھ چکی تھی پلو شے نے دوسرا تکیہ اٹھا کے اسے مارا زمر دا سے گھورنے لگی "کیا ہے اب؟ سونے دے"

"سوجاؤ بد تمیز" وہ منہ بسور کے بولی تھی  
 "تھینک یو" دوبارہ سے منہ ڈھانپ کے وہ سوچکی تھی جبکہ پلو شے اسفندیاری کی باتوں کو یاد کر کے ایک بار پھر سے نخل ہو رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کس طرح سے وہ اپنی محبت جگلاتا تھا اور کس طرح سے پلو شے شرم سے پانی پانی ہوتی رہتی۔۔۔۔۔

~~~~~

زرین نے اسے نیوی بلیو کمر کا لہنگا دیا تھا۔۔۔۔۔ "بچے یہ تمہارے لئے ہیں۔۔۔۔۔ افراسیاب اور روشانی کی منگنی پہ پہننا" زمرد کے اندر طوفان برپا تھا لیکن منہ پہ مسکراہٹ سجائے وہ کہنے لگی "تھینک یو بے بے۔۔۔۔۔ بہت خوبصورت ہے یہ"

"افراسیاب کو بھی پسند آیا تھا یہ بہت" زرین اپنی دھن میں بول رہی تھی جبکہ زمرد چپ چاپ پیکٹ گود میں رکھے انہیں دیکھ رہی تھی 'نہ لیں امتحان میرا۔۔۔۔۔ نہ لیں بار بار اس دشمن جاں کا نام۔۔۔۔۔ درد ہوتا ہے مجھے' وہ دل میں سوچ رہی تھی بس۔۔۔۔۔ باہر سے وہ بالکل خاموش بیٹھی ان کی تیاریاں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ ان کی باتیں سن رہی تھی۔۔۔۔۔ کبھی افراسیاب پہ تبصرہ کرتیں یہ خواتین تو کبھی روشانی پہ۔۔۔۔۔ کبھی ان کی منگنی کبھی ان کی شادی۔۔۔۔۔ وہ کانوں پہ ہتھ رکھ کے وہاں سے بھاگ ہی جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ پلو شے نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے وہاں سے اٹھانے لگی۔۔۔۔۔ زمرد اسے دیکھتی ہوئی کسی بے جان وجود کی طرح وہاں سے اٹھ کے اس کے ساتھ سیڑھیاں چڑھتی کمرے میں آگئی۔۔۔۔۔ پلو شے نے اسے بیڈ پہ بٹھایا "زمرد میری جان ٹھیک ہو؟"

www.urdu novelsmania.com

"میں ٹھیک نہیں ہوں۔۔۔۔۔" زمرد نے نفی میں سر ہلایا "مجھے یہاں سے کہیں دور جانا ہے۔۔۔۔۔ مجھے کہیں اور لے چلو پلیز۔۔۔۔۔ میں کیسے۔۔۔۔۔ کیسے دیکھ پاؤں گی افراسیاب کو" وہ کھوئی کھوئی سی کہہ رہی تھی جبکہ پلو شے اسے تاسف سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ کیا کہتی اسے۔۔۔۔۔ کیسے سب ٹھیک کر دیتی وہ۔۔۔۔۔ کاش وہ ٹھیک ہی کر پاتی سب۔۔۔۔۔

اور آج وہ دن آہی گیا۔۔۔۔۔۔۔۔ جب اسے خود سے افراسیاب کو بہت دور ہوتے دیکھنا تھا
۔۔۔۔۔۔ وہ اپنا لہنگا پہنے آئینے کے سامنے بیٹھی خود کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ پارر ہی تھی شاید
۔۔۔۔۔۔ اس کا یقین چمنا چور ہو چکا تھا کہ ایک دن افراسیاب اسے اپنی محبت کا یقین دلانے گا لیکن
ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ کمرے میں آ کے پلو شے کی نظر اس پہ پڑی تو اس کے پاس آئی "
زمر۔۔۔ لیٹ ہو رہے ہم چلو"

"افراسیاب کہاں ہیں؟" وہ آئینے میں اپنا عکس دیکھتی پوچھ رہی تھی۔۔۔ پلو شے کی بات اس نے ان سنی کر دی تھی

"اپنے کمرے میں" پلو شے اسے دیکھتی بولی تو زمر دایک دم اپنی جگہ سے اٹھی اور کمرے سے نکل کے افراسیاب کے کمرے کی طرف جانے لگی پلو شے بھی گھبرائی ہوئی سی اس کے پیچھے تھی

..... زمر نے ڈھرام سے دروازہ کھولا تو افراسیاب جو شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھا اسے حیرت سے دیکھنے لگا۔ زمر داس کے قریب آئی اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگی۔ نیوی بلیو لہنگے میں۔ ہلکے میک اپ اور کھلے بالوں کے ساتھ وہ افراسیاب کے دل کو چھو رہی تھی

----- "کتنے بزدل ہونا تم" وہ اسے دھکا دیتی بولی تھی۔----- افراسیاب پیچھے ہوتا
حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا "ڈرپوک۔۔۔۔۔ ڈرتے ہو تم۔۔۔۔۔ مجھ سے محبت کرنے سے

"ڈرتے ہو۔۔۔۔۔ مجھے یہ بتانے سے ڈرتے ہو کہ تمہیں مجھ سے محبت ہے۔۔۔۔۔"

فراسیاب نظریں چرانے لگا جبکہ زمر داپنی شہادت کی انگلی اس کے سینے پہ مارتی کہہ رہی تھی "

افراسیاب تم ڈرپوک ہو۔۔۔۔۔

[illegible]

وہ جیسے ہی گزر رہی تھی آگے جانے کے لئے کہ اچانک کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے کھینچ کے اپنے قریب کیا اور قدرے تاریک جگہ پہ ہو گیا جہاں کسی کو نظر نہیں آ سکتے تھے وہ دونوں

----- پلو شے اس کے سینے سے لگ گئی تھی وہ چیخا چاہ رہی تھی جب اسفندیار نے اس کے

منہ پہ اپنا ہاتھ رکھا "ہششششش اس می" پلو شے اسے شاکی نظروں سے دیکھنے لگی۔ اس کا دل ابھی تک تیزی سے دھڑک رہا تھا اسفندیار اپنا ہاتھ اس کے منہ سے ہٹا چکا تھا "یہ کون سا طریقہ ہے"

"منکوحہ ہو میری۔۔۔۔۔ نکاح ہوا ہے ہمارا۔۔۔۔۔ یہیں طریقے آزمائوں گا تم پہ" وہ مسکرا رہا تھا

"منکوحہ ہوں بیوی نہیں" وہ منہ بنا کے بولی

"کیا خیال کروادوں رخصتی ابھی ہی؟" وہ شرارت سے بولا تھا پلو شے گھبرا کے اسے دیکھنے لگی "ارررے مذاق کر رہا" وہ ہسنے لگا۔۔۔۔۔ "اچھا سنو" وہ اسے دیکھنے لگی تو اسفندیار نے اس کی پیشانی پہ اپنے لب رکھ دیے۔۔۔۔۔ پلو شے کے چہرے پہ حیا کے رنگ پھیل گئے۔۔۔۔۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔ اسفندیار اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا "بہت حسین لگ رہی ہو۔۔۔۔۔" وہ پلکیں جھکا کے مسکرا پڑی۔۔۔۔۔ پھر اپنا ہاتھ چھڑا کے وہاں سے منکل آئی تو اسفندیار بھی مسکرا پڑا۔۔۔۔۔

زمر دایک گوشے میں کھڑی تھی اور اسٹیج پہ اس کی نظریں لگی تھی جہاں سب موجود تھے۔۔۔۔۔ دونوں خاندانوں کے افراد۔۔۔۔۔ سب کے چہروں پہ خوشی تھی۔۔۔۔۔ مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔ سب پر سے ہوتے اس کی نظر روشانے پہ گئی۔۔۔۔۔ پیازی لینگے میں اس کا رنگ دھمک رہا تھا۔۔۔۔۔ "کتنی لکی ہو روشانے تم" اداس مسکراہٹ اس کے لبوں پہ ٹھہر گئی تھی اور پھر اس کی نظر اس دشمن جاں پہ رکی اور جیسے ٹھہر ہی گئی۔۔۔۔۔ وہ اتنا ہینڈ سم لگ رہا تھا کہ اسے اپنی

آنکھوں میں چھبیں سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔وی نظریں ہٹانا چاہ رہی تھی لیکن وہ ہٹا نہیں پا رہی تھی۔۔۔۔۔جیسے اس کے ارد گرد ساری دنیا رک گئی ہو۔۔۔۔۔

وہ لب بھینچنے بیٹھا ہوا تھا اسے احساس ہوا کہ افراسیاب کی نظر میں ادھر ادھر کسی کو ڈھونڈ رہی ہے۔۔۔

اسے اپنی سانسیں رکتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔"کاش۔۔۔۔۔کاش افراسیاب ایک بار۔۔۔۔۔

ایک بار کے لئے منع کر دو۔۔۔۔۔کہہ دو نہیں کرنی میں نے یہ منگنی۔۔۔۔۔آئی سویر میں پوری دنیا کے اگنیست کھڑی ہو جاؤں گی تمہارے ساتھ "لیکن اس کی آنکھوں کے سامنے ہی ان کی منگنی بھی ہو گئی اور ایک بار پھر اس کی خواہش دم توڑ گئی۔۔۔۔۔وہ چپ رہی بلکل خاموش۔۔۔۔۔

جب اچانک ایک آواز پہ مڑی تھی "بھاڑ میں جائے یہ بچپن کے رشتے "زمر دا سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔وہ غصے سے سامنے اسٹیج پر بیٹھے ان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔اس کی نظر اس لڑکے کے ہاتھ پہ پڑی جو خون آلود تھا "آپ کے ہاتھ پہ خون ہیں "وہ گھبرا کے کہہ رہی تھی اس نوجوان نے ایک نظر اسے دیکھا پھر سر جھٹکا "ادھر دل کا خون ہو رہا ہے آپ کو ہاتھ کی پڑی ہے "روشانے وجہ ہے؟" وہ پوچھ رہی تھی تو وہ اثبات میں سر بلانے لگا "گز ن ہے روشانی میری۔۔۔۔۔پسند کرتے ہیں ہم دونوں ایک دوسرے کو لیکن یہ خاندانی روایات نے ہمیں کہیں کانہیں چھوڑا۔۔۔۔۔لے کے باندھ دیا اس کے گھر والوں نے اسے افراسیاب کے ساتھ۔۔۔۔۔میں نے منتیں کی۔۔۔۔۔سب کیا کہ ان کو راضی کر سکوں لیکن نہیں۔۔۔۔۔سونپ دیا میری روشانی کو اسے "وہ تاسف سے کہہ رہا تھا پھر ایک دم رک کے اسے دیکھنے لگا "آپ کون ہے؟"

"میں۔۔۔۔۔میں پلو شے کی دوست ہوں "وہ بتانے لگی

"ہمسسم" وہ پھر سے سامنے دیکھنے لگا لیکن اگلے لمحے سر جھٹک کے وہاں سے باہر نکل گیا

----- وہ بھی سر جھٹک کے باہر نکل گئی اور آگے لان میں جا کے ایک بچہ پیٹھ گئی

----- جب ڈاکٹر سعد جو مردان خانے سے نکل کے ادھر آیا تھا اس کی نظر زمر پر پڑی کچھ دیر

رک کے اس کے سب سے پہلے کو دیکھتا رہا پھر وہیں آ کے بیٹھ گیا "کیا کر رہی یہاں آپ ڈاکٹر زمر؟"

وہ چونک کے سعد کو دیکھنے لگی ----- "بور ہو رہی تھی اندر تو یہاں آ گئی میں" وہ پھر سے سامنے

پھولوں کو دیکھنے لگی جبکہ سعد اسے گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا ----- "بہت خوبصورت لگ رہی

ہے آپ" اس کی گھمبیر آواز پر زمر دچونکی تھی پھر مسکرا کے اسے دیکھا "تھینک یو"

"واک پہ چلیں کچھ دور؟" وہ پوچھ رہا تھا تو زمر بھی کھڑی ہو گئی "چلیں" زمر د آگے بڑھی تو سعد بھی اس

کے ساتھ قدم ملا کے چلنے لگا ----- وہ لوگ ہال کے احاطے سے دور نکل آئے تھے اور آہستہ

روی سے روڈ سائیڈ پہ چل رہے تھے ----- "آئی کب آ رہی ہے اسلام آباد سے؟" چلتے

چلتے اس نے پوچھا تھا

"نو آئیڈیا ----- ان کا کام ختم نہیں ہوا ابھی تو -----" زمر د کے بتانے پہ سعد نے سر ہلایا

~~~~~

صبح سے وہ سو رہی تھی۔۔۔۔۔ پلو شے اسے کئی بار اٹھانے آئی تھی لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ "زمر اٹھ۔۔۔۔۔ نشہ کر کے تو نہیں سوئی" زمر داڑھے کے پیٹھ گئی اور خونخوار نظروں سے اسے گھورنے لگی "کیا مسلمہ ہے تجھے؟"

[illegible]

"کل رات مجھے ڈاکٹر سعد نے پروپوز کیا ہے" وہ اچانک سے بولی تھی۔۔۔۔۔ پلو شے آنکھیں  
پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی "تم نے کیا جواب دیا؟"  
"میں چپ رہی۔۔۔۔۔ بس وہی بول رہا تھا" وہ اپنے بال سمیٹتی بولی تھی "کہہ رہا تھا کہ مما اسلام  
آباد سے آجائے تو وہ بات کرنے آئے گئیں اپنی فیملی کے ساتھ"  
"تم پھر بھی چپ رہی" وہ حیران تھی تو زمر نے اثبات میں سر ہلایا  
"کچھ تو بولتی"

"کیا بولتی؟ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کچھ" وہ تذبذب میں تھی  
 "پھر سے جواب مانگے تو؟" پلو شے پوچھ رہی تھی  
 "تو؟" وہ بھی اسے دیکھنے لگی "کہہ دوں گی پتہ نہیں"

پلو شے اسے دیکھ کے رہ گئی "پاگل تو نہیں ہو گئی تم؟"

[illegible][illegible]

~~~~~

باب سحری کے بعد وہ باہر لان میں آئی تھی۔۔۔۔۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اس کے چہرے کو پھو کے اسے طمانیت بخش رہے تھے۔۔۔۔۔ "ڈاکٹر سعد نے آپ کو پروپوز کیا ہے؟"

[illegible]

مسکراہٹ تھی زمر اسے دیکھنے لگی "کیا مطلب؟"

"مطلب صاف ظاہر ہے ابھی کل ہی تو مجھ سے محبت کے دعوے تھے اتنی جلدی کوئی اور بھی آگیا"
وہ طنز کر رہا تھا زمرہ کو آگ ہی لگ گئی۔۔۔۔۔ کس لمحے میں بات کر رہا تھا وہ اس سے۔۔۔۔۔

"مانڈیور لینکویج" وہ اسے تنبیہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔

"الگ سمجھا تھا تمہیں۔۔۔۔۔ لیکن تم جیسی۔۔۔۔۔" افراسیاب اس پہ سپاٹ نظریں جمائے کہہ رہا تھا۔

"کیا مطلب تم جیسی ۹۹۹۹۹۹ "وہ پھر ہی تھی اس کی بات کاٹ کے وہ تیز لہجے میں بولی - "شرم آ رہی ہے کہ تم جیسے انسان کو اپنی محبت کے قابل سمجھا تھا"

"میں نے کہا تھا محبت کرنے کو ۹۹۹ میں نے کبھی کوئی دعویٰ کیا تم سے ۹۹۹۹ کبھی کہا محبت کرتا ہوں تم سے ۔۔۔۔ ۹۹۹۹۹ کبھی جتلیا یا وہ تو تم ۔۔۔۔" افراسیاب اپنی فرسٹریشن جیسے اس پہ نکال رہا

"سٹاپ "زمرد نے اسے تھپڑ ہی مار دیا تھا "تم ہوتے کون ہو مجھے کچھ بھی کہنے والے "اس کی آواز کانپ رہی تھی افراسیاب اپنے منہ پہ ہاتھ رکھے اسے سخت نظروں سے گھور رہا تھا اور زمرد تو شروع ہو گئی تھی "شیم آن یو ڈاکٹر افراسیاب ----- تف ہے تم پہ اور تمہاری سوچ پہ ----- ہاں مجھ جیسی لڑکیاں ہوتی ہی بدکردار ہیں ----- میں بدکردار ہوں تمہاری نظر سے تو ہاں ہوں

----- کچھ دیر کے لئے لگا تھا کہ بدل گئے ہو۔۔۔۔۔۔ سمجھنے لگے ہو مجھے

----- لیکن افسوس ہو رہا مجھے اپنی سوچ پہ کہ تم کچھ بھی نہیں۔ تھے۔۔۔۔۔۔ تم ایک

----- چھوٹی ذہنیت کے چھوٹے انسان ہو۔۔۔۔۔۔ ڈرو اللہ کی ذات سے۔۔۔۔۔۔

----- میں نے کہا تھا کہ محبت کرتی ہوں تم سے لیکن آج افسوس ہو رہا مجھے اپنے فیملنگز پہ۔۔۔۔۔۔ تف

----- ہے میری اس محبت پہ۔۔۔۔۔۔ لعنت بھیجتی ہوں اپنی اس سوکالڈ محبت پہ۔۔۔۔۔۔ نیکیسٹ

----- میرے سامنے آنے سے بھی پہلے دس بار سوچ لینا "وہ جانے کے لئے مڑی پھر رک کے اس کی

----- آنکھوں میں دیکھنے لگی "اور ہاں تمہاری آنکھوں کے سامنے میری سعد سے

----- منگنی بھی ہوگی اور نکاح بھی۔۔۔۔۔۔ ویٹ اینڈ وایج "وہ کہہ کے تیز قدم اٹھاتی اندر کی طرف بڑھ

----- گئی اور افراسیاب وہیں کھڑا اپنے لب بھیجتا رہا۔۔۔۔۔۔

~~~~~

"زمر ہم سے پہلے ہی آگئی ہاسپٹل۔۔۔۔۔۔" پلو شے اسے ڈھونڈتی یہاں آئی تھی اور اب اس کے پاس

بیٹھی کہہ رہی تھی۔۔۔۔۔۔ زمر نے اسے دیکھا پھر سر جھکا کے اپنا موبائل دیکھنے لگی "۔۔۔۔۔۔

ہاں

"زمر کچھ ہوا ہے؟" وہ چپ رہی۔۔۔۔۔۔ "زمر کیا ہوا ہے" پلو شے نے اونچی آواز میں پوچھا تو زمر نے

آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھا "سب ختم کر دیا افراسیاب نے سب۔۔۔۔۔۔ محبت۔۔۔۔۔۔

احترام سب "وہ روتے ہوئے بولی تھی

"ک۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔ کیا کہا بھائی نے تمہیں؟" پلوشتے پوچھنے لگی وہ گھبراہی گئی تھی زمرہ کی حالت دیکھ کے۔۔۔۔۔ وہ ہچکیاں لے کے رو رہی تھی "میرے کردار پہ انگلی اٹھائی آج اس نے "پلوشتے حیرت سے اسے دیکھنے لگی "بھائی نے؟" وہ آنسو صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔ "تم اس سے کوئی بات نہیں کرو گی۔۔۔۔۔ بس اتنا کافی ہے اب میرا اس سے کبھی سامنا ہو۔۔۔۔۔ اسی لئے میں آغا جان سے بات کرنے جا رہی کہ میں اب ٹیم ورک نہیں کروں گی افراسیاب کے ساتھ"

"آغا جان ریزن پوچھے گئیں "پلوشتے نے خدشے کا اظہار کیا

"بول دوں گی کچھ لیکن افراسیاب کے ساتھ مل کے اب کوئی کام نہیں کروں گی۔۔۔۔۔"

وہ اپنے بالوں میں انگلیاں چلاتے بولی۔۔۔۔۔ پلوشتے اسے دیکھنے لگی اس کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔۔۔۔۔ اس نے کبھی ایسے نہیں دیکھا تھا زمرہ کو اور اب اسے یوں اداس دیکھ کے وہ بھی اداس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اس کا بھائی کیسے زمرہ کا دل توڑ سکتا ہے

۔۔۔۔۔ "زمرہ شاید بھائی اپنا غصہ نکالنا چاہ رہا ہو بس"

"کیسا غصہ؟ منگنی اس کی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ دل میرا ٹوٹا ہے۔۔۔۔۔ دکھ مجھے ہوا ہے تو اسے کس بات کا غصہ ہے" وہ تیز لہجے میں بولی تھی تو پلوشتے چپ ہی ہو گئی۔۔۔۔۔ وہ کیا بولتی۔۔۔۔۔ بولنے کو کچھ تھا ہی کب!!!!

~~~~~

اس نے ڈاکٹر عارف سے بات کی تو وہ حیران رہ گئے "کیوں بچے؟ افراسیاب نے کچھ کہا ہے آپ کو؟" وہ پریشان ہی ہو گئے تھے

"نہیں آغا جان بس میں نہیں۔ چاہتی ان کے ساتھ کام کرنا پلیز۔۔۔۔ آپ چیخ کر دیں "وہ منت سے بولی تھی تو ڈاکٹر عارف اس کا چہرہ غور سے دیکھنے لگے۔۔۔۔۔"ڈاکٹر سعد کے ساتھ کرے گی کام؟" اس کا دل تھا کہ اس کے لئے بھی نا کر دے لیکن پھر کچھ سوچ کے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔"

چلیں ٹھیک بچے۔۔۔۔ جیسے آپ خوش رہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں ٹیم ورک چیخ کر دیتا ہوں " وہ مسکرا کے بولے تھے

"تھینک یو سوچ آغا جان" وہ یہ کہہ کے اپنی جگہ سے اٹھی اور باہر نکل گئی اسے جتنا یہ کام مشکل لگا تھا اتنی ہی آسانی سے حل ہو گیا۔۔۔۔۔

"یہ کیا بچگانہ حرکت کی ہے آپ نے ڈاکٹر زمر؟" افراسیاب غصے سے فائل اس کی ٹیبل پہ پٹختا بولا۔۔۔۔۔

زمرہ دسراٹھا کے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھنے لگی "پرنسپل میٹرز کو آپ آفیشل میٹرز سے کیوں ملا رہی ہے؟" وہ کافی غصے میں تھا اسے معلوم ہو چکا تھا شاید کہ وہ ڈاکٹر سعد کے ساتھ کام کرے گی اب

"کون سے پرسنل اور آفیشل میٹرز ڈاکٹر افراسیاب ۔۔۔ میں آپ کے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتی سہیل
"وہ کرسی سے ٹیک لگا کے آرام سے بولی تھی اور افراسیاب کو جیسے آگ لگ گئی تھی اس نے اپنی
مٹھیاں بھیجن لیں اور غصے سے ٹیبل پہ اپنا مکہ مارا "ڈاکٹر زمر د آپ میرے صبر کا امتحان لے رہی ہے"

[illegible]

"عید کے پانچویں دن شادی ہے افراسیاب کی اور تیاری بالکل بھی نہیں۔ ہے "زرین پریشانی سے کہہ رہی تھی جبکہ نجیبہ مسکرا نے لگی "آپ پریشان نہ ہواں جی۔۔۔۔۔ سب تیاریاں ہو رہی ہے"

"کیسے نہ ہوں۔۔۔۔۔ میرے پیارے پوتے کی شادی ہے۔۔۔۔۔" وہ ابھی تک پریشان تھی نجیبہ ہنسنے لگی "ماں جی معلوم ہے مجھے کہ آپ کو افراسیاب بہت پیارا ہے" بتول ان کے پاس آئی "افطاری کے لئے کیا بناؤں آج؟" نجیبہ اور زرین اسے دیکھنے لگی پھر نجیبہ نے اپنا رخ زرین کی طرف کیا "بتائیے ماں جی۔۔۔ کیا بنایا جائے؟"

[illegible]

روز افزا سیاب کی شادی کا سن سن کے زمر د کے کان پک گئے تھے اور وہ جلد سے جلد یہاں سے جانا چاہتی تھی تبھی اس نے نامہ کو فون کر کے جلدی آنے کا کہا تھا۔۔۔۔۔ اس کی روہانسی آواز سن کے نامہ پریشان ہی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ "زمر۔۔۔ میری بچی ٹھیک تو ہو؟"

"جی ماما۔۔۔" وہ اپنے آنسو پیتی بولی تھی جبکہ نامہ کو پھر بھی چین نہیں آ رہا تھا "ماما کو نہیں بتاؤ گی؟"

"ماما افزا سیاب کی شادی ہو رہی ہے" اس نے روتے ہوئے بتایا۔۔۔ نامہ کو افسوس تو ہوا کیونکہ وہ اپنی بیٹی کے دل کا حال جانتی تھی۔۔۔۔۔ "بیٹا یہ سب تو نصیب کی باتیں ہوتی ہے۔۔۔۔۔ اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے تم دل چھوٹا مت کرو" نامہ اسے سمجھانے لگی

"ہمممم" وہ بس یہی کہہ پائی

"میں جلدی آرہی عید سے بھی پہلے۔۔۔۔۔ یوجسٹ ٹیک کئیر آف یور سیلف۔۔۔" نامہ نے اسے پیار بھرے انداز میں کہا

"یوٹو ماما" اس نے بھی فون بند کر دیا۔۔۔۔۔ اور اپنا چہرہ صاف کر کے خود کو ہشاش بشاش کرنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔ اسے خود کو یوں ایکسپوز نہیں کرنا تھا سب کے سامنے

~~~~~

~~~~~

وہ ٹیبل پہ سر رکھے کب سے سو رہی تھی جب ڈاکٹر سعد کی آواز پہ اس نے سر اٹھا کے اپنی نیم وا آنکھوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ ڈاکٹر سعد نے اس کا یہ روپ دلچسپی سے دیکھا۔۔۔۔۔ "اوہ آپ ڈاکٹر سعد۔۔۔۔۔"

"جی میں۔۔۔۔۔ نیند پوری نہیں ہوئی تو آج ریسٹ کر لیتی آپ گھر پہ ہی "ڈاکٹر سعد مسکراتے ہوئے کہتا ساتھ والی سیٹ پہ بیٹھ گیا وہ اپنے بکھرے بال دوبارہ سے سمیٹ کے باندھنے لگی تھی۔۔۔۔۔ سعد اس کا گہری نظروں سے جائزہ لے رہا تھا۔۔۔۔۔ "نہیں بس ایسے ہی آنکھ لگ گئی ایم فائن"

"ہمسیم سو کیسا جا رہا رمضان آپ کا؟" سعد اسے دلچسپی سے دیکھتا پوچھ رہا تھا "نارمل۔۔۔۔۔" وہ مسکرا کے اپنا موبائل دیکھنے لگی

"آئی نٹی نہیں آئی اسلام آباد سے؟" سعد کے پوچھنے پہ زمر نے اپنی نیند سے بھرپور آنکھوں سے اسے دیکھا "عید تک آجائیے گی"

سعد کو ان آنکھوں میں اپنا دل ڈوبتا محسوس ہوا تھا۔۔۔۔۔

"آپ نے میرے پروپوزل کا جواب نہیں دیا پھر؟" زمر نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔۔۔ پھر نظریں جھکا گئی۔۔۔۔۔ "میں۔۔۔۔۔"

"افراسیاب نے جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھولا سامنے ان دونوں کو نزدیک بیٹھا دیکھ کے اس کا خون ہی کھول اٹھا۔۔۔۔۔ زمر کی نظر بھی اس پہ پڑ چکی تھی۔۔۔۔۔ اس کی نیلی آنکھوں کا غصہ وہ بہ خوبی دیکھ سکتی تھی۔۔۔۔۔ "ارے ڈاکٹر افراسیاب" سعد خوشدلی سے کہتا

اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔ ۔۔۔۔۔ افراسیاب اسے دیکھنے لگا "پلو شے کو دیکھنے آیا تھا میں" وہ کہہ کے ایک نظر زرد پہ ڈال کے کمرے سے نکل گیا۔ ۔۔۔۔۔ سعد وہیں بیٹھ گیا "ڈاکٹر افراسیاب کی سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔۔ غصہ تو ان کی ناک پر ٹھہرا ہوتا ہے۔۔۔۔۔"

"ہتھیسمم" وہ دروازے کو دیکھ رہی تھی جہاں سے غصے میں افراسیاب باہر نکل کے گیا تھا

۔۔۔۔۔۔۔ افراسیاب سے جب بھی سامنا ہوا تو دونوں کا جھگڑا ہی ہوا لیکن پھر بھی افراسیاب کو دیکھ کے اس کو عجیب احساسات گھیر لیتا۔۔۔۔۔۔۔

~~~~~

[illegible]



[illegible]

~~~~~

[illegible]

- "نہیں" وہ آرام سے بول کے سینے پہ ہاتھ باندھے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ افراسیاب نے اپنے لب بھیج لیے۔۔۔۔۔

"مما کے آتے ہی ہماری منگنی بھی ہو جائے گی۔۔۔۔۔ ہماری منگنی پہ ضرور آنا" افراسیاب نے طیش کے عالم میں اسے دیوار سے لگا دیا۔۔۔۔۔ اور اس کی آنکھوں میں دیکھنے لگا "میں تمہیں کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ سکتا سمجھ نہیں آتی تمہیں۔"

"نہیں۔۔۔ کیونکہ میں بدکردار ہوں" وہ اسی کے انداز میں دانت پیستے بولی تھی
 "میں نے تمہیں بدکردار نہیں کہا زمرہ" اس نے مضبوط لہجے میں کہا۔۔۔

"مطلب تو یہی تھا....." وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کے بولی تھی "تمہاری تو شادی ہو رہی ہے
روشانے سے تو تمہیں مجھ سے کیا مسئلہ ؟؟؟؟؟؟" افراسیاب خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا "پیچھے ہٹو
راستہ دو مجھے۔۔۔۔" وہ اسے پیچھے دھکیلتے بولی لیکن وہ اپنی جگہ سے نہیں ہلا "نہیں۔۔۔۔۔ یہیں رہو
"۔۔۔۔۔"

"کیوں؟؟؟ محبت کرنے لگے ہو مجھ سے؟؟؟ اوہ آپ کو تو مجھ سے محبت کبھی ہوئی ہی کب
----- تو کیا مسئلہ ہے میں جس سے شادی کروں "وہ زور سے چلائی تھی -----" مسئلہ ہے
تو ہے ----- تمہیں۔ نہیں دیکھ سکتا کسی اور کے ساتھ "

"کیوں؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی پوچھ رہی تھی

"محبت کرتا ہوں تم سے زمر۔۔۔۔۔ ہمیشہ سے کرتا آیا ہوں۔۔۔۔۔ میں کیسے تمہیں کسی اور کو سو نپ دوں" اس کے اظہار یہ پہلے زمر دحیران ہوئی پھر تیز لہجے میں اسے کہنے لگی "خود جو"

سونپ رہے خود کو کسی اور کے حوالے کر رہے خود کو۔۔۔۔۔ تم تو اتنے بزدل ہو اسٹینڈ لینا تک نہیں آتا تمہیں اور بات کرتے ہو محبت کی "وہ اسے دھکا دیتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔" میں بزدل نہیں ہوں زمر۔۔۔۔۔ مجھے محبت کرنا بھی آتا ہے اور اسٹینڈ لینا بھی

میں چپ اس لئے تھا کہ شاید اس طرح سے میں تمہیں بھولنے
میں کامیاب ہو پاؤں۔۔۔۔۔ مجھے ہمیشہ یہی لگا کہ یہ فیلنگز سب یکطرفہ ہے۔۔۔۔۔"

وہ بتا رہا تھا

"یکطرفہ؟؟؟؟؟ ہمارے ہیں جناب کے واہ" وہ منہ بنا کے بولی

"میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں زمرہ" افراسیاب نے اچانک اسے کہا وہ پہلے ہونق بنی اسے دیکھتی رہی پھر ہنس پڑی "کل پرسوں تمہارا نکاح ہے روشا نے سے اور یہاں تم مجھ سے محبت اور شادی کے دعوے کر رہے۔۔۔۔۔ ہنسی آرہی مجھے تو۔۔۔۔۔"

"زمرہ میں تم سے شادی کر رہا۔۔۔۔۔ کیا تم نہیں چاہتی؟" دل تو چاہا بول دے ہاں کرنا چاہتی ہوں شادی لیکن اسے معلوم تھا یہ اس کا وقتی فیصلہ ہے۔۔۔۔۔ "نہیں" وہ نہیں کہہ کے منہ موڑ گئی جب افراسیاب نے اس کی کلائی پکڑی اور اسے اپنے ساتھ لے کے کمرے سے نکل کے سیڑھیاں اترنے لگا "افراسیاب چھوڑو مجھے۔۔۔۔۔" لیکن افراسیاب لب بھینچے اسے ساتھ لے کے چل رہا تھا ڈیوینگ ہال میں سب موجود تھے ان کے یوں اچانک آنے پہ سب انہیں دیکھنے لگے "میں زمرہ سے شادی کر رہا ہوں" وہ سب پہ ایک نظر ڈال کے بولا تھا اور سب کی آنکھوں میں حیرت دیکھ کے زمرہ

اپنا ہاتھ چھڑانے لگی افراسیاب کے ہاتھ سے لیکن اس کی گرفت اور بھی مضبوط ہو چکی تھی اس کی نازک سی کلائی پر۔۔۔۔۔

سب حیرت زدہ تھے کہ یہ کیا فیصلہ سنا رہا افراسیاب سب کو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ خود زمر دجی پھٹی آنکھوں سے افراسیاب کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ زرین اپنی جگہ سے کھڑی ہوئیں " یہ کیا کہہ رہے ہو افراسیاب؟ روشا نے تمہارے نام سے منسوب ہے شاید بھول رہے تم یہ بات زمر نے سر جھکا لیا تھا۔۔۔۔۔ اس کا ہاتھ ابھی تک افراسیاب کے ہاتھ میں تھا " بے بے مجھ سے پوچھے بنا اسے منسوب کیا گیا تھا مجھ سے۔۔۔۔۔ میں اسے نہیں جانتا۔۔۔ وہ صرف میری کزن ہے۔۔۔۔۔ میں زمر کو جانتا ہوں اور دل و جان سے چاہتا ہوں زمر کو اور شادی کا وعدہ کر چکا ہوں " وہ مضبوط لمبے میں بولا تھا۔۔۔۔۔ " بکو اس بند کرو افراسیاب " زرین چلائی تھی۔۔۔۔۔ زمر دگمبر اکے انھیں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ آج سے پہلے اس نے زرین کو کبھی اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔ نجیبہ پریشان سی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔ " افراسیاب بچے۔۔۔۔۔ روشا نے کا کیا ہو گا ہم انھیں کیا جواب دے گیں؟ اور پلو شے کا کیا ہو گا بچے " افراسیاب نے اپنے لب بھیجنے لیے " ممان سے معذرت کر لیں اور جہاں تک پلو شے کی بات ہے اسفندیار ایک سلجھا ہوا انسان ہے۔۔۔۔۔ وہ کوئی بھی غلط ڈیسیشن نہیں لے گا پلو شے کے لئے۔۔۔۔۔ " ان سب میں عارف خان خاموش تھے۔۔۔۔۔ " تم ہی کچھ بولو عارف۔۔۔۔۔ یہ ٹھیک نہیں ہے " زرین نے عارف خان سے تیز لمبے میں کہا تھا

----- عارف خان سب کو دیکھنے لگے پھر اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے۔-----
 "آغا جان پلیز۔۔۔ میں چپ رہا۔۔۔ خاموش رہا کیونکہ مجھے لگا تھا میں صحیح کر رہا لیکن میں صحیح نہیں تھا
 ----- میں زمرہ کو چاہتا ہوں اور شادی کر رہا ہوں۔-----"

"تو دوسری شادی کر لو اس سے" زرین جو کبھی زمرہ کو غلط بولنے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی آج اسے حقارت سے دیکھ رہی تھی۔ "زمرہ تم سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔۔۔ میرے ہی گھر آ کے میرے ہی پوتے پہ دورے ڈالو گی" اب کی بار انھوں نے زمرہ سے کہا اور زمرہ کا دل جیسے ڈوب گیا۔۔۔۔۔ وہ بے یقینی سے زمرہ کو دیکھنے لگی یہ وہ کیا کہہ رہی تھی اتنے سخت الفاظ۔۔۔۔۔ اس نے اپنا ہاتھ افراسیاب کے ہاتھ سے پھڑپایا اور وہاں سے باہر نکل آئی۔۔۔۔۔ پلو شے بھی اس کے پیچھے گئی تھی جبکہ افراسیاب وہاں کھڑا اب اپنا مقدمہ لڑ رہا تھا۔۔۔۔۔ اور اسے لڑنا ہی تھا اپنے لئے اور زمرہ کے لئے۔۔۔۔۔ وہ اب ایک قدم بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

A horizontal row of 15 identical triangles, each pointing to the right. They are arranged in a single line with small gaps between them.

[illegible]

"ایم سوری پلوشتے میں ایسا نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔ میری وجہ سے تمہارا رشتہ اسفندیار سے خراب

ہو میں یہ کبھی نہیں چاہوں گی۔۔۔۔۔" وہ روتے ہوئے بولی تھی

"ہششششش کچھ نہیں ہو گا مجھے۔۔۔۔۔ میں تو حیران اس بات پہ ہوں کہ بھائی نے اتنا بڑا اسٹیپ

لے کے سب کو حیران کر دیا۔۔۔۔۔" وہ خوشی سے بول رہی تھی۔۔۔۔۔ زمر د بھی

روتے روتے مسکرا پڑی لیکن زرین کی بات یاد کر کے وہ ایک بار پھر سے روہانسی ہوئی تھی۔

۔۔۔۔۔" کچھ مت سوچو زمر۔۔۔۔۔ صرف اپنا اور بھائی کا سوچو بس۔۔۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے

گا انشا اللہ۔۔۔۔۔" وہ چپ رہی جب دروازے پہ دستک ہوئی۔۔۔۔۔ اور افراسیاب اندر آیا پلوشتے

اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔ اور باہر کی طرف کھسک گئی جبکہ زمر د افراسیاب کو دیکھ کے

آنسو صاف کرتی سر جھکا گئی۔۔۔۔۔ افراسیاب اس کے پاس بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ تو

زمر د تھوڑا سا سمٹ سی گئی۔۔۔۔۔" کھا نہیں رہا آپ کو میں" افراسیاب کے کہنے پہ وہ اسے

شکی نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔" بے بے کی باتوں کے لئے ایم سوری" وہ چپ

رہی تو افراسیاب اسے غور سے دیکھنے لگا "شادی کریں گی آپ مجھ سے زمر د؟" زمر د حیرت سے

اسے دیکھنے لگی تو وہ زیر لب مسکرایا "پروپوز کر رہا ہوں آپ کو۔۔۔۔۔" وہ چپ رہی

"میں سب کے اگنیسٹ جانے کے لئے تیار ہوں زمر د۔۔۔۔۔ اگر آپ کو یہاں کسی نے

ایکسیٹ بھی نہیں کیا تو میں آپ کو یہاں سے لے کے چلا جاؤں گا۔۔۔۔۔ بٹ میں اپنے فیصلے

سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹوں گا۔۔۔۔۔ آئی پرامس یو زمر د"

"اگر مکر گئے افراسیاب آگے جا

کے تو؟" وہ اسے دیکھتی بولی

"نہیں مکر رہا" وہ مسکراتا بولا

"میں نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے آپ سب کے بیچ ڈرار آئے" وہ اداسی سے بولی تھی

[illegible]

وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا "سو۔۔۔۔۔ مس زمر دو جاہت ول یو میری می؟" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا اسے پروپوز کر رہا تھا اور زمر دب بھول کے اس لمحے مسکرا پڑی "جی بالکل ڈاکٹر

افراسیاب خان۔۔۔۔۔ میں آپ سے ہی شادی کر رہی "افراسیاب اسے گہری نظروں سے دیکھتا

[illegible]

پڑے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور افراسیاب ان رنگوں کو محویت سے دیکھ رہا تھا

— — — — —

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"افراسیاب جایہ فیصلہ بالکل بھی صحیح نہیں ہے عارف خان میں بتا رہی سمجھاؤ اسے۔۔۔۔۔ وہ

[illegible]

ہم۔ زمرہ کو نہیں دے سکتے "زرین نے دو ٹوک انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔ ہسپتال کی طرف جاتی زمرہ

[illegible]

۔۔۔۔۔ افراسیاب کو ہم فورس نہیں کر سکتے "عارف خان انھیں سمجھاتے ہوئے بولے تھے

"یہ سب اس لڑکی کا کیا دھرا ہے" وہ غصے سے بولی تھی
"مورجان وہ بچی بھی ہمارے ہی گھر کی ہے۔۔۔۔۔"

ہمارے ہی گھر میں پلی بھری ہے۔۔۔۔۔ "عارف نے نرمی سے کہہ کے زمرد کا سائیڈ لیا جو زرین
کو ایک آنکھ بھی نہیں بھایا "روشانے ہی اس گھر کی ہو بنے گی بس۔۔۔۔۔ افراسیاب کی بیوی
وہی بنے گی ورنہ کوئی نہیں" ان کا انداز دو ٹوک تھا

"مورجان آپ ایسے ہی غصہ یور ہی ہے۔۔۔۔۔ ایسے کر کے ہم افراسیاب کو ہی خود سے دور
کر دے گیں" عارف بھرپور کوشش کر رہے تھے انھیں سمجھانے کی لیکن وہ نہیں سمجھنا چاہ رہی
تھی۔۔۔۔۔ انھیں ضد سی ہو چلی تھی۔۔۔۔۔ "تو ٹھیک ہے اگر افراسیاب کو ہمارے فیصلے
سے اختلاف ہے تو گھر چھوڑ کے جاسکتا ہے"

"وہ میرا بیٹا ہے۔۔۔۔۔" عارف خان کا لہجہ اب تیز ہو گیا تھا۔۔۔۔۔
www.urdu-novelsmania.com

زمرد دوبارہ سے اپنے کمرے میں آئی اور کچھ ضروری چیزیں بیگ میں رکھ کے وہ باہر نکل گئی
۔۔۔۔۔ وہ یہ گھر اور یہ جگہ چھوڑ کے جا رہی تھی ہمیشہ کے لئے۔۔۔۔۔ اسے محبت تھی
افراسیاب سے اور ہمیشہ محبت رہے گی۔۔۔۔۔ لیکن وہ یوں ان سب کے خلاف نہیں جا
سکتی تھی۔۔۔۔۔ وہ یوں سب کی نفرت نہیں سہہ سکتی تھی۔۔۔۔۔ اور بے بے کی تو

"کسی نے اسے کچھ کہا تھا کیا؟؟ بے بے نے؟"

"نہیں بچے۔۔۔۔۔ میں نے تو صبح سے اسے دیکھا ہی نہیں" نجیبہ بھی پریشان ہو گئی۔۔۔۔۔"

میں نامہ کو فون لگاتی ہوں۔۔۔۔۔ وہیں نہ گئی ہو زمر د" وہ یہ کہہ کے نامہ کا نمبر ملانے لگی۔۔۔۔۔

دوسری طرف سے کچھ دیر بعد کال ریسپونڈ کی گئی۔۔۔۔۔ طبیعت پوچھنے کے بعد وہ زمر کا پوچھنے لگی

۔۔۔۔۔ "زمر تو وہاں نہیں آئی نامہ؟" نجیبہ کی بات پہ نامہ نے اپنے سامنے سر جھکائے پریشان

سے بیٹھی زمر پہ نظر ڈالی۔۔۔۔۔ "نہیں۔۔۔۔۔ اس کی کال آئی تھی کہہ رہی تھی کہ کچھ دنوں

کے لئے وہ کہیں اور شفٹ ہو رہی۔۔۔۔۔ میں نے پوچھا بھی کہاں تو مجھے بھی نہیں بتایا۔۔۔۔۔"

نامہ کی بات پہ نجیبہ لب کاٹنے لگی۔۔۔۔۔ "ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ اللہ حافظ" نجیبہ فون بند کر کے

افراسیاب کو دیکھنے لگی "وہ وہاں بھی نہیں گئی۔۔۔۔۔ کہہ رہی تھی کہ زمر کا فون آیا تھا کہ وہ کچھ دنوں

کے لئے یہاں سے دور رہنا چاہتی ہے" افراسیاب نے اپنے لب بچھین لیے۔۔۔۔۔ اور پھر اس

کے چہرے پہ سختی آگئی وہ کچھ کہے بنا وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔ نجیبہ پریشانی سے اپنے بیٹے کو جاتا

دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

△△△△△△△△△△△△△△△△

"زمر دیکھا کرو گی اب بیٹا؟" نامہ پریشانی سے پوچھ رہی تھی

"مما میں ایبٹ آباد جانا چاہ رہی ہوں۔۔۔۔۔ آپ بھی چلے گی؟" وہ نامہ کو دیکھتی پوچھنے لگی

"میں۔۔۔۔۔" وہ کچھ سوچنے لگی تھی

"مما ایم ناٹ فورسنگ یو۔۔۔۔۔ میں وہاں ہاسٹل میں بھی رہ سکتی ہوں۔۔۔"

بس مجھے یہاں سے جانا ہے۔۔۔۔۔" وہ ضدی انداز میں بولی۔۔۔۔۔

"بیٹا تم یوں سب کو بنا بتائے آگئی تم افراسیاب سے بات بھی کر سکتی تھی۔۔۔۔۔ اس طرح سے

تو "نامہ نے نرمی سے اسے کہا

"نہیں ماما بے مجھ سے نفرت کرنے لگی ہے۔۔۔۔۔ میرا کوئی قصور نہ ہوتے ہوئے بھی انھوں

[illegible]

کہہ رہے سامنے لیکن ان کے دلوں میں بھی میرے لئے نفرت ہی ہوگی۔۔۔

وہ سب مجھ سے نفرت کرتے ہیں۔۔۔۔۔ کیونکہ افراسیاب مجھ سے شادی کرنا چاہتا جسٹ اس لئے

۔۔۔۔۔ "وہ رونے لگ گئی" میں ایسے زندگی نہیں گزار سکتی ۔۔۔۔۔ یوں اتنی نفرتوں کے بیچ میرا دم

گھٹ جائے گا۔۔۔۔۔۔۔۔ "وہ رور ہی تھی نامہ نے آگے بڑھ کے اسے گلے لگا لیا۔۔۔۔ اور

اسے چپ کرانے لگی۔۔۔۔۔ "جو تم چاہو وہی ہوگا۔۔۔۔۔"

انھوں نے اسے تسلی دی تھی۔۔۔۔

"تھینک یو ماما۔۔۔" وہ ممنون نظروں سے اپنی ماں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ "میں کل ہی بات کروں

گی۔۔۔۔۔ ایبٹ آباد کے ایک اچھے ہسپتال میں تمہارے جاب کی۔۔۔۔۔ "زمر داپنا سہرا ثبات

میں ہلانے لگی۔۔۔۔۔" اب جاؤ فریش ہو کے آؤ۔۔۔ دونوں مل کے کھانا کھاتے ہیں۔۔۔"

زمرہ مسکرا کے اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی اور آگے بڑھ گئی جبکہ نانہ گہری سوچوں میں پڑ گئی۔۔۔۔۔

افراسیاب جو گھر چھوڑ کے جا رہا تھا۔۔۔ اپنا بیگ پیک کر رہا تھا جبکہ نجیبہ اسے روکنے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی معصوم سی ماں کی طرف دیکھا پھر اپنے ہاتھ میں پکڑا شرٹ بیڈ پہ پھینک کے سر پکڑ کے وہیں بیٹھ گیا۔۔۔۔۔

نجیبہ اسے کے پاس بیٹھ گئی اور اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔۔ افراسیاب نے اپنی ماں کو ایک نظر دیکھا "مما کیا میں غلط ہوں؟"

"نہیں زما بچے" نجیبہ نے نرمی سے کہا

"تو کیا زمر غلط ہے؟" وہ دوبارہ پوچھنے لگا

"زمر دہشت پیاری بچی ہے" نجیبہ نے دوبارہ سے نرمی سے جواب دیا

"تو کیوں۔۔۔۔ کیوں ماما بے اس قدر مخالفت کر رہی ہے؟؟؟ زمر کیوں گئی ہے کچھ پتہ نہیں

۔۔۔۔۔ وہ مجھے چھوڑ گئی۔۔۔۔۔ یہ شہر چھوڑ گئی۔۔۔۔۔ سب کو چھوڑ گئی۔۔۔۔۔ میں کہاں ڈھونڈوں گا

اب اسے "وہ پھر سے اپنی کنپٹی سہلانے لگا

"مل جائے گی بہت جلد۔۔۔۔۔ تم پریشان نہ ہو۔۔۔۔۔" نجیبہ اسے تسلی دینے لگی

"کیسے مل جائے گی ماما۔۔۔۔۔ وہ مجھے چھوڑ گئی۔۔۔۔۔ میں نے اسے یقین دلایا کہ سب ٹھیک ہو

جائے گا لیکن وہ نفرتیں نہ سہہ سکی اور چھوڑ گئی سب کو۔۔۔۔۔" اس کے لہجے میں اس کا درد عیاں

تھا۔۔۔۔۔ "کیوں بے جوڑ رشتوں میں باندھ دیتے ہو آپ لوگ ہمیں۔۔۔۔۔ آگے جا کے ہمیں ہی

پراہم ہوتی ہے"

اسکے لبوں پہ اداس سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے بارشیں پسند تھیں لیکن وہ بارش کو
افراسیاب کے ساتھ پسند کرتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اکثر ہوتا ہے ناکہ بارشوں کے ہوتے ہی ہمیں اپنی کچھ پرانی
یادیں۔۔۔۔۔ یاد آ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کچھ پرانے لمحے اور اپنی بھولی بسری سی محبت !!!!!

"اب کی بارشیں رکی ہی نہیں فراز
ہم۔ نے آنسو کیا پیے
سارے موسم رو پڑے"

پچھنے سے سعد کی آواز پہ وہ اچانک سے مڑی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ نظر بھر کے اس کے چہرے پہ بارش کے قطروں کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

"بارش انجوائے ہو رہا اور مجھے خبر ہی نہیں" سعد کے یوں کہنے پہ زمر دم جھینپ گئی۔۔۔ "اکیلے رہنے کو دل کر رہا تھا" اس نے دھیمی لہجے میں کہا تو سعد نے اس کا نازک سا ہاتھ تھام لیا اور اس کے ہاتھ کی انگلی کی طرف اشارہ کرتا بولا

"یہ جو محبت کی نشانی آپ کے اس خوبصورت ہاتھ میں ہے۔۔۔۔۔ یہ ہمارے بچ موجود ایک خوبصورت رشتے کو شوکر رہا ہے۔۔۔۔۔ جس کا مطلب ہے کہ آپ اکیلی نہیں ہے اب "سعد کے کہنے پہ اس نے مسکرا کے اپنا ہاتھ نرمی سے اس کے ہاتھ سے چھڑایا۔۔۔۔۔ اور پھر سے بارش کو دیکھنے لگی سعد کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر پوچھنے لگا "چائے پینے چلیں؟"

"اتنی بارش میں۔۔۔ کیسے جانیں گے؟" وہ اسے ٹالنا چاہ رہی تھی۔۔۔

"جا تو کسی بھی طرح سکتے ہیں وہ الگ بات ہے کہ آپ اگر بہانہ بنا رہی ہو" سعد کے کہنے پہ زمر نے ایک نظر اس کے اترے چہرے کو دیکھا۔۔۔۔۔ پھر سر جھٹک کے مسکرا پڑی۔۔۔۔۔ "چلیں" وہ اپنی خاطر اب سعد کو دکھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔۔ وہ اسے چاہتا تھا یہ بات زمر کو اچھی طرح سے معلوم تھی اور اس کا دل توڑنا نہیں چاہتی تھی وہ۔۔۔۔۔ سعد بھی مسکرا پڑا "شیور" اس کی ناک کو ہلکے سے چھو تا وہ اس کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔۔۔۔۔

[illegible]

"زمرہ۔۔۔۔۔" سعد کی آواز پہ وہ اسے دیکھنے لگی "کل مپوچھ رہی تھی"

"کس بارے میں؟" وہ پھر سے چائے کا کپ لبوں سے لگا چکی تھی۔۔۔۔۔

"ہماری شادی کا۔۔۔" سعد کے کہنے پہ زمرہ نے چونک کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

"آئی مین۔۔۔۔۔" کہ کیا پلان ہے شادی کا۔۔۔۔۔ کب ہونی ہے شادی تو آئی سیڈویری سون "اس نے

وضاحت دی تو زمرہ سر اثبات میں سر ہلا گئی "ہمممم"

"تو کیا پلان ہے پھر؟" وہ اسے نظروں کے حصار میں لیے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

"کس بارے میں؟" وہ اچانک پوچھنے لگی۔۔۔۔۔

"ہماری شادی کا زمرہ۔۔۔۔۔" کہاں گم ہیں آپ؟" وہ اسے دیکھ کے کہنے لگا

"اوہ ہاں" وہ اپنی پیشانی ملتے بولی تھی۔۔۔۔۔

"ابھی نہیں پلیز۔۔۔۔۔" اس نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

"جو آپ کو ٹھیک لگے۔۔۔۔۔" سعد اسے سوچتی نگاہوں سے دیکھتا بولا تھا

۔۔۔۔۔ زمرہ بھی ہلکا سا مسکرائی تھی پھر دوبارہ سے بارش کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

سعد کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر پوچھنے لگا "زمرہ آپ زبردستی اس رشتے میں ہو میرے ساتھ؟" زمرہ نے

دوبارہ اسے دیکھا "ن۔۔۔۔۔ نہیں تو"

"آپ مجھے انور کرتی ہو۔۔۔۔۔" جیسے ابھی کر رہی ہو آپ "زمرہ نے اس کی متفکر آنکھوں میں

دیکھا۔۔۔۔۔ زمرہ سیدھی ہو کے بیٹھ گئی "نہیں۔ کر رہی ہیں آپ کو انور۔۔۔۔۔" وہ مسکرانے

کی کوشش کرتی بولی تھی۔۔۔۔۔ سعد بس اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔۔۔ اسے یہ اندازہ تھا کہ زمرہ

کافی چپ رہنے لگی ہے اس منگنی کے بعد لیکن اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کی وجہ کیا ہے

سنو! تم دیر مت کرنا
کوئی آنسو، کوئی آنکھیں

کوئی چہرہ، کوئی لہجہ

کوئی آواز تم کو جس قدر رو کے

مگر تم دیر مت کرنا

کسی کی یاد کی آنکھیں

تمہیں ہر لمحہ تکتی ہیں

کسی کی آنکھ میں جاناں

تمہاری یاد کی بارش ہر اک لمحہ برستی ہے

تمہیں بس سوچتے رہنا کسی کا کام رہتا ہے

سنو! تم دیر مت کرنا

کوئی آنسو، کوئی آنکھیں

کوئی چہرہ، کوئی لہجہ
کوئی آواز تم کو جس قدر روکے
مگر تم دیر مت کرنا
تمہاری یاد کا موسم تو صبح و شام رہتا ہے
کسی کے ہونٹ پر ہر دم تمہارا نام رہتا ہے
سنو! تم دیر مت کرنا
کوئی آنسو کوئی آنکھیں، کوئی چہرہ، کوئی لہجہ
کوئی آواز تم کو جس قدر روکے
مگر تم دیر مت کرنا
سنو! تم دیر مت کرنا۔۔۔۔۔

ایک آنسو کا قطرہ اس کے چہرے پہ پھسلا تھا۔۔۔۔۔ وہ کھڑکی کے پاس بیٹھی رات کی تاریکی کو گھور رہی تھی۔۔۔۔۔ موسلا دھار بارشوں نے سب کچھ بھگو دیا تھا اور اس کے اندر کا موسم بھی بھیگا بھیگا سا تھا۔۔۔۔۔ کوئی لمحہ۔۔۔۔۔ کوئی رات ایسی نہ تھی جب اسے افراسیاب کی یاد نہ آئی ہو۔۔۔۔۔

تمہاری یاد کا موسم

جلسے

ٹھہرا ہوا ہو میرے ہر سوں!!!!

"افراسیاب تمہیں۔ بھونا کتنا مشکل کام ہے۔۔۔۔۔ سعد سے منگنی کر کے مجھے لگا تمہیں بھونا کا یہی ایک راستہ ہے لیکن مجھے تو کہیں بھی کوئی فرار کا راستہ نظر ہی نہیں آ رہا۔۔۔۔۔ کہاں جاؤں۔۔۔۔۔
کہ ہر جاؤں۔۔۔۔۔ کیسے تمہیں بھول جاؤں افراسیاب کیسے۔۔۔۔۔ بے بے کی خاطر تمہاری طرف جاتے تمام راستوں سے منہ موڑ آئی میں لیکن سکون کیوں نہیں۔ پارہی میں "وہ رو رہی تھی

بے اواز۔۔۔۔۔!!!!

√√√√√√√√√√√√√√√√

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

تم بھی اک آدھ گھڑی کاش ہمارے ہوتے

عکس یانی میں محبت کے اتارے ہوتے

ہم جو بیٹھے ہوئے دریا کے کنارے ہوتے

جو مہ و سال گزارے ہیں بچھڑ کر ہم نے

وہ مہ و سال اگر ساتھ گزارے ہوتے

کیا ابھی بچ میں دیوار کوئی باقی ہے

کون سا غم ہے بھلا تم کو ہمارے ہوتے۔۔۔۔۔

"کوئی رات ایسی نہیں جب تمہارا خیال مجھے نہ گزرا ہو زمر د " زخمی مسکرا ہٹ اس کے لبوں پہ تھی
۔۔۔۔۔ "تھک چکا ہوں تمہیں سوچتے سوچتے ۔۔۔ تمہارا انتظار کرتے کرتے ۔۔۔۔۔ کاش ایک بار

تو مل جاؤ"

وہ خود سے ہم کلام تھا جب دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔۔۔ رات کے گیارہ بج رہے تھے۔۔۔۔۔

عارف خان نے اس کے کمرے میں جھانکا۔۔۔۔ "ارے آغا جان آپ "افراسیاب اپنی آنکھیں

ملتا اٹھاتھا

"ہاں سوچا کچھ وقت اپنے بیٹے کے ساتھ بھی گزارا جائے" وہ اندر آ گئے۔۔۔۔۔

"بہت اچھا سوچا آپ نے۔۔۔ بیٹھیے پلیز" عارف خان کے بیٹھے ہی وہ بھی بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ عارف خان اپنے بیٹے کو غور سے دیکھنے لگے

"تو کیا سوچا اس آفر کے بارے میں؟ ایبٹ آباد جا رہے ہو؟"

"جی آغا جان۔۔۔۔۔" افراسیاب نے دھیمے لہجے میں کہا "ایک طرح سے اچھا ہی ہے۔۔۔۔۔ کچھ دیر یہاں سے دور ہونا چاہتا تھا اور اسی طرح سے یہ ممکن ہے۔۔۔۔۔" اس نے وضاحت دی "جس ہاسپٹل سے آفر آئی ہے۔۔۔۔۔ وہاں کا انوائرمنٹ کافی اچھا ہے" آغا جان اپنے بیٹے کو دیکھتے بولے تھے۔۔۔۔۔ وہ اس کی کیفیت سے بہ خوبی آگاہ تھے۔۔۔۔۔ "جی آغا جان"

افراسیاب نے مختصر جواب دیا

"تو کب جانے کا پلان ہے؟" عارف خان پوچھ رہے تھے

"پرسوں تک ۔۔۔" افراسیاب نے انھیں دیکھتے ہوئے جواب دیا تو عارف خان سے سے میں سر ہلانے لگے۔

"رات کے اس وقت کیوں بلایا مجھے یہاں؟ سب ٹھیک تو ہے؟" سعد کے بلانے پہ وہ اتنی سردی میں اپنے کمرے سے لاؤنج میں آئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شال کو اچھی طرح اپنے گرد لپیٹے ہوئے وہ پھر بھی سردی سے کانپ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سعد بے ساختہ مسکرا پڑا

....."آپ کو دیکھنے کو دل کر رہا تھا بس"

"طبیعت تو ٹھیک ہے؟" وہ اسے پریشانی سے دیکھتی یوچھ رہی تھی۔

۔۔۔۔۔ وہ مسکرا رہا تھا "لیکن اب ملے ہیں تو کبھی نہیں پچھڑے گئیں۔۔۔۔۔ میں تمہیں اب پچھڑنے نہیں دوں گا کبھی"

اس کی بات پہ زمر کا دل ڈوبا تھا اس نے تیزی سے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھڑایا افراسیاب اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگا

"اب بہت دیر ہو چکی ہے" کہہ کے وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور تیزی سے آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔ افراسیاب بھی کھڑا ہو کے اس کے پیچھے جانے لگا "کیا مطلب دیر؟" لیکن وہ اسے بنا دیکھے چلی جا رہی تھی۔۔۔۔۔

"زمر دو جواب دو مجھے۔۔۔۔۔ رکو" لیکن وہ چل رہی تھی۔۔۔۔۔ اسے نہیں رکنا تھا۔۔۔۔۔ افراسیاب نے جھٹکے سے اس کا بازو پکڑا اور اسے اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں سختی تھی

"میری بکواس سنائی نہیں دیتی تمہیں۔۔۔۔۔ کیا کہہ رہا میں؟" زمر خاموشی سے اپنا بازو پھڑانے لگی جبکہ افراسیاب کی گرفت اور سخت ہوئی۔۔۔۔۔ زمر نے اس کی آنکھوں میں دیکھا "یو آؤ ہر ٹنگ می"

"جواب چاہیے مجھے؟" وہ پھر بھی سپاٹ چہرہ لیے اسے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

زمر نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا "میری اینگجمنٹ ہو چکی ہے"

افراسیاب کی گرفت اس کے بازو پہ کمزور ہو گئی۔۔۔۔۔ وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

"کون ہے؟" اس نے بہت دھیمی۔ اواز میں پوچھا تھا

ہمیشہ کی طرح ہینڈسم۔۔۔ گڈ لوکنگ اور مغرور سا۔۔۔ اس کی آنکھیں غم ہونے لگی وہ سر جھکا گئی۔۔۔ افراسیاب اسے نظر انداز کر رہا تھا یہ خیال ہی اسے توڑ رہا تھا

[illegible]

✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓

✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓

تو اتنی حیرت کیا

www.urdu novels mania .com

ہم اور تم جو بدل گئے تو اتنی حیرت کیا
عکس بدلتے رہتے ہیں آئینوں کی خاطر

وہ چائے پی کے باہر آ رہا تھا اسے ہاسپٹل پہنچتا تھا جلدی سے۔۔۔۔۔ جب سامنے سے وہ اسے آتی نظر آئی۔۔۔۔۔ سردی سے بچنے کے لئے خود کو شال میں اچھی طرح ڈھانپے۔۔۔۔۔ سینے پہ ہاتھ باندھے اسی طرف آ رہی تھی۔۔۔۔۔ افراسیاب پہ نظر پڑتے ہی ایک پل کو وہ بھی اپنی جگہ پہ

رکی تھی۔۔۔۔۔دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملی تھیں۔۔۔۔۔افراسیاب کی آنکھوں میں غصہ تھا۔۔۔۔۔شکایت تھی۔۔۔۔۔اور زمرہ کی آنکھوں میں بے بسی تھی۔۔۔۔۔افراسیاب کو کھونے کا ڈر تھا۔۔۔۔۔کچھ پل کے لئے دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ہٹنا ہی بھول گئی تھیں۔۔۔۔۔

بس انتہا ہے چھوڑ لے بس رہنے دیجیے
خود اپنے اعتبار سے شرمایا ہوں میں۔۔۔

افراسیاب سر جھٹک کے آگے بڑھ گیا اور زمرہ کو بس ایک پل کے لئے لگا وہ اس کے پاس آ رہا ہے۔۔۔۔۔ لیکن وہ اسے دیکھے بنا ہی اس کے پہلو سے ہو کے گزرا تھا۔۔۔۔۔ زمرہ نے آنکھیں بند کر کے بس ایک پل کے لئے اس کی خوشبو کو محسوس کیا تھا۔۔۔۔۔ نمکین پانی آنکھوں میں جمع ہونے لگا تو انھیں اندر دھکیلتی وہ بھی ہسپتال کے احاطے سے باہر نکلنے کا سوچتی وہاں سے نکل آئی۔۔۔۔۔ بارش رک چکی تھی لیکن سردی اچھی خاصی تھی۔۔۔۔۔ وہ بونہی چھوٹے چھوٹے قدم رکھتی آگے بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ اپنا سب ہار چکی تھی۔۔۔۔۔ اسے نفرت برداشت نہیں ہوتی تھی اور اب وہ خود افراسیاب کی نفرت سہم رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا تو اسے سب دھندلا دھندلا سا نظر آنے لگا۔۔۔۔۔ لیکن اسے رکنا نہیں تھا۔۔۔۔۔ اسے آگے بڑھنا تھا

۔۔۔۔۔ اسے گھٹن کا احساس ہو رہا تھا جیسے سانس لینا بھی اس کے لئے مشکل ہو رہا ہو
 ۔۔۔۔۔ اسے رک کے اپنی سانس بحال کرنی تھی لیکن وہ رکنا نہیں چاہ رہی تھی
 ۔۔۔۔۔ اچانک سے اس کا پاؤں کسی چیز سے ٹھکرا کے مڑا تھا اور وہ اس سے پہلے کہ اپنا توازن
 برقرار نہ رکھ کے گر جاتی ۔۔۔۔۔ دو مضبوط بازوؤں نے اسے اپنے حصار میں لے لیا
 ۔۔۔۔۔ وہ گھبرا کے اس کے سینے سے لگ گئی تھی لیکن اچانک سے چونک کے اس
 نے سر اٹھایا اور سامنے والے شخص کو دیکھ کے آنسوؤں کا بندھ ٹوٹ گیا اور انہیں بہنے کا موقع مل گیا
 تھا۔۔۔۔۔

اب اداس پھرتے ہو سردیوں کی شاموں میں
 اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں

"ایم سوری افراسیاب ۔۔۔۔۔ ایم سوری" وہ رو رہی تھی ۔۔۔۔۔ اس کے سینے سے لگی پھوٹ
 پھوٹ کے رو رہی تھی ۔۔۔۔۔ "میرے ساتھ ایسا مت کرو پلیز۔۔۔۔۔ میں مر
 جاؤں گی۔۔۔۔۔ میں نے سب بے بے کی خاطر کیا۔۔۔۔۔ میں کیا کرتی "وہ بلک بلک کے رو رہی
 تھی ۔۔۔۔۔ "ایم سوری افراسیاب ۔۔۔۔۔" اور سعد جسے وہ افراسیاب سمجھ کے اس سے
 لپٹی رو رہی تھی اور وہ جو اسے چپ کر رہا تھا خاموشی سے اپنے لب بھیج گیا۔۔۔۔۔ "زمر د آپ
 مت روئیے پلیز" اور زمر کی آنکھیں ساکت ہو گئی تھی ۔۔۔۔۔

وہ جس تیزی سے اس سے الگ ہو کے اب اسے اپنی بھگی آنکھوں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔"

س۔۔۔ سعد

"ہمسلم میں۔۔۔۔۔" اس کے لبوں پہ زخمی مسکراہٹ تھی "میں سر پرانز دینے کا سوچ رہا تھا لیکن میں تو خود سر پرانز ہو گیا"

[illegible]

"مجھ سے منگنی آپ کی مجبوری تھی زمرہ۔۔۔۔۔ بے بے کے لئے آپ نے یہ سب۔۔۔۔۔ لیکن میں ہی کیوں؟ میں ہی کیوں زمرہ؟" وہ رونے لگ گئی۔۔۔۔۔

"مجھے بتا تو دیتی آپ۔۔۔۔۔ میں دوست بھی تو تھا"

"ایم سوری سعد۔۔۔۔۔ ایم ریلی سوری۔۔۔۔۔" وہ رو رہی تھی سعد سر جھٹک کے اپنے آنسو پیتا اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ پھر آگے بڑھ کے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لینا چاہا لیکن زمر نے اپنا ہاتھ چھڑا کے پیچھے کر لیا "نہیں سعد۔۔۔۔۔ نہیں پلیز ایم سوری۔۔۔۔۔"

"میں آپ کو آزاد کرنا چاہتا ہوں زمر۔۔۔۔۔ اپنی قید سے آزاد" وہ بہت نرمی سے اسے دیکھتا کہہ رہا تھا۔۔۔۔۔

"میں یہ منگنی نہیں توڑنا چاہتی سعد۔۔۔۔ میں آپ سے ہی شادی کر رہی پلیز۔۔۔۔ نہیں آزاد ہونا چاہتی میں" وہ اپنا دکھ بھول چکی تھی وہ سعد کی نم آنکھوں میں ناامیدی نہیں دیکھ پا رہی تھی۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔ سعد کے لبوں کو زخمی مسکراہٹ نے چھوا۔۔۔۔۔ زمر کی آنکھیں اس کے چہرے پہ تھی
 ۔۔۔۔۔ وہ کچھ دیر اسے دیکھتا رہا۔۔۔۔۔ نرم نگاہیں زمر کے چہرے پہ تھی لیکن پھر سر
 جھٹک کے وہ منہ موڑ کے وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔۔ زمر اسے جاتا دیکھتی رہی۔۔۔۔۔ اور
 پھر بے بسی سے وہیں بیٹھ کے وہ دیر تک رہتی رہی۔۔۔۔۔

آہ محبت!!!!

|||||||ΔΔΔΔΔΔ|||

سعد اپنی مریض کی فائل دیکھ رہا تھا جب زمر اس کے کمرے میں آئی تھی۔۔۔۔۔
 سعد نے ایک نظر اسے دیکھا "آئیے زمر دپلیز بیٹھئے" وہ مسکرا کے خوشدلی سے اسے بیٹھنے کو کہہ رہا تھا
 کل شام کے واقعے کا کوئی شائبہ تک نہیں تھا اس کے چہرے پہ۔۔۔۔۔ وہ اس کے سامنے والی
 سیٹ پہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ سعد کچھ دیر فائل دیکھنے کے بعد اسے سائیڈ پہ رکھ چکا تھا اور اب زمر کو
 دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ "کہنیے؟" سعد کے یوں کہنے پہ زمر دجھپک کے ادھر ادھر دیکھنے لگی
 ۔۔۔۔۔ سعد کی نظریں اس کے چہرے پہ تھی زمر اس کے یوں دیکھنے سے
 کنفیوز ہو گئی پھر سر جھکا کے اپنی انگلیاں مڑوڑنے لگی۔۔۔۔۔ "زمر۔۔۔۔۔ کہنیے پلیمز کیا کہنا
 چاہتی ہے آپ؟" سعد اس کی ہر حرکت نوٹ کرتے اب نرمی سے پوچھ رہا تھا

"وہ۔۔۔۔۔ آپ آنٹی سے کہہ دے ماما سے بات کر لیں" وہ ہچکچاتے ہوئے بولی تھی

"کس بارے میں بات؟" وہ اسے نظروں کے حصار میں لیے پوچھ رہا تھا

"ہماری شادی" زمر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا پھر پلکیں جھکا گئی۔۔۔۔۔ سعد مسکرا پڑا

”آڑیو شیور آپ ریڈی ہے؟“ سعد کے یوں کہنے یہ زمر داسے پریشانی سے دیکھنے لگی۔۔۔۔

"کل کو یہ نہ ہو آپ کو پریشانی ہو میرے ساتھ زندگی گزارنے پہ"

زمرہ اپنے لب کاٹنے لگی۔۔۔۔۔ سعداٹھ کے اس کے پاس آیا اور اس کے پاس نیچے بیٹھ گیا

----- زمرہ اسے دیکھ رہی تھی

"زمر دیہ شادی وغیرہ کوئی بچوں کا گیم نہیں ہے کہ کھیل لیا جب دل چاہا۔۔۔۔۔ بہت سوچ سمجھ

کے یہ فیصلے لیے جاتے ہیں۔۔۔۔۔ میں

محبت کرتا ہوں آپ سے مگر کیا آپ بھی کرتی ہے ؟؟؟؟ یہ ضروری نہیں ہے زمر وہ میں محبت کرتا

ہوں لیکن کیا آپ بھی مجھ سے محبت کرتی ہے؟ "سعد کے پوچھنے پہ وہ نظریں چراگئی۔۔۔۔۔ سعد

مسکرا پڑا

"آپ نہیں کرتی زمر"

"کرتی ہوں سعد" وہ دھیمی آواز میں بولی تو وہ ہنس پڑا

[illegible]

ایموشنل ہو کے یہ ڈیسیژن لے رہی ہے آپ کہ شادی کرنی ہے سعد۔۔۔۔۔ لیکن آپ کا دل کچھ

اور جاہ رہا ہے۔۔۔۔۔ "وہ رک کے اسے دیکھنے لگا

"میں آپ کے ساتھ سے زیادہ آپ کی خوشی چاہتا ہوں زمر۔۔۔۔۔ میرے لئے آپ کی خوشی
امپورٹنٹ ہے۔۔۔۔۔ "زمر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔۔۔ سعد اس کے آنسو صاف
کرنے لگا "ششششش بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔ رونا تو بلکل بھی نہیں ہے آپ نے۔۔۔۔۔ چلیں
آپ جب تک چاہے میں آپ کے ساتھ یہ منگنی کا ڈرامہ رچا سکتا ہوں لیکن۔۔۔۔۔"

"یہ منگنی ڈرامہ بن گئی ہے اب آپ کے لئے سعد؟" وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی
 "میرا مطلب یہ نہیں تھا ایم سوری۔۔۔" سعد اسے وضاحت دینے لگا لیکن زمر داٹھ چکی تھی
 "یہ ڈرامہ لگ رہا آپ کو؟ یہ رشتہ۔ اب ڈرامہ بن چکا۔۔۔ ڈیم اٹ" وہ کہہ کے کمرے سے نکل گئی

"سعد بھی اس کے پیچھے نکل آیا" زرد میرا مطلب نہیں سمجھی آپ۔۔۔۔۔ "لیکن سامنے افراسیاب کو دیکھ کے وہ رک گیا۔۔۔۔۔ افراسیاب کی نظریں زرد پہ تھی جبکہ زرد نے ایک نظر سعد پہ ڈالی اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔۔۔ سعد لب بھینچے افراسیاب کو دیکھ رہا تھا اب۔۔۔۔۔"

"ہیلو ڈاکٹر افراسیاب۔۔۔۔۔" وہ مسکرا رہا تھا لیکن افراسیاب سر جھٹک کے لمبے ڈگ بھر تا وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔



"ہیلو ڈاکٹر سعد" سعد نے سر اٹھا کے اپنے سامنے کھڑی نازک سی ڈاکٹر اقرار کو دیکھا۔۔۔۔۔ "ہیلو" اور پھر سے سر جھکا گیا

"کب آئے آپ؟" وہ پوچھنے لگی

"کل شام کو ہی" اس نے مختصر جواب دیا

"بتایا بھی نہیں مجھے۔۔۔۔۔" وہ گلہ کر رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ خاموش رہا

"لچ کرنے جا رہی تھی میں۔۔۔۔۔ آپ بھی چلیں گے؟" سعد نے اسے دیکھا پھر اسے بیٹھنے کا اشارہ

کیا

"بیٹھے ڈاکٹر اقرار" وہ اس کے سامنے والی سیٹ پہ بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ "کیوں کر رہی ہے آپ یہ سب

ڈاکٹر اقرار؟"

"آپ جانتے تو ہے" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی بولی

"آپ بھی جانتی ہے کہ میں اور زمر دا بیٹھ چکے ہیں" وہ اسے جتا تا بولا تھا

"جانتی ہوں کہ آپ اس سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔۔۔ لیکن جیسے آپ اپنے دل کے ہاتھوں مجبور

ہے ویسے ہی میں بھی اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور ہوں سعد" اقرار کے کہنے پہ سعد اپنے لب بھیج گیا

۔۔۔۔۔۔۔

"اس راستے پہ چل کے کچھ نہیں ملے گا آپ کو اقرار۔۔۔۔۔ ابھی بھی وقت ہے سنبھل جائے" سعد

اسے سمجھانے کی سعی کر رہا تھا

[illegible]

"میں نے آپ سے کب کچھ مانگا سعد۔۔۔ میں نے تو یہ بھی نہیں کہا کہ زمرہ کو چھوڑ دے آپ۔۔۔۔۔ بس میں تو۔۔۔۔۔" وہ سر جھکا کے اپنے لب کاٹنے لگی۔۔۔۔۔ سعد کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر ایک گہری سانس لے کے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔ "چلیں مجھے بھی بھوک لگی ہے۔۔۔۔۔ بچہ کرنے جاتے ہیں" اقرا کے لبوں کو دھیمی مسکان نے چھوا اور اس کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

[illegible]

"کون سی بات؟" زمر دالٹا سوال کر رہی تھی سعد زیر لب مسکرا پڑا۔۔۔

"ہماری بات۔۔۔۔۔" زمر نے مڑ کے اسے دیکھا لیکن اس کی مسکراہٹ دیکھ کے وہ دوبارہ منہ موڑ گئی۔۔۔۔۔

"وہ سب تو ڈرامہ ہے ناں۔۔۔۔۔" زمر کے طنز پر اس کے لبوں کی مسکراہٹ گہری ہو گئی۔۔۔۔۔

"میں سوری کر چکا ہوں"

"اوہ تھینک یو سوچ" اس کے لہجے میں اب بھی غصہ تھا۔۔۔۔۔

"تو کیسے معافی مل سکتی ہے؟" وہ پوچھنے لگا۔۔۔۔۔

زمر دچپ رہی۔۔۔۔۔

"زمر۔۔۔۔۔" سعد کی گھمبیر آواز پر زمر نے مڑ کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ "میرا

مقصد آپ کا دل دکھانا نہیں تھا زمر۔۔۔۔۔ ہو سکے تو معاف۔۔۔۔۔"

"شٹ اپ سعد۔۔۔۔۔" اسے عجیب احساسات نے گھیرا سعد کو یوں دیکھ کے۔۔۔۔۔ تبھی

اسے روک دیا کچھ بھی کہنے سے۔۔۔۔۔ "میں ناراض نہیں ہوں۔۔۔۔۔ ایم فائن"

"ہمسسم" وہ لب کا ٹٹا سا منہ دیکھنے لگا جبکہ زمر اس کے چہرے پہ پھیلے دکھ کو دیکھ رہی تھی

۔۔۔۔۔ "آپ کی ناراضگی میری ویکینس ہے زمر" سعد سا منہ دیکھتا کہہ رہا تھا

۔۔۔۔۔ "میں۔۔۔۔۔ نہیں چاہ سکتا کبھی بھی کہ آپ مجھ سے کسی بھی بات کے لئے ناراض ہو

جاؤ یا ہرٹ ہو جاؤ"

"آئی نو سعد۔۔۔۔۔ آئی نو کہ وہ سب اچانک سے کہا تھا آپ نے۔۔۔۔۔ آپ مجھے ہرٹ نہیں کرنا چاہتے تھے اور نہ کبھی بھی ہرٹ کرنا چاہے گئیں آپ مجھے۔۔۔۔۔" سعد اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔

لیکن میں شادی کی بات سوچ سمجھ کے آپ سے کرنے آئی تھی سعد "وہ اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ خیر۔۔۔۔۔ شام کافی گہری ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ میں اوپر کمرے میں جا رہی اپنے "زمر دادھر ادھر دیکھتی بولی تھی سعد نے اس کی کلائی تھام لی زمر د چونک کے اسے دیکھنے لگی "کچھ دیر بیٹھے یہیں پلیز" اس کے لہجے میں کچھ تھا کہ زمر د چاہ کے بھی انکار نہ کر سکی وہ وہیں بیٹھی رہی۔۔۔۔۔ سعد بھی اس کا ہاتھ چھوڑ چکا تھا "تھینک یو" سعد کے کہنے پہ زمر د نے مسکرا کے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ شام کے گہرے ہوتے سائے کو دونوں خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔ دونوں میں سے کوئی نہیں بول رہا تھا لیکن زمر د کو اپنے پاس محسوس

کرنا سعد کو اچھا لگ رہا تھا



افراسیاب ہاسپٹل پہنچا تھا ابھی اور آگے بڑھ رہا تھا جب اس کا سامنا اپنے سامنے سے آتی زمر دسے
ہوا۔۔۔۔۔ وہ دونوں ہی رک چکے تھے اپنی جگہ پر۔۔۔۔۔ افراسیاب لب بھینچے اسے دیکھ
رہا تھا۔۔۔۔۔ جبکہ زمر کی اداس آنکھیں اس کے چہرے پہ تھی

آنکھوں میں نہاں ہے جو مناجات وہ تم ہو

جس سمت سفر میں ہے مری ذات وہ تم ہو

جو سامنے ہوتا ہے کوئی اور ہے شاید

جو دل میں ہے اک خواب ملاقات وہ تم ہو

دن آئے گئے جیسے سرائے میں مسافر

ٹھہری رہی آنکھوں میں جو اک رات وہ تم ہو

ہر بات میں شامل ہیں تصور کے کئی رنگ

ہر رنگ تصور میں ہے جو بات وہ تم ہو

جب دھول ہوئے راہ سفر میں تو یہ جانا

منزل گہ جاں ہیں جو مقامات وہ تم ہو

دکھ حد سے جو گزرا تو کھلا دل پہ کہ یوں بھی

درپردہ ہے جو محو مدارات وہ تم ہو

دل جوئی کا انداز بھی نرمی بھی وہی ہے

سینے پہ ہوا رکھتی ہے جو ہات وہ تم ہو

باقی تو اندھیرے ہی محیط دل و جاں ہیں

مہر و مہ و انجم ہیں جو لحات وہ تم ہو

ہاں مجھ پہ ستم بھی ہیں بہت وقت کے لیکن

کچھ وقت کی ہیں مجھ پہ عنایات وہ تم ہو

اس دن کے بعد وہ آج دو دن بعد اسے یوں اپنے سامنے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

افراسیاب سر جھٹک کے آگے بڑھ گیا جبکہ زمر دبئی سر جھکا کے اس کے پہلو سے گزر کے آگے بڑھ گئی جب اقر کی آواز نے اس کے قدم روک لیے

"واؤ زمر دیو آڑ سو لکی "زمر درک کے اسے دیکھنے لگی جو طنزیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔"

"مطلب دیکھو نا ادھر تمہارا فیانسی سعد تمہارے لئے پاگل ہو رہا اور ادھر ڈاکٹر افراسیاب تمہارے عشق میں نیم پاگل ہوا پڑا ہے"

"کیا بھواس ہے یہ؟" زمر دنا گوارمی سے اسے دیکھتے بولی تو اقرار ہنس پڑی۔۔۔۔۔

"ایسا کیا جادو کر دیتی ہو تم سب مردوں پہ" اس کے چہرے کی طنزیہ مسکراہٹ زمر کو اندر تک سلگا رہی تھی۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"شٹ اپ۔۔۔۔" وہ چلائی تھی۔۔۔۔۔ "اپنی لیٹ میں رہو ڈاکٹر اقرار۔۔۔۔۔ گاٹ اٹ" اسکی اونچی آواز پہ ایک دوزخس رک کے انھیں دیکھنے لگیں۔۔۔۔۔ جبکہ زمر دنا گواہی سے اسے دیکھتی ہاسپٹل سے باہر نکل گئی۔۔۔۔۔ جبکہ اقرار کی سلگتی نظروں نے اس کا دور تک پیچھا کیا۔۔۔۔۔ وہ غم و غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ ایسا کیا تھا اس زمر میں جو سعد اس کے لئے پاگل ہو رہا لیکن اس کی طرف ایک نظر کرم تک نہیں۔ ڈالتا۔۔۔۔۔ وہ غصے سے

کھولتی اپنے کمرے میں آئی تھی بیگ صوفے پہ پھینک کے وہ ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی جب ڈھرام سے دروازہ کھلا اور سعد اندر آیا۔۔۔۔۔ اقرار کی نظر اس پہ پڑی تو اس کی سلگتی آنکھیں دیکھ کے وہ خائف سی ہو گئی۔۔۔۔۔

"کیا بکواس کر کے آئی ہو تم زمر دس ہے؟" سعد نے اسے بازو سے پکڑ کے جھنجھوڑ ہی ڈالا تھا۔۔۔۔۔ اقرار اسے اتنے غصے میں دیکھ کے گھبرا ہی گئی۔۔۔۔۔ "ک۔۔۔۔۔ کچھ نہیں"

"شٹ اپ اقرار۔۔۔۔۔ کیا مل جاتا آپ کو ایسی حرکتیں کرنے سے۔۔۔۔۔ کہا بھی تھا زمر کو بیچ میں نہیں لانا کبھی" سعد غصے سے پھنکارا تھا۔۔۔۔۔ اقرار نے جھٹکے سے اپنا بازو چھڑایا "کیا ہے اس لڑکی میں۔۔۔۔۔ جو تم اور افراسیاب پاگل ہوئے جا رہے ہو اس کے پیچھے۔۔۔۔۔ لیکن ایک بات بتاؤں آپ کو ڈاکٹر سعد۔۔۔۔۔ آپ کی زمر ڈاکٹر افراسیاب سے ہی محبت کرتی ہے۔۔۔۔۔ جن نظروں سے وہ اسے دیکھتی ہے اس نے کبھی زندگی میں بھی آپ کو نہیں دیکھا ہوگا ویسے "اقرار چلا رہی تھی جبکہ سعد لب بھینچے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ "زمر۔۔۔۔۔ زمر۔۔۔۔۔ زمر۔۔۔۔۔ بھاڑ میں جانے وہ "اقرار سلگ رہی تھی۔۔۔۔۔ سعد کچھ دیر اسے دیکھتا رہا پھر اسے وارننگ دیتا بولا "اپنی حد میں رہنیے" اور کمرے سے نکلنے کے لئے وہ مڑا لیکن اقرار اس کے سامنے آ کے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔۔ "حد اسے سکھائیے مجھے نہیں۔۔۔۔۔" سعد نے اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔۔۔

میری برداشت ختم ہو رہی اقرار۔۔۔۔۔ سوا سٹاپ اٹ

"میری بھی ختم ہو چکی ہے۔۔۔۔۔" اقرار اسے کڑی نظروں سے دیکھتی بولی تھی

"سامنے سے ہٹتے میرے" وہ برداشت کی آخری حد پہ تھا
 "نہیں ہٹ رہی میں"۔۔۔۔۔ "وہ ڈھیٹ بنی وہیں کھڑی رہی"۔۔۔۔۔
 "اقرا پلیمز"۔۔۔۔۔ "سعد خود کو اخلاق کے دائرے میں رکھتا بولا
 تو وہ ہنسنے لگی"۔۔۔۔۔ "سعد پلیمز"۔۔۔۔۔ "وہ مسکراتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی
 جبکہ سعد کو الجھن ہونے لگی تھی"۔۔۔۔۔ جب وہ اپنی جگہ سے نہ ہلی۔۔۔۔۔ تو سعد بھنتا
 ہوا صوفے پہ جا کے بیٹھ گیا اب وہ اس لڑکی سے کیا بد تمیزی کرتا۔۔۔ کیا اس کے منہ لگتا۔۔۔
 اقرا بھی مسکراتی ساتھ والے صوفے پہ بیٹھ گئی اور اسے اپنے نظروں کے حصار میں لے لیا۔۔۔۔۔
 "یونہی بیٹھے رہتے پہلو میں آپ"۔۔۔۔۔ "اقرا کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے
 سعد کی گھوریاں عروج پہ تھی"۔۔۔۔۔ "او کے میں چپ..." "وہ اپنی مسکراہٹ دباتی
 سر کھجانے لگی جبکہ سعد اس کا بچپنا دیکھ کے اپنی کنپٹی سہلانے لگا۔۔۔۔۔"

novels mania
 www.urdu novels mania.com

اسے عجیب احساس نے گھیر لیا تھا۔۔۔۔۔ اقرا کی بات سے اسے کافی دکھ پہنچا تھا انہی سوچوں
 میں گم وہ اپنے آپ میں مگن ہاسپٹل سے اپنے ہاسٹل کی طرف جا رہی تھی جب وہ بہت زور سے
 افراسیاب سے ٹھکرا گئی۔۔۔۔۔ کچھ دیر بے خودی میں وہ افراسیاب کے سپاٹ چہرے کو دیکھتی
 رہی۔۔۔۔۔ افراسیاب اس کے چہرے سے نظریں چرا رہا تھا وہ اسے دیکھنا نہیں چاہتا

تھا۔۔۔۔۔ اس کے لئے یہ بہت مشکل امر تھا کہ وہ اپنی محبت سے دستبردار ہو پائے لیکن وہ
زمرہ کے فیصلے پہ کیا کہتا اسے۔۔۔۔۔ جب وہ قدم بڑھا چکا تھا تو زمرہ نے قدم کیوں پیچھے کر لیے
۔۔۔۔۔ اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی اس پہ ایک نظر ڈالی اور لب بھیختے اسے اپنے ہاتھ
سے پرے کیا "آئندہ میرے سامنے مت آنا زمرہ۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ مجھے تم سے شدید نفرت ہو"
یہ کہہ کے وہ لمبے ڈگ بھر تا آگے بڑھ گیا اور زمرہ لب کاٹتی وہیں کھڑی رہی
۔۔۔۔۔ اس کا دل ٹوٹ سا گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ ہاسٹل جانے کی بجائے سڑک
پار کر کے سائیڈ پہ چلنے لگی۔۔۔۔۔ افراسیاب کے رویے سے اسے تکلیف پہنچی تھی
۔۔۔۔۔ وہ روتی ہوئی پہاڑیوں پہ چل کے ایک کونے میں بیٹھ کے روتی رہی۔۔۔۔۔ وہ کبھی
ایسا نہیں چاہتی تھی کہ اس کا اور افراسیاب کا رشتہ اس موڑ پہ آجائے۔۔۔۔۔ کہ وہ ایک
دوسرے کے سامنے بھی آنے سے کترانے لگیں۔۔۔۔۔ اس نے یہ سب اس لئے کیا کہ
افراسیاب کا کوئی اختلاف نہ ہو بے بے سے۔۔۔ اس نے تو کبھی نہیں چاہا تھا کہ یوں افراسیاب اس
سے نفرت کرنے لگ جائے۔۔۔۔۔ شام کے سائے گہرے ہونے لگے تو وہ اپنی آنکھیں
صاف کرتی اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئی تاکہ ہاسٹل کی طرف جا سکے لیکن اچانک نیچے اترتے اس کا پاؤں
مڑا اور وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور پھسلتی ہوئی نیچے گر گئی۔۔۔۔۔ اس نے کافی اٹھنے کی
کوشش کی لیکن وہ نہ اٹھ پائی۔۔۔۔۔

ہاسپٹل کے احاطے سے گاڑی نکال کے وہ گھر کی طرف جانے کا سوچ ہی رہا تھا لیکن پھر اسے زمر دکا خیال آیا تو اس نے گاڑی کا رخ ہاسٹل کی طرف کیا۔۔۔۔۔ آج جس طرح سے اقرانے اسے دکھی کر دیا تھا وہ اس سے ایک بار ملنا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ زمر داس سے شاید اتنی محبت نہیں کرتی تھی یا شاید یوں کہا جائے کہ سعد سے منگنی اس کی مجبوری تھی لیکن پھر بھی وہ تو سچے دل سے زمر د کو چاہتا تھا۔۔۔۔۔ اس کا احترام کرتا تھا۔۔۔۔۔ وہ ہاسٹل پہنچا۔۔۔۔۔ گاڑی کا دروازہ کھول کے وہ باہر نکلا اور گاڑی لاک کر کے وہ آگے بڑھا۔۔۔۔۔ اندر جانے سے پہلے اس نے زمر د کے موبائل پر کال کی۔۔۔۔۔ رنگ جا رہی تھی لیکن کسی نے ریسپونڈ نہیں کی تو موبائل آف کر کے وہ کچھ سوچتا اندر داخل ہوا جہاں اس نے زمر د کا پوچھا "مس زمر د ہے اپنے روم میں؟"

"نوسر۔۔۔۔۔ مس زمر د ابھی ہاسٹل نہیں آئی" وارڈن کے کہنے پہ سعد چونکا تھا اس نے گھڑی پہ نظر ڈالی شام کے آٹھ بج رہے تھے۔۔۔۔۔ "لیکن وہ تو کافی دیر سے ہاسپٹل سے نکلے ہوئی ہے"

"لیکن ہاسٹل نہیں آئی ابھی تک" ان کے کہنے پہ سعد کے ماتھے لکیریں پڑ گئیں۔۔۔۔۔

چہرے پہ پریشانی چھلکنے لگی۔۔۔۔۔ "کہاں جا سکتی ہے وہ؟" پھر وارڈن کی طرف دیکھا "ہمسم اوکے ٹھینک یو" اور وہاں سے نکل آیا۔۔۔۔۔ اس نے دوبارہ سے زمر د کا نمبر ملا لیا لیکن جواب ندارد۔۔۔۔۔ وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگا اسے پھر سے اقرا پہ غصہ آنے لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ گاڑی میں آ بیٹھا اور گاڑی کا رخ ریستورانٹ کی طرف کیا جہاں اکثر زمر د جا کر قرتی تھی لیکن وہ وہاں بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔

اس کا کوئی جاننے والا بھی نہیں تھا ایٹ آباد میں جہاں یا جس کے گھر وہ جاتی ۔۔۔
 "کہاں ہو زمرہ۔۔۔۔۔ تمہیں کہاں ڈھونڈوں میں اب؟" وہ پریشانی سے وہیں بیٹھ کے سوچنے لگا
 کہاں جائے وہ اب۔۔۔ کہاں سے پتہ کرے وہ اب۔۔۔۔۔ "اففففففف" وہ اپنی کپٹی سہلانے
 لگا۔۔۔۔۔

√√√√√√√√√√√√√√√√

ہم ایک خواب لیے ماہ و سال سے گزرے

ہزاروں رنج ہزاروں ملال سے گزرے

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

ہمیں ملا جو کوئی آسماں تو صورت ماہ

نہ جانے کتنے عروج و زوال سے گزرے

یہ زندگی بھی عجب راہ تھی کہ ہم جس سے

قدم بڑھاتے جھجکتے نڈھال سے گزرے

حقیقتیں تو نگاہوں کے سامنے تھیں مگر

ہم ایک عمر فریب خیال سے گزرے

زمرہ کو سخت الفاظ بول تو آیا تھا وہ لیکن اب اسے عجیب بے چینی نے گھیر لیا تھا۔۔۔۔۔ اسے
ایک پل کے لئے بھی سکون نہیں مل رہا تھا وہ کئی بار سوچ چکا تھا کہ زمرہ سے جا کے ملے۔۔۔۔۔ جا کے
دیکھ لے کہ اس کے زہر اگلنے کے بعد اب وہ کس حال میں ہے لیکن بار بار رک جاتا۔۔۔۔۔
اس کی نظر سامنے وال کلاک پہ پڑی رات کے نو بج رہے تھے۔۔۔۔۔ اور وہ ابھی تک ہاسپٹل میں تھا
۔۔۔۔۔ وہ گھر جانے کے لئے اٹھا اور اپنی کیز اور موبائل اٹھا کے وہ کمرے سے باہر نکلا
۔۔۔۔۔ ہاسپٹل کو ریڈور سے گزرتے اسے افراتفری کا احساس ہوا۔۔۔۔۔
کسی مریض کو اسٹریچر پہ لے جایا جا رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ بے دھیانی میں اسی طرف دیکھتا گزر رہا تھا
جب اس کی نظر اس وجود پہ پڑی اور اس کی آنکھیں جیسے ساکت ہو گئی۔۔۔۔۔ وہ زیر لب نام
بھی نہیں دہرا پا رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کے ماتھے پہ خون تھا۔۔۔۔۔ اس کے بانیں گال پہ
نیل کے نشان تھے۔۔۔۔۔ اس کے لب کانپ رہے تھے۔۔۔۔۔ اس کے وجود کو

[illegible]

"صاحب جی۔۔۔۔۔ ہمیں برف کے نیچے پڑی ملی ہے پہاڑیوں کے پاس۔۔۔۔۔" کوئی بتا رہا تھا۔۔۔۔۔ اسے سب دھندلا سا نظر آنے لگا۔۔۔۔۔ "ہری اپ" وہ اتنا ہی کہہ پایا

آپریشن تھیٹر میں کھڑا وہ اس کے وجود کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ اس نے ہاتھ آگے بڑھانے چاہے لیکن اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر قمر جو غور سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

افراسیاب کی نظر ان پہ پڑی۔۔۔۔۔ اس کا چہرہ پسینہ پسینہ ہو رہا تھا وہ تو زمر دکیوں دیکھ کے ہی دہل گیا تھا وہ کیسے اسے ٹریٹمنٹ کرتا۔۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے وہ وہاں سے دور ہو کے دیوار کے ساتھ لگ گیا اور غم آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ پاس کھڑی نرس اسے چونک کے دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ ڈاکٹر قمر آگے بڑھے "ڈاکٹر افراسیاب۔۔۔۔۔ آڑیواو کے؟" انھوں نے دھیرے سے اس کا کندھا ہلایا تھا افراسیاب خوفزدہ نظروں سے انھیں دیکھنے لگا "م۔۔۔۔۔ میں کچھ نہیں کر پا رہا۔۔۔۔۔ میں زمر دکیوں نہیں دیکھ پا رہا آئی کانٹ ٹریٹ ہر۔۔۔۔۔ پ۔۔۔۔۔ پلیز ڈاکٹر قمر زمر دکو بچالیں۔۔۔۔۔ میری زمر دکو بچالیں پلیز" وہ رونے ہی لگ گیا۔۔۔۔۔

اندر آتا سعد وہیں رک گیا۔۔۔۔۔ اس کے ہاتھ دروازے کے ہینڈل پہ ڈھیلیے پڑ گئے۔۔۔۔۔ وہ اندر نہ جاسکا افراسیاب زمر د کے لئے رو رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ لب کاٹنا واپس پلٹ گیا اور تھکے قدموں کے ساتھ وہ وہاں سے منکلتا چلا گیا۔۔۔۔۔ اس میں اتنی سکت نہ تھی کہ وہ اندر جاتا اب۔۔۔۔۔

اسے وہاں سب کے بیچ۔۔۔۔۔ زمرہ اور افراسیاب کے بیچ اپنا وجود بے معنی سا لگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اسے گھٹن ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔ وہ ان کے بیچ تیسرا فرد ہی تھا بس اور کچھ نہیں۔۔۔۔۔ کھلی فضا میں
آکے وہ گھرے گھرے سانس لینے لگا۔۔۔۔۔ اتنی سردی میں بھی اسے اپنا وجود پسینے سے تر ہی
لگا تھا۔۔۔۔۔ اسے اپنی آنکھوں میں جلن کا احساس ہوا تھا۔۔۔۔۔ "میرے ساتھ
زمرہ کا تعلق بس اس لئے تھا کہ وہ افراسیاب کو بھول سکے۔۔۔۔۔ وہ افراسیاب سے دور ہو پائے
۔۔۔۔۔ لیکن بہت محبت کی ہے تم سے زمرہ دیا رہت محبت۔۔۔۔۔" وہ ساکت وجود کے
ساتھ وہیں کھڑا دیر تک خود سے شکوے کرتا رہا۔۔۔۔۔ اس میں ہمت نہیں تھی اندر جانے کی
۔۔۔۔۔ یوں زمرہ اور افراسیاب کا سامنا کرنے کی۔۔۔۔۔ وہ اب کیسے سامنا کرے گا انہیں اسے
خود بھی معلوم نہیں تھا۔۔۔۔۔

✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓

"پلو شے۔۔۔۔" فون کے دوسری طرف سسکی سی ابھری تھی۔۔۔۔۔ پلو شے گھبرا ہی گئی
"افراسیاب بھائی۔۔۔۔۔"

"پلو شے۔۔۔۔۔ زمرہ" اس کی بھرائی آواز پھر سے سنائی دی۔۔۔۔۔

پلو شے کا دل ہی دل گیا اس کا بھائی رو رہا ہے اور زمر دیکھا ہوا ہے اسے!!!!!!

"ک۔۔۔ کیا ہوا ہے زمر د کو۔۔۔ ب۔۔۔ بتائیے" وہ بوکھلائی ہوئی سی پوچھ رہی تھی

"و۔۔۔ وہ ہسپتال میں ہے۔۔۔ ہوش میں نہیں آرہی۔۔۔ میں کیا کروں۔۔۔ کیسے اسے ہوش میں لاؤں۔۔۔ کیسے اسے ٹھیک کروں۔۔۔ ہیلپ می پلیز" وہ رورہا تھا۔۔۔ تین دن ہو گئے تھے زمر دا بھی تک بے ہوش تھی۔۔۔۔۔ پلو شے کے آنسو بہنے لگ گئے۔۔۔ "کیا ہوا ہے میری بہن کو۔۔۔۔۔ کہاں ہے۔۔۔۔۔ کس ہسپتال؟" وہ بھی رونے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔ زمر داس کی بچپن کی دوست تھی۔۔۔۔۔ دوست سے زیادہ بہن تھی وہ۔۔۔۔۔

"یہاں ایبٹ آباد میں۔۔۔۔۔" افراسیاب کے کہنے پہ اس کی ہچکی بندھ گئی۔۔۔۔۔

"م۔۔۔ میں آرہی ہوں بھائی۔۔۔۔۔" اس نے فون بند کر دیا اور وہیں بیٹھ کے رونے لگی۔۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کیا کرے۔۔۔۔۔ اس کا چوتھا مہینہ چل رہا تھا پریگنسی کا اور ڈاکٹر نے اسے ٹینشن لینے سے منع کیا تھا لیکن یہاں تو اس کی بہن تھی اس کی بہن زمر۔۔۔۔۔ وہ اسفندیار کا نمبر ملائے لگی۔۔۔۔۔ اسفندیار کی آواز سنتے ہی وہ رونے لگی "مجھے ایبٹ آباد جانا ہے اسفندیار" وہ گھبراہٹی گیا پلو شے کارو ناسن کے۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے پلو شے میری جان "www.urdu novels mania"

"ز۔۔۔ زمرہ کے پاس جانا ہے مجھے۔۔۔" وہ رو رہی تھی

"اوکے۔۔۔ اوکے میں آ رہا ہوں" فون بند کر کے وہ جلدی سے گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔۔۔

عجلت میں کمرے سے نکل کے وہ عجیب سوچوں میں تھا۔۔۔۔۔ اسے پلو شے کی فکر ہو رہی تھی

۔۔۔۔۔ تبھی وہ جلد سے جلد گھر پہنچا چاہ رہا تھا۔۔۔۔۔

✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓

"سعد۔۔۔ یہاں کیوں بیٹھے ہیں آپ؟" وہ جو ہاسپٹل کے احاطے سے دور سائیڈ پہ بیٹھا ہوا تھا اقرار اسے ڈھونڈتی وہیں آئی۔۔۔۔۔ سعد نے ایک نظر اسے دیکھا پھر نظریں پھیر کے سامنے پرندوں کو دیکھنے لگا "کیوں آئی ہے آپ یہاں؟"

"میں آپ کے لئے پریشان ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ زمر دہاسپٹل میں ہے آپ اسے دیکھنے بھی نہیں آئے۔۔۔۔۔۔۔ تین دن سے آپ ہاسپٹل میں نظر ہی نہیں آئے"

"مل گیا ہوگا سکون آپ کو اقرار۔۔۔۔۔" سعد نے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھا "جو چاہتی تھی آپ وہیں ہونا۔۔۔۔۔۔۔ زمر کو موت کے منہ میں پہنچا آئی آپ۔۔۔۔۔۔۔ اب کیا چاہتی ہے آپ جو میرے آس پاس گھوم رہی ہے آپ؟ مڈل پیناؤں آپ کو کیا پھولوں کا ہار؟" اقرار حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی

"میں یہ سب نہیں چاہتی تھی سعد" وہ دھیمی لہجے میں بولی
 "تو کیا چاہتی تھی آپ؟" وہ چلایا تھا۔۔۔ اپنی جگہ سے کھڑا ہو کے اسے سخت نظروں سے دیکھ رہا تھا
 اپنی فرسٹریشن اس پہ نکال کے اسے موت کے منہ پہنچا دیا۔۔۔۔۔۔۔ وہ میری نہیں رہی اب
 ۔۔۔۔۔۔۔ میں چاہ کے بھی اب اس کے سامنے نہیں جا پا رہا۔۔۔۔۔۔۔ کس منہ سے لو کی طرح اسے اپنا
 کہوں۔۔۔۔۔ کس منہ سے۔۔۔۔۔ کیسے اقرار کیسے "اقرار کی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا" اس دن کے آخری
 لمحوں تک میں اس وہم و گمان میں رہا تھا کہ زمر میری ہے۔۔۔۔۔۔۔ شاید شادی بھی ہو جائیں

ہماری لیکن اب سب ختم ہو چکا۔۔۔۔۔ میں میں نہیں رہا اب۔۔۔۔۔ "پھرتالیاں بجانے لگا"
کانگریجویشن ڈاکٹر اقرار۔۔۔۔۔ آپ جیت گئی۔۔۔۔۔ جیت گئی آپ۔۔۔۔۔ ڈاکٹر زمرہ اور ڈاکٹر
افراسیاب ایک دوسرے کے لئے ہی بنے ہیں اور ایک دوسرے کے لئے ہی ہیں اور جانتی ہے
میں کہاں ہوں اس وقت؟" وہ اس سے پوچھ رہا تھا شدت ضبط سے اسکی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی اقرار
نم آنکھوں سے خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی "میں ان دونوں کے بیچ ایک بے معنی سلفظ
۔۔۔۔۔ ایک بے معنی سا وجود۔۔۔۔۔ آئی ہیٹ یو اقرار۔۔۔۔۔ آئی ہیٹ یو سوچ "آگے بڑھ کے
اس کے چہرے کو اپنی مٹھی میں جکڑ لیا "تم کبھی بھی مجھے اپنا نہیں سکوگی۔۔۔۔۔ آئی ہیٹ یو" وہ اس کی
آنکھوں میں سختی سے دیکھتا بولا اور جھٹکے سے اس کا چہرہ چھوڑ کے وہ پلٹ کے آگے بڑھ گیا
۔۔۔۔۔ اور لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکلتا گیا جبکہ اقرار خاموشی سے آنسو بھری آنکھوں سے اسے پل
پل خود سے دور جاتا دیکھتی رہی۔۔۔۔۔ سعد کو وہ اب کھوپکلی تھی ہمیشہ کے لئے۔۔۔۔۔ اس کے
کانوں میں سعد کے الفاظ کی بازگشت تھی۔۔۔۔۔

✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓

[illegible]

اسے پچھتاؤں نے گھیر لیا تھا اب ۔۔۔۔۔۔ "بچپن کے بعد جب ہوش سنبھالا تب تم سے محبت ہوئی
۔۔۔۔۔۔ اور ہوتی رہی۔۔۔۔۔۔ اور اب بھی محبت کرتا ہوں تم سے زمرہ" وہ دھیما اور بھاری لہجے
میں کہہ رہا تھا "ایم سوری زمرہ۔۔۔۔۔۔ میری ذات سے ہمیشہ ہی تمہیں دکھ ہی ملے۔۔۔۔۔۔ ہمیشہ
نفرت ہی دکھایا تمہیں کبھی محبت۔۔۔۔۔۔ وہ محبت جو تم سے ہے صرف تم سے۔۔۔۔۔۔ جس
محبت میں سر تا پا ڈوب چکا ہوا ہوں میں وہ محبت تو کبھی تم سے کی ہی نہیں میں نے زمرہ" وہ رک کے
اس کی بند آنکھوں کو دیکھنے لگا "پلیز زمرہ ایک بار آنکھیں کھول دو پلیز۔۔۔۔۔۔ بہت محبت کرتا
ہوں تم سے۔۔۔۔۔۔ بہت چاہتا ہوں تمہیں زمرہ لیکن مجھے غصہ تھا۔۔۔۔۔۔ میں سب سے لڑچکا تھا
تمہیں اپنانے کے لئے سب سے لڑتا تھا میں اور تم۔۔۔۔۔۔ ایسے کوئی نہیں کرتا بٹ پلیز اب
۔۔۔۔۔۔ اب آنکھیں کھول دو پلیز زمرہ پلیز" بے اواز آنسو نکلے تھے اس کی آنکھ سے تبھی اس کی
آواز بھی رندھی ہوئی سی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔ وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا جب
اسے محسوس ہوا کہ زمرہ کی بند آنکھوں سے آنسو پھسلا ہے اس کے گال پہ۔۔۔۔۔۔ "زمرہ۔۔۔۔۔۔ زمرہ"
اس نے دھیرے سے اسے آواز دی۔۔۔۔۔۔ اسے اپنے ہاتھ پہ زمرہ کے ہاتھ کی گرفت محسوس ہوئی
۔۔۔۔۔۔ "زمرہ۔۔۔۔۔۔ زمرہ نے دھیرے سے آنکھیں کھول دی۔۔۔۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے
بھی وہ افراسیاب کو دیکھ کے رو پڑی تھی۔۔۔۔۔۔ پھوٹ پھوٹ کے۔۔۔۔۔۔
افراسیاب اٹھ کے اس کے قریب آیا۔۔۔۔۔۔ "زمرہ۔۔۔۔۔۔ نہیں رو پلیز ایم سوری۔۔۔۔۔۔ ایم
سوری فار ایوری تنگ۔۔۔۔۔۔"

"افراسیاب" وہ رو رہی تھی

"آئی لویو زمرہ۔۔۔ آئی لویو سوچ" زمرہ دم آنکھوں سے اس کی محبت بھری آنکھوں میں دیکھ رہی تھی "اب میں تمہیں ایک پل کے لئے بھی خود سے دور نہیں ہونے دوں گا۔۔۔۔۔ تمہیں کہیں جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" افراسیاب کے بھاری آواز پر زمرہ رک کے اسے دیکھنے لگی اسے سعد کا خیال آیا تھا اس کے ہاتھ میں ابھی تک سعد کی رنگ تھی۔۔۔۔۔ اس نے اپنا چہرہ موڑ لیا افراسیاب چونکا تھا "زمرہ۔۔۔۔۔" اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔" افراسیاب پلیز چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔ پلیز"

"زمرہ میں۔۔۔۔۔" وہ کچھ کنسا چاہ رہا تھا لیکن زمرہ اسے دیکھ ہی نہیں رہی تھی اس کی آنکھوں میں سختی آگئی اور جب بولا تو آواز میں بھی زمرہ کو اس کے لہجے کی سختی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔"

میں کہیں نہیں جا رہا زمرہ اور نہ ہی تمہیں کہیں جانے دے رہا۔۔۔۔۔" زمرہ نے اس کے سرد چہرے کو ایک نظر دیکھا۔۔۔۔۔ وہ کچھ دیر اس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا۔۔۔۔۔ اور اپنی جگہ سے اٹھ کے وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔ زمرہ بند دروازے کو دیکھتی رہی اب کیا ہونے والا یا افراسیاب کیا کرنے والا۔۔۔۔۔

www.urdu-novels.com

✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓✓

دروازہ کھول کے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ زمر د کے بیڈ کے قریب آئی۔۔۔۔۔ اس کی آنکھیں بند تھی اسے لگا شاید سو رہی ہے۔۔۔۔۔ کچھ دیر کھڑی اسے دیکھتی اپنی انگلیاں مڑورتی رہی پھر اسے آواز دی "زمر۔۔۔۔۔"

زمر نے آنکھیں کھول کے اسے دیکھا اقرار کو دیکھ کے اس کے چہرے پہ ناگواری پھیل گئی تھی

بہت آسان ہے کہنا !!

محبت ہم بھی کرتے ہیں

مگر مطلب محبت کا

سمجھ لینا نہیں آسان

محبت یا کے کھودینا،،

محبت کھو کے پالینا،،

یہ ان لوگوں کے قصے ہیں

محبت کے جو مجرم ہیں

جو مل جانے پر ہنستے ہیں

پکھڑ جانے پر روتے ہیں

سنو!!

محبت کرنے والے تو

بہت خاموش ہوتے ہیں

جو قربت میں بھی جیتے ہیں جو فرقت میں بھی ہنستے ہیں نہ وہ فریاد کرتے ہیں

نہ وہ اشکوں کو پیتے ہیں

محبت کے کسی بھی لفظ کا چرچہ نہیں کرتے۔!!

وہ مر کر بھی کبھی اپنی چاہت کو رسوا نہیں کرتے!!

بہت آسان ہے کہنا۔

محبت ہم بھی کرتے ہیں۔!!!!!!

اس کے چہرے پہ پھیلے دکھ کو دیکھ کے زمر کا دل نرم سا پڑ گیا "زمر۔۔۔۔۔ ایم سوری" اس نے دھیمی آواز میں کہا اس کا سر جھکا ہوا تھا "سعد کی محبت میں پاگل ہو کے۔۔۔ جیسی میں یہ سب کہا۔۔۔۔۔ لیکن سعد تو تم سے ہی محبت کرتا ہے مجھ سے تو نفرت ہی کرتا ہے وہ" وہ روہی پڑی۔۔۔۔۔ زمر داٹھ کے بیٹھ گئی اور اس کا ہاتھ تھام کے اسے اپنے پاس بٹھایا اسے گلے سے لگایا "اقرا ہششش"

"پلیز معاف کر دو مجھے زمر دپلیز۔۔۔۔۔ کل۔۔۔۔۔ کل سعد نے مجھے کہا کہ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے اور۔۔۔۔۔ اور وہ کبھی مجھے معاف نہیں کرے گا کبھی بھی مجھ سے محبت نہیں کرے گا وہ۔۔۔۔۔" وہ روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔

زمر نے اس کا چہرہ اپنے سامنے کیا اس کے آنسو صاف کیے "ایسا بالکل بھی نہیں۔ ہے اقرار
 ----- سعد بہت نرم دل انسان ہے ----- غصے میں کہا ہوگا بس "وہ سوں سوں کرتی بہت
 معصوم سی لگی تھی زمر د کو۔-----

"بہت محبت کرتی ہو سعد سے؟" زمر کے نرم لہجے میں پوچھنے پہ اقرانے سرخ آنکھوں سے اسے سر
 اٹھا کے دیکھا۔----- پھر شرمندگی سے سر اثبات میں ہلانے لگی زمر اس کے انداز پہ مسکرا پڑی
 ----- "تو اس میں رونے والی کیا بات۔-----" اچانک دروازہ کھلا اور پلو شے اسفندیار
 کے ساتھ اندر آ گئی اور آتے ہی زمر د کے گلے لگ گئی اور رونا شروع ہو چکا تھا۔-----
 زمر د کے لبوں پہ مسکراہٹ ٹھہر گئی اس نے اسفندیار کو دیکھا اور سر کے اشارے سے دونوں نے
 ایک دوسرے کو سلام کیا۔----- اقرار بھی اٹھ کے انھیں دیکھ رہی تھی اب "میں تیری بہن تھی نا
 زمر۔----- پھر کیوں چھوڑ گئی مجھے ایسے۔----- کیوں "زمر د کا دل بھی بھر آیا۔-----" ایم
 سوری پلو شے۔----- "پلو شے سیدھی ہو کے اسے دیکھنے لگی۔-----" کوئی رات ایسی نہیں
 --- کوئی دن ایسا نہیں کہ میں نے تجھے مس نہ کیا ہو اور تجھے میں بالکل بھی یاد نہیں آئی "وہ سرخ ہوتی
 ناک کے ساتھ شکایت کر رہی تھی زمر دروتے روتے ہنس پڑی
 "نہیں۔۔۔۔۔ بالکل بھی نہیں "زمر د کے سکون سے کہنے پہ پلو شے روٹھی نگاہوں سے اسے دیکھ رہی
 تھی اب۔----- پھر وہ مسکراہٹ چھپاتے اسفندیار کو دیکھنے لگی "کیسے ہیں اسفند بھائی
 آپ؟"

"الحمد للہ اینڈ یو؟"

"میں بھی ٹھیک ہوں" وہ مسکرا پڑی

"میں افراسیاب کے پاس جا رہا آپ دونوں شکوے شکایت کرلو" وہ مسکراتا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

اقرا بھی انھیں دیکھ کے باہر منگل گئی۔۔۔۔۔ وہ دونوں اب اکیلی تھیں۔۔۔۔۔ پلو شے نے

[illegible]

ایک دوسرے سے مل رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "موٹی ہو گئی ہے تو پلو شے"

زمرہ کی بات یہ پلو شے نخل سی ہو گئی زمرہ اسے غور سے دیکھ رہی تھی

"کہیں میں خالہ تو نہیں بن رہی" اس کے چہرے یہ خوشی اور شرارت دونوں تھے پلو شے مسکرا پڑی

تو زمر نے اسے گلے سے لگایا "تمہی میں کسوں چڑیل یہ اتنا نور کیسے آگیا" وہ ہنس رہی تھی پلو شے الگ

[illegible]

"مجھے زیادہ دیکھا کرو تا کہ مجھ پر جانے۔۔۔ مبری

طرح خوبصورت ہو "پلو شے نے پیار سے اسے دیکھا" بہت خوش ہوں تجھے دیکھ کے۔۔۔۔۔

افراسیاب نے تو ڈرا دیا تھا مجھے۔۔۔۔۔ فرسٹ ٹائم ان کارونادیکھا تھا میں نے۔۔۔ بہت ڈر گئی

تھی میں "پلو شے خود میں لگن بتا رہی تھی جبکہ زمرہ کی آنکھوں میں حیرت در آئی تھی

"افراسیاب رویا تھا؟"

"ہاں تجھے نہیں پتہ کیا؟ ان کی کال آئی تھی بہت رورہے تھے" وہ بتا رہی تھی اور زمر دکا دل زور سے

[illegible]

----- اس کے لبوں پہ مسکراہٹ ٹھہر گئی اسے افراسیاب کا وہ ہٹ دھرمی والا لہجہ یاد آیا جب

"وہ اس کے ہوش آنے پہ اسے جتلا رہا تھا۔۔۔۔۔ پلو ش نے رک کے اسے دیکھا"

تیرے لب کیوں مسکرا ہے؟ "زمر دنے اس کی شرارتی آنکھوں میں دیکھا پھر جھینپ گئی "نہیں تو"

"اوہ یہ شرم و حیا والا روپ تو میں آج دیکھ رہی تیرا" وہ شرارت پہ آمادہ تھی زمر دنے اسے پرے

کیا "چپ کر۔۔۔۔۔" پلو ش بھی ہنس پڑی۔۔۔۔۔ اُسے زمر دبست عزیز تھی اور اب توا تنے

سال بعد اس سے مل رہی تھی تو اور بھی پیار آ رہا تھا اسے ادٹا ڈکے۔۔۔۔۔

[illegible][illegible]

وہ مسکرا کے آگے بڑھی "مجھ سے ملنے نہیں آئے سوچا میں ہی آ جاؤں" سعد شرمندہ سا ہو گیا۔۔۔۔۔ آگے بڑھ کے اس نے زمر کا ہاتھ تھاما اور اسے کرسی پہ بٹھایا "ابھی اتنی ٹھیک نہیں ہوئی

آپ کہ یوں ہر طرف چلتی پھرتی رہے آپ "وہ کہتا اپنی جگہ پہ آ کے بیٹھ گیا" ہاں تمہیں تو جیسے پتہ ہے کہ میں کس حال میں ہوں "سعد نے نظر بھر کے اسے دیکھا وہ مسکرا رہی تھی۔۔۔۔۔ سعد نظریں چرا گیا

[illegible][illegible]

"کیوں؟" وہ اپنا ہاتھ دوسرے ہاتھ سے دبا کے پوچھنے لگی

"آگے کھینچے پلیز" سعد کے کہنے پہ زمر نے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنا ہاتھ آگے کیا۔۔۔۔۔ سعد نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔۔۔۔۔ کچھ دیر اس کے نازک سے ہاتھ کی انگلی میں اپنے نام کی انگوٹھی کو دیکھتا رہا پھر دھیرے سے انگوٹھی اس کے ہاتھ سے نکال دی۔۔۔۔۔ زمر اسے ساکت آنکھوں سے دیکھ رہی تھی

"آج سے آپ کو آزاد کر دیا میں نے اپنی قید سے زمر۔۔۔۔۔" سعد سر جھکائے کہہ رہا تھا زمر آنسو بھری آنکھوں سے اس کے جھکے سر کو دیکھ رہی تھی "سعد۔۔۔۔۔" زمر کی آواز پہ سعد نے سر اٹھا کے اسے دیکھا اس کی آنکھیں بھی نم تھیں "میرے لئے آپ کی خوشیاں زیادہ عزیز ہے زمر"

"م۔۔۔۔۔ مگر سعد۔۔۔۔۔" لیکن۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔ "وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا رہا تھا "چپ رہو یا زمر۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔۔ مگر۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔" وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا رہا تھا "خوش رہیے آپ ہمیشہ زمر۔۔۔۔۔" اسے کہہ کے اس نے ایک نظر اپنی ہتھیلی پہ موجود انگوٹھی کو دیکھا پھر اپنی کوٹ کی جیب میں ڈال دیا۔۔۔۔۔ اور اپنے ہاتھ کو دیکھنے لگا

"شاید یہاں آپ کا نام لکھا ہی نہیں تھا میں زبردستی لکھنا چاہ رہا تھا" اس کے لبوں پہ زخمی مسکراہٹ تھی زمر دھندلائی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ "ایکسیکوزمی" کہہ کے وہ اپنی جگہ سے اٹھا اور دروازہ کھول کے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔ زمر آنسو بھری آنکھوں سے اپنے لب کا ٹپتی رہی۔۔۔۔۔

[illegible][illegible]

"جی ماما کی جان ۔۔۔۔ کیا ہوا ہے؟" وہ متذبذب کا شکار تھی کہ کیسے بتائے اپنی ماں کو۔۔۔۔۔

"کوئی پریشانی ہے زمر؟" ان کے لہجے میں پریشانی تھی

"ماسعد اور میں الگ ہو گئے۔۔۔۔" اس نے جھکے سر کے ساتھ بتایا

"وہاٹ؟؟ کیوں؟" نامہ حیران تھی "تم نے کچھ کہا؟"

وہ نفی میں سر ہلانے لگی

"افراسیاب بھی یہاں آیا ہوا ہے اسی ہاسپٹل اور۔۔۔۔۔" وہ رک گئی
 "اور؟" نامہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی پوچھ رہی تھی
 "سعد نہیں چاہتا کہ وہ میرے اور افراسیاب کے بیچ آئے"
 "تم افراسیاب سے ملی؟؟؟؟" نامہ اس سے پوچھنے لگی

"میں افراسیاب سے دور ہی رہی ماما۔۔۔۔۔ آئی ٹوٹھم کہ میری منگنی ہو چکی اب سعد سے

..... لیکن سعد کو پتہ چل گیا اور وہ سائیڈ پیہ ہو گیا " اس نے سر جھکالیا

"تم کیا چاہتی ہو زمر؟" نانہ اپنی بیٹی کو جانتی تھی اچھی طرح سے۔۔۔۔۔

"پتہ نہیں ماما۔۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے سعد کے ساتھ ٹھیک نہیں ہوا کچھ بھی" وہ لب کاٹتے بولی۔۔۔۔۔

نامہ نے اسے گلے لگا لیا "تمہاری طبیعت بھی ٹھیک نہیں زمر۔۔۔۔۔ زیادہ مت سوچو کچھ بھی

۔۔۔۔۔ اللہ بہتر کرے گا سب "

"بہسمم" زمرد نے آنکھیں موند لیں وہ کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی ابھی۔۔۔۔۔ نہ

افراسیاب کو نہ سعد کو اور نہ ہی آنے والے وقت کو!!!!

रररररररररररररररर

"منہ کیوں بنایا ہوا ہے آپ نے افراسیاب بھائی؟" پلو شے اپنے بھائی سے پوچھ رہی تھی

"نہیں بنایا" اس نے مختصر جواب دیا

"زمر دسے ناراض ہے آپ؟" وہ شرارت سے پوچھنے لگی افراسیاب نے ایک نظر اپنی بہن کو دیکھا

پھر نظریں پھیر لیں

"نہیں اس سے کیوں ناراض ہونے لگا میں۔۔۔۔۔ کس حق سے "پلو شے کو ہنسی آگئی۔۔۔۔۔"

"عجیب محبت ہے آپ دونوں کی بھی۔۔۔۔۔ کبھی سکون سے محبت سے ایک دوسرے سے بات بھی کی ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔ جب بھی دیکھا آپ دونوں کو لڑتے دیکھا" افراسیاب نے گھور کے پلو شے کو دیکھا۔۔۔۔۔

"ہاں تو کیا یہ سچ نہیں ہے؟ آج تک میں نے آپ دونوں کو کبھی محبت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھتے نہیں دیکھا۔۔۔۔۔ لڑتے ہیں بس آپ دونوں" افراسیاب چپ رہا وہ پلو شے کو شاید نہیں بتانا چاہتا تھا کہ زمر نے اس پر سعد کو ترجیح دی ہے۔۔۔۔۔ "میں سونے جا رہا۔۔۔۔۔ تم بھی سو جاؤ جا کے" وہ لب بھینچے اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا پلو شے اسے دیکھنے لگی لیکن وہ نظر انداز کر کے اپنے کمرے میں آ گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کھڑکیاں کھول کے وہ وہیں کھڑا ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں کو محسوس کرتا رہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

ہاں محبت ہے ہمیں تجھ سے، محبت لیکن
ہم ترے حاشیہ بردار نہیں ہو سکتے!!!!!!

وہ ناراض تھا۔۔۔۔۔ غصہ تھا۔۔۔۔۔ بے چینی تھی۔۔۔۔۔ کہ اسے ایک پل بھی سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اب بھی اسے اپنا ناچاہ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس سے دستبردار نہیں ہونا چاہتا تھا لیکن وہ!!!!!!

وہ اب بھی اس سے منہ موڑ رہی تھی۔۔۔۔۔ اب بھی اس سے جگا رہی تھی۔۔۔۔۔
اب بھی جانا چاہتی تھی وہ۔۔۔۔۔

اس نے اپنا موبائل اٹھایا اسکرین پر زمر کا نمبر دیکھ کے وہ اسے کال کرنا چاہ رہا تھا لیکن
----- وہ رک گیا۔۔۔۔۔ کال نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کی آواز سننا چاہ رہا تھا
۔۔۔۔۔ رات کے اس پہر۔۔۔۔۔ اس لمحے اسے زمر کی یاد سنا رہی تھی لیکن اس کے رویے نے
افراسیاب کو بہت دلگرفتہ کر دیا تھا تبھی اس نے موبائل اسکرین آف کر دی اور موبائل سائیڈ پر رکھ دیا

ایک بے مہر مسافت کے سوا کچھ نہ رہا

تیرے جانے سے مری بھید بھری دنیا میں!!!!

محبت۔ راس۔ نہ۔ آئی۔ ہم۔ کو

#Last_Episode

[illegible]

[illegible]

"میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ یار گھر آ جا میں بورہو رہی "زمرد یہیں سے ہی اس کا بسور امنہ تصور کر رہی تھی اسے ہنسی آگئی "کیوں اسفند بھائی کہاں ہے؟"

"وہ تو اسلام آباد گئے" پلوشے نے بتایا

"تو تم کیوں نہیں گئی؟ تو بھی چلی جاتی" زمرہ کے شرارتی لہجے پہ اس کا منہ بن گیا اب وہ کیا بتانی کہ وہ کیوں ادھر رکی ہے۔

"آ رہی ہے کہ نہیں؟؟" پلو شے کے ہٹ دھرمی سے پوچھنے پہ زمر دکا منہ بن گیا "تم دونوں بہن بھائی کو لڑنے کے علاوہ کچھ نہیں آتا"

پلو شے کی ہنسی چھوٹ گئی

"نہیں" اس نے بے ساختہ کہا۔۔۔ "اچھا سن افراسیاب بھائی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔۔۔۔"

فلو اینڈ ٹمیر پچر ہے انھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ "پلو شے کے بتانے زمر کا دل زور سے دھرکا تھا

"زمر۔۔۔ سن رہی ہے تو؟" پلو شے کی آواز یہ وہ چونکی تھی

"ہاں"

"میں ان کا خیال نہیں۔ رکھ پار ہی پار آ جا تو ہیلپ ہی کر دیں" پلو شے کے کہنے پہ وہ تیزی سے بولی

"اچھا آرہی ہوں۔۔۔۔۔" موبائل بند کر کے وہ کچھ دیر سوچتی رہی پھر آگے بڑھ گئی۔۔۔۔۔

اسے افراسیاب کو منانا تھا اب۔۔۔۔۔

اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بخار کی وجہ سے اس کے جسم میں بھی درد ہو
رہا تھا۔۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ہو کے بھی وہ بجائے اپنی کنیر کرے۔۔۔۔۔۔
میڈیسن لے۔۔۔۔۔ لیکن سر منہ لپیٹو وہ بستر پہ پڑا تھا جب ڈھرام سے دروازہ کھلا اور زمر داندرا آئی
۔۔۔۔۔ افراسیاب حیرت سے اسے دیکھنے لگا جبکہ وہ اندر آنے پر دے ہٹانے لگی
۔۔۔۔۔ پھر افراسیاب کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ جو اپنی سرخ ہوتی آنکھوں
سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ ٹشو پیپر کا ڈھیروں اس کے بیڈ پہ تھا افراسیاب اس کے یوں
دیکھنے پہ اٹھ کے بیٹھ گیا اور لب بھینچنے اب اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ "یہاں کیوں آتی
ہے آپ ڈاکٹر زمر"

Urdu novels mania

"آپ کا حلیہ دیکھنے "وہ منہ بنا کے بولی -----
 "کیوں؟" وہ آبرو اچکا کے پوچھ رہا تھا۔ --
 "میری مرضی "وہ کندھے اچکا کے بولی ----- اور آگے بڑھ کے اس کی بیڈ شیٹ ٹھیک
 کرنے کے لئے جھکی ----- افراسیاب اپنی جگہ سے اٹھ کے کھڑا ہو گیا
 "کیا مسئلہ ہے میں خود کر لوں گا "وہ جھنجھلا رہا تھا

کیے۔۔۔۔۔ "چھو کے دیکھ لور نیل ہوں" اقرانے جھینپ کے سر جھکا لیا۔۔۔۔۔ پھر سر اٹھا کے اسے تیکھی نظروں سے دیکھنے لگی "تم تو جا رہے تھے"

"ہاں سوچا ایک عدد مسز بھی اپنے ساتھ لیے چلوں سو جانے کا ارادہ ابھی کینسل کر دیا" سعد نے شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔۔۔ "تو ہیلپ کرو گی میری مسز ڈھونڈنے میں مجھے؟" وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔۔

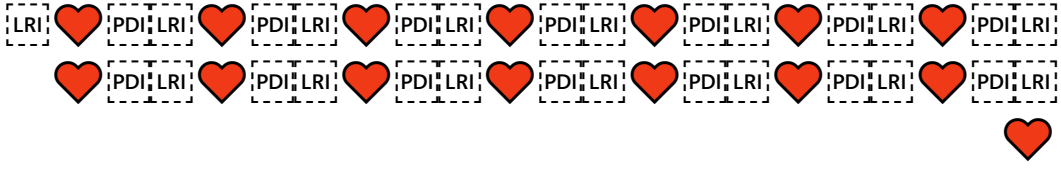
اقرانے اس کی مسکراتی آنکھوں میں دیکھا پھر سر جھکا کے منہ موڑ گئی۔۔۔۔۔ "یہ بھی منظور نہیں۔۔۔۔۔" وہ پرسوج انداز میں بولا پھر اس کے قریب ہوا اور سرگوشی میں کہنے لگا "تو آؤ شادی کرتے ہیں

آپس میں" اقرانے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ "سر یس ہوں یا قسم لے لو" وہ پھر بھی چپ رہی "چپ کا روزہ رکھا ہوا ہے کیا آج؟ بولو بھی کیا میں منظور ہوں؟" وہ تھوڑا جھک کے بولا تھا

"مذاق بنا رہے میرا؟" اقراروٹھے انداز میں بولی

"تمہیں میرا پروپوز کرنا مذاق لگ رہا؟ آئی مین سر یسلی میں جوک کر تا لگ رہا تمہیں؟" وہ مصنوعی حیرت سے بولا تھا اقرانے سر نفی میں ہلایا

"تو میں ہاں سمجھوں؟ کیا آپ مسز اقراسعد کہلانا پسند کرے گی؟" وہ اسے پروپوز کر رہا تھا اقرانے مسکرا کے سر اثبات میں ہلایا تو سعد بھی مسکرا پڑا۔۔۔۔۔ ہم ہمیشہ خود کے لئے نہیں جیتے کبھی ان کے لئے بھی جی لینا چاہئے جو ہم سے پیار کرتے ہیں اور سعد کو بھی اپنا یہ فیصلہ بہترین لگا



وہ بالکونی میں کھڑی کچھ لمحے پہلے کے کیے گئے فیصلے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔ ابھی ابھی ہی نیچے لاؤنج میں بزرگوں نے ان دونوں کی زندگی کا بہترین فیصلہ کیا تھا۔۔۔۔۔ اس کے لبوں پہ دلفریب سی مسکراہٹ تھی۔۔۔۔۔ ایک خوبصورت احساس نے اسے اپنی پلٹ میں لیا ہوا تھا۔۔۔۔۔ افراسیاب اسے ڈھونڈتا وہیں آیا تھا زمر کو دیکھ کے اس کے لبوں پہ خوشگوار مسکراہٹ ٹھہر گئی۔۔۔۔۔ اپنا سر کھجاتا وہ قدم اٹھاتا زمر کے پیچھے آ کے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔۔ کسی احساس کے تحت اس نے مڑ کے دیکھا اور افراسیاب کو دیکھ کے اس کا دل زور سے دھڑکنے لگا وہ دوبارہ سے منہ موڑ گئی اور اپنی اتھل پتھل ہوتی سانسیں بحال کرنے لگی۔۔۔۔۔ "آہم۔۔۔۔۔ آہم" اس کے کان کے قریب سرگوشی کر کے افراسیاب اس کا سارا چین برباد کرنے کا سوچے ہوئے ہو جیسے۔۔۔۔۔ زمر داہنی سانسوں کے شور کو دباتی ایک دم سے مڑی تھی۔۔۔۔۔ "کیا مسئلہ ہے؟" زمر اس کے مسکراتے چہرے سے نظریں چراتی بولی جبکہ وہ زیر لب مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔ "تم سے محبت۔۔۔۔۔" وہ سرگوشی میں بولا تھا۔۔۔۔۔ "یہ کب ہوا؟" وہ دوہرے پوچھنے لگی

[illegible]

"شادی کرو گی مجھ سے؟" وہ سرگوشی میں پوچھ رہا تھا تو زمر اسے دیکھنے لگی "اچھی لگتی ہو مجھے۔۔۔۔"

شادی کر لیں دونوں"

زمرد کو اس کے انداز پہ ہنسی آگئی۔۔۔۔۔ افراسیاب حیران ہوا۔۔۔ پھر پوچھنے لگا

"تو میں ہاں سمجھوں؟" وہ ہنستے ہوئے سر اثبات میں ہلانے لگی۔۔۔۔۔ افراسیاب کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کیسے اپنے احساسات دکھائے۔۔۔۔۔ "میں وہ۔۔۔۔۔ میں" زمرہ کو اس پہ ہنسی آرہی تھی۔۔۔۔۔ بوکھلاہٹ میں اس نے زمرہ کو بانہوں میں بھر لیا۔۔۔۔۔

LRI ❤️ PDI LRI ❤️ PDI

ختم شد